کرانکی وجہ معاش کسی علمی کام سے پیدا کی جائے کسی ڈگری پانے کی طرف نہ لی جائے اور امکے امتحانات مین کمی کی جائے یہی ہر جگہہ باجہ کو کنے کی کنجی ہے۔ امتحانات مین اچھو بُرون مین سے چنو اور باہم مفید مقابلہ کے سچے محرک پیدا کرو لیکن ہمیشہ یاد رکھو کہ ہندوستانی بچہ آدمی کا بچہ ہوتا ہے وہ روحانی تربیت اور زندہ دلی چاہتا ہے یہ نہ سمجھو کہ وہ کوئی بار بردار کل ہے یا کوئی جانور ہے کہ وہ اوقات مقررہ پر اپنے کرتب غیر فطری جو اسکے سکھانے والے نے سکھائے ہین دکھاتا ہے مین امید کرتا ہون کہ گورنمنٹ آف انڈیا سکنڈری ایجوکیشن کے حقوق کی طرف سے بے پروانہ ہوگی۔ جب یونی ورسٹیان اور کالج سنور جائین تو انکے فیڈرس (وہ مدارس جنمین سے طلبہ کالجون مین جاتے ہین) پیش نظر رکھنے چاہئین یہہ فیڈرس ہائی اسکولز ہین۔ بے شک ہم کو یہہ توقع نہین کرنی چاہئے کہ ہم اچھے کالج بغیر اچھے اسکولون کے پیدا کر سکتے ہین۔ مجھے یہہ تحقیق نہین معلوم کہ اگر اس ملک کے متوسط درجہ کے شرفا سے ووٹ لیا جائے تو وہ سکنڈری ایجوکیشن مین روپیہ خرچ کرینکا ووٹ بہ نسبت اور قسم کی ایجوکیشن کے جلدی سے دیدین گے اسکی وجہ یہہ ہے کہ ہندوستان مین وہ تمام پیشون وحرفون وروزگارون ونوکریون کی بنیادین انکا دارمدار اسپر ہے۔ اس بات کا خوف ہے کہ اعلے درجہ کی تعلیم کی صداؤن مین اور ادنے تعلیم کی درد انگیز بار بار کی آوازون مین متوسط تعلیم کے دعوون کی طرف سے لوگ اپنی نظر التفات اٹھالین اب اپنی رخصت کے وقت اسکو نیکنامی کی سند دیتا ہون۔

جب ہم اعلے درجہ کی تعلیم کی طرف آتے ہین تو ہماری پولیسی اگرچہ ایک ہی اصول پر مبنی ہے مگر وہ یہان زیادہ فراخ ہو جاتی ہے۔ میرے نزدیک اسنے بالفعل بھی زیادہ موثر رو بدل کی ہین۔ انڈیا مین اعلے تعلیم مین اصلی اصلاحین کرنا اس سبب سے نہایت دشوار ہین کہ تعلیم یافتہ جماعت ہم پر یہہ شبہ کرتی ہے کہ ہماری اصلی آرزو یہہ ہے کہ اعلے تعلیم کو انکے لئے روکین اور اسکی ترقی کے سدراہ ہون اور سب طرح سے پستی مین پڑا رہنے دین۔ اس شبہ کے لئے کوئی بنیاد نہین (لا اصل لہ) یہ امر صرف بالکل برٹش خصلت کے برخلاف اور برٹش تاریخ کی آموزش کے برعکس ہی نہین ہے بلکہ اسکو اگر اختیار کرین تو یہہ ہماری

کوتاہ اندیشی اور سفیہانہ پولیسی ہوگی اسواسطے کہ خواہ کسی وسعت تک تعلیم کی ہدایت کی جائے یا اسپر اختیار رکھا جائے وہ ایک ذوی الاعضائی نشوونما پانے والی ہے کوئی مصنوعی عمل نہین کسی آدمی کے لئے خاصکر ایسے آدمی کے لئے جو اعلے درجہ کا عاقل اور عالی ہمت ہے مفید نہین ہوسکتی ۔

انڈیا کی تعلیم یافتہ جو جماعتین ہین ممکن نہین کہ وہ اس سبب سے تعلیم کے کسی کمرہ یا کوٹھری مین مقید ہو جائین کہ گورنمنٹ اپنی حماقت سے اپر اپنی کنجی لگانی چاہتی ہے وہ اپنے لئے آپ تعلیم کے دروازے کھول سکتی ہے ۔ اگر گورنمنٹ یہان کی تعلیم یافتہ جماعتون کو تعلیم پانے سے روک سکتی نہین اور اگر وہ روکے تو اُسکی حماقت ہے)۔ یہان ہمارا جو مافی الضمیر ہے اگرچہ اسکا توجیہ کے ساتھ اورون پر ظاہر کرنا ہمیشہ آسان نہین ہے اول ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ وہ لوگ اعلے درجہ کے تعلیم پانے والے اس سبب سے سقیم تعلیم پا رہے ہین کہ تمام اپنے قوار ذہنیہ کو تباہ کر کے صرف ایک قوت حافظہ کو تقویت دیتے ہین ۔ یہ بات کسی قوم کے لئے سودمند اور بھلی نہین ہوتی کہ اسکی عقل ان بے روح و روان روز نوین ٹھوس کر سلی وسلی جائے ۔ دوسرا یہ یقین ہے کہ اصلاح جوئی اسطرح کی گئی ہے کہ ہر ڈپارٹمنٹ مین ایجوکیشن دینے والون کو زیادہ جواب دہ تعلیم کے لئے بنایا انکو اختیار دیا گیا کہ سینٹ سنڈی کیٹ مقرر کرین معلمون کی شناخت کی لیاقت و علمیت کو ترقی دین اور کالجون اور اسکولون کے معائنہ کے لئے ماہر انسپکٹر مقرر کرین مین اس سارے مضمون کو مختصراً ایک فقرہ مین بیان کرتا ہون کہ پولی ٹیشین (مدبران ملکی) یا شائقین علم کے ذریعہ سے اعلے تعلیم کو روان کرنا نہین چاہئے ۔ اعلے تعلیم ایک سائنس ہے انسان کی معاشرت و اخلاق کا اس لئے ہمین اسمین پروفیسرن کی باتون کو غور و خوض سے سُننا چاہئے انکو معقول موقع اس کے سنانے کا دینا چاہئے ۔ اگر ہماری اصلاحین اس روشنی مین دیکھی جائینگین تو یہ دکھائی دیگا کہ ان کی بنیاد یکسان منطقی اصول پر رکھی گئی ہے ۔ ہم نے سینٹ کو فیلوز کی جماعتون کو جو بہت بڑھ گئی تھین چھانٹ دیا اسکی بنا نئی طرح ڈالی ہے کہ جس مین تعلیمی اغراض کو یونیورسٹی کی گورنمنٹ مین زیادہ غلبہ ہو سنڈی کیٹس یعنی اکزی کیوٹو کمیٹیون مین زیادہ تر اور

واقف کارون کو مقرر کیا ہے۔ یہی جماعتین نئے کورسنر (کتب درسیہ) خواندگی) مرتب
کرینگین اور ٹیکسٹ بک کو مقرر کرینگین اور آیندہ کے لئے تعلیم کے معیارون کو قرار دینگین البتہ وہ
غلطی کرینگے تو انکی اس غلطی کے درست کرنے کے واسطے گورنمنٹ کا اختیار بھی لازمی ہے
مگر کسی کام کی ابتدا کرنی اور اسکی جوابدہی ان ہی کے ذمے ہے۔ اگر ہندوستان مین یہ
لوگ بھی اعلے تعلیم کا عمدہ نیتجہ نکال سکے تو پھر کوئی اور نہین نکال سکے گا۔ اس طرح ہم ماہرین
تعلیم کو مفصلات مین بھیجتے ہین اگر ہم ایفلی ایٹڈ مدارس کو ترقی دینا چاہتے ہین تو اول ہم کو
چاہیئے کہ ایفلی ایشن (یعنی یونیورسٹی سے متعلق و شریک کرنا) کی شرائط کو مقرر کرین
جیساکہ ہم نے کیا ہے اور بعدازان اتنے ہمدرد انسپکٹر دورہ و تحقیق و تفتیش کے لئے
بھیجین کہ وہ تمام انکے عیوب و نقص دریافت کرین اور اپنے صلاح و مشورہ کو پیش
کرین اور وہ یہہ دیکھین کہ شرائط جدید پوری ہوئین۔ اس کے ساتھ ہی ہم یہہ کوشش کر رہے
ہین کہ معلمون کی لیاقت اور استعداد کو بڑھائین اور جب وہ فرلو پر جائین تو انکو موقع دین
کہ وہ تعلیم اور نظامون کا مطالعہ کرین اگر ہم ہوسٹل اور بورڈنگ ہوس طلبہ کے آرام اور
آسائش سے رہنے کے لئے تیار کرین تو مجھے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے تعلیمی و نظامی
کلین تیار کرین جنکے ذریعہ سے تمام اصلاحین چلنے لگینگی۔ اگر یہہ مطلب پورا نہ حاصل ہوا تو معلوم
ہوگا کہ کہین غلطی رہ گئی ہے جو ہم نے نہین دیکھی۔ مین نے جن مقاصد و تدابیر عملی کو بیان کیا
ہے انپر مجھے نہین معلوم ہوتا کہ کسی ہندوستانی ذکی الحس ذہین اور محقق کو اعتراض کرنے کی
ضرورت پڑیگی۔ ہماری بڑی کامیابی کی مستند دلیل میرے خیال مین یہہ امر واقعی ہے
کہ بڑے اعلے درجہ کے تجربہ کار و بزرگ ہمارے ساتھ بالکل متفق ہین اسواسطے مین
بذاتِ خود یہہ خیال کرتا ہون کہ ہماری یونی ورسٹی کا قانون بننا اور ایسی اصلاحون کا
پیدا ہونا سب خرابیون سے بری ہونیکا فرمان ہے۔ یہہ اس سے تعلیم کے لازمی کا ہونکو
آزادی حاصل ہوگی اسپر بڑے ذہین کاربردار متسلط و با اختیار ہونگے اس سے
ہندوستانی طلبہ کے پاؤن مضرتناک بیڑیون سے نکل آئین گے جو ان کے جسمونکو جکڑے
ہوئے تھین اور انکا نشو و نما ہونے دیتی تھین اور وہ ان کے قوارذہنیہ کو لنگڑا لولا بنا تی تھیں

میری راے مین ہم اسکے مستحق ہین کہ ہندوستانی محبان وطن ہمارے اس کام مین معاون
ہون اس لئے کہ ان ہی کی قوم کی حفاظت اور آزاد کرنے کے لئے ہم یہہ کام کرتے ہین -
مین خیال کرتا ہون کہ اس بات کو ابھی سے بہت لوگون نے عموماً تسلیم کرلیا ہے اور پہلے جو
شوروغل مچا تھا وہ بہت سا فرو ہوگیا ہے - چنانچہ پچھلے ہفتہ مین جو میرے پاس الوداعی پیغامات
اور شکر کے آئے ہین انمین اکثر ایسے ہین جنمین اس خدمات مین سب سے مقدم ذکر یہ ہے
کہ مین نے تعلیم کے باب مین بڑی کارگزاری فیاضانہ کی ہے - مجھے امید ہے کہ کسی وقت مین
ہندوستان کی تعلیم کی "تاریخ مین یہہ وقت عصر جدید کہلانے کا مستحق ہو جائیگا -
اس عصر جدید کا مسرتناک واقعہ عظیم یہہ ہے کہ پرائیویٹ فیاضی مین تحریک پیدا ہوئی ہے
جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستانی والیان ملک اور امرا و شرفا اپنے اہل وطن کی
ضرورتون کے پورا کرنے مین مجانہ شوق رکھتے ہین اور ہم نے جو تعلیم کی تحریک اپنے زمانہ
مین کی ہے اسکے ساتھ وہ دلی ہمدردی رکھتے ہین - راجہ نابھ نے سکھون کو اپنی اولاد کی
تعلیم کی طرف متوجہ کیا جنھون نے امرتسر مین خالصہ کالج کے جاری کرنے کے واسطے ۴ لاکھ
روپیہ چندہ دیا - ایسے ہی بنگالہ مین رانچی مین نئے کالج کے بنانے کے واسطے چندہ جمع ہوا
علی گڈہ کے ٹرسٹیز اپنے عالیشان کالج کی ترقی کے لئے مشغول ہین آخر سال مین چندہ کا
انہون نے بڑا دفتر بنایا - صوبجات متحدہ مین جیمس لاٹوش کی سرگرمی نے اورون
مین بھی سرگرمی کو گرم کردیا - بریلی کالج ایک کونہ سے ہائی اسکول کی عمارت سے
بدلکر ایک نئی عمارت مین گیا جسکی زمین نواب رامپور نے عطا کی تھی - جب مین لکھنؤ مین
تھا تو مین نے دیکھا کہ رزیڈنسل کالج بادشاہ باغ مین اٹھ گیا جسکی تعمیر کے لئے مہاراجہ
بلرام پور نے تین لاکھ روپے عطا کئے - گورنمنٹ بھی اپنی اس قسم کی فیاضی مین کسی سے
پیچھے نہین رہی علاوہ ان سو و پچیس لاکھ روپے کے جو یونیورسٹیون کے جدید کامون
کے لئے دئے یونیورسٹیون کی عمارتون کی تعمیر مین گورنمنٹ نے بہت مقامون مین
امداد کی اور ہر طرح سے مدد دینے کو تیار رہی اور کامون کی طرح اعلے تعلیم مین بھی یہ امر
بدیہی ہے کہ ترقی کی اول شرط روپیہ ہے (زر نیست عشق ٹین ٹین) جسکو گورنمنٹ نے

مہیا کر دیا اور پرائیویٹ کوششون مین بھی کمی نہین ہوئی - حضرات مین آپکو زیادہ دیر تک اسلئے ٹھیرانا
چاہتا ہون کہ مختلف فروع تعلیم پر مباحثہ طوالت کے ساتھ کرنا چاہتا ہون - کیونکہ میرا اور شملہ کی کونفرنس کا
منشاء فقط وہ ادنے متوسط اعلے تعلیم ہی کی فروع پر مقصور نہ تھا بلکہ بالعموم اصلاح تعلیم کا کل میدان
ہماری پیش نظر تھا - اسکا کوئی گوشہ ایسا نہین تھا کہ جسمین ہم نے محنت نہ کی ہو اور اب محنت نہ کرین
ہندوستان کی تعلیم مین ہماری گرم کوشی ہے ہم یوروپین اور یوریشین کی تعلیم کو جو اس ملک مین ہے
بھولے نہین ہمنے انکی کوڈون (یعنی ضوابط و قواعد) کی ترمیم کردی ہم نے ہل (پہاڑی) اسکولونکی بہت
غور و خوض سے تفتیش کی اور انمین جو بہتر حالت مین تھے انکی تجدید کرکے مستحکم بنا پر قائم کیا ہم نے اسکو
گرینٹ ان ایڈ اور سکالرشپ عطا کین - انکے مدرسون کے واسطے جدا انسپکٹر مقرر کئے اور انکے معلمون کیواسطے
ایک ٹرینگ کالج بنایا وہ تعلیم ہماری خاص توجہ کی مستحق ہے جسسے ہندوستانی تعلیم پانے والے اپنی وجہ معاش پیشہ
وحرفہ سے پیدا کرسکین - پوسا مین اگریکلچرل کالج یعنی زراعتی مدرسہ ہے جسکا یہہ مقصد ہے کہ وہ اس قسم کے
مدارس کا اور پروونسون مین مربی بنے بہتر سند ستاف ہو - اور اسکے واسطے فنڈس پورے ہون وہ خاص
اسلئے بنایا گیا ہے کہ زراعتی سائنس کے تمام فروع مین اور عملی تعلیم مین سٹیٹ کے انتظام مین اور خارجی کامون مین پوری
تعلیم دی ان مدارس مین سے طلبہ کی ایسی جماعت تعلیم پاکر تیار ہوگی کہ تمام ہندوستان مین پھیل جائیگی وہ سٹیٹس مین اور جاگیرون مین
اور بڑے پرائیویٹ کامون مین اور گورنمنٹ کی ملازمت مین کارروائی اور واقفیت سے جو انہون نے کالج کورسون مین
اپنی تعلیم سے حاصل کین ہین فائدہ رسانی کرسکیگی - اس عظیم الشان براعظم مین ہندوستان کے اندر زراعت ہی اول
بڑا مقصد ہے اور زراعت مثل زرخیز سود دونکے تعلیم ہی پر منحصر ہے ہمنے تعلیم نسوان کو بھی فراموش نہین کیا ہم آگاہ ہین
کہ مرد اکثر ایسا ہی ہوتا ہے جیسا اسکو ماں بناتی ہے ایک تعلیم یافتہ عورت کے معنی یہی ہین کہ اسکی اولاد تربیت یافتہ
ہو شملہ کونفرنس کے بعد بنگال مین لڑکیان مدرسون مین دو چند پڑھنے لگی ہین اکثر صوبون مین عورتین انسپکٹرس مقرر ہوئی
ہین اور چند لیڈیان بڑی صاحب لیاقت انگلنڈ سے بھیجی گئی ہین - عمدہ نمونے کی لڑکیون کے اسکول اور انکی معلمات کی
تعلیم کے اسکولونکی بننے کی ہر جگہہ ضرورت ہے اصل ترقی کے ہونے کے لئے مدتین چاہئین آگے بڑھنے کیلئے راہ
دکھادی گئی + ہمیں ہنوز ٹیکنیکل ایجوکیشن (صنعت و حرفت کی تعلیم) پر بحث کرنی باقی رہی ہے جسپر ہم نے بہت
توجہ کی ہے شملہ کونفرنس مین اور بعد ازان اسکو واسطے کمیشن اور رپورٹین اور تحقیقاتین یہ سب حاصل کین - ہمنے لوکل گورنمنٹون سے
استفسار کیا اور اسکے جوابون پر غور کی - ایسے ملک مین جہان معاشرت اور صنعت کی حالتین ایسی ہون جیسی کہ ہندوستان مین +

وہان بہت آہستہ آہستہ ایسی ایسی اصول کا اشتقاق ہوسکتا ہی کہ جنکے موافق ٹیکنیکل ایجوکیشن مفید ہو لوگون کو تعجب ہے کہ مسٹر ٹاٹا کی سائنس انسٹی ٹیوٹ کے بننے مین کیون ایسی تاخیر ہوئی ایسے ملک مین جسکی عادت مین داخل ہی کہ جس کام مین غلطی ہوتی ہی اسکا الزام گورنمنٹ پر تھوپا جاتا ہی سب قسم کے الزام ہمپر لگائی گئے کہ ہم اسکے ساتھ ہمدردی نہین کرتے اور بے پروائی کرتے ہین اور اسکو روکتے ہین مسٹر ٹاٹا سے زیادہ کوئی اور شخص اس بات کا اعتراف نہین کریگا کہ ہم نے بجائے محافظت وعدم ہمدردی کے گورنمنٹ کے ہاتھون نے اسکو سہارا دیا ہی اور اسکے ساتھ ہمدردی کی ہے لیکن مسٹر ٹاٹا دانشمندانہ صرف یہی نہین چاہتا تھا کہ وہ اپنے باپ کی عظیم الشان تجویز کو چلائے بلکہ اسکو وہ قابل اور مستقل بنانے کی نیت رکھتا ہی مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ ہندوستان کے لئی اس تجویز کے مفید بنانے کے باب مین جو مختلف رائین دیگئی ہین وہ عجیب وغریب غیر معمولی ہین ہمکو اس قسم کے اپنے چھوٹے چھوٹے کامون مین تجربہ ہوچکا ہے کہ یہی مشکلات پیش آتی ہین یہ بات سب جانتے ہین کہ ہم نے تین ٹیکنیکل اسکالرشپ ۵۰ پونڈ سالانہ کی اس لئے مقرر کی ہین کہ ہندوستانی طلبہ یوروپ یا امریکہ مین تعلیم پانے کے لئے جائین یہہ ایک تعجب کی بات ہے کہ انڈیا مین ایسے طلبہ کا ملنا ہی دشوار ہوا کہ ایسے وظائف کی ملنے کی مستحق قرار دیئے جائین۔ لیکن اب چند بنگالی طلبہ برمنگھم مین معدنیات سیکھ رہی ہین آخر مین ہم نے احاطہ بمبئی مین بافندگی کے تین وظیفے مقرر کئے ہین۔ میرے خیال مین ہماری کوشش آیندہ جاری رہیگی اور تھوڑے دنون مین نہ امیدوار طلبہ کی کمی رہیگی نہ مضامین تعلیم کی ایسا ہی حال انڈسٹریل اسکول (صنعت وحرفت کے مدرسون) کا ہی جنکے اعلے پیمانے پر جاری کرنیکا ہمکو نہایت فکر رہتا ہے کہ ہندوستان کی مقامی صنعتون کے لئی عملی امداد دیجائے۔ اس باب مین کہ اسکے لئی کونسی اصول اور ٹائپ اور سانچے اختیار کئے جائین رایون کا بڑا اختلاف ہی اگرچہ ہندوستان ایسا ملک ہی کہ جسکی صنعت وحرفت کی اور اسکے کاریگرون اور صناعونکی ہنرمندی کی اور تجارت پیشون اور پیشہ ورونکی گروہونکی اور ان کے شاگردونکی بڑی بڑی روایتین مشہور ہین مگر یہہ سب باتین حاجات کی بنا پر مبنی تھین جو فوراً وسعت پذیر نہین ہوسکتین اور جب مختلف قسم کی صنعتین مختص المقام اور چھوٹی ہون تو یہہ قاعدہ ہی کہ ان مین باہم معاون یعنی مل جلکر بالاشتراک کام کا ہونا مشکل ہوتا ہے۔ عنقریب ہم ایک بڑے پیمانہ کا تجربہ بمبئی اور بنگال مین صنعت وحرفت کا کرنا چاہتے ہین۔ مجھے ہر طرح سے امید ہی کہ ہماری ان چند سالہ کوششونکی بنیاد پر آیندہ نسلین عمارتین تعمیر کرکے بہت فائدے اٹھائینگین۔ ان مضامین پر اور انکے علاوہ اور مضمونون پر زیادہ مفصل وبسط سے آپ کے روبرو گفتگو کرسکتا ہون لیکن آپ مجھ سے زیادہ انسے واقف ہین اسلئے مین نے آپکی مخاطبت مین

انتظامی ذہانت وحذاقتہ کا اعتبار کے لئے موجود ہی کونسی شے اسسے زیادہ بہتر ہوسکتی ہی؟ تمہاری محنتونکی پشت پر شرقی

تعلیم کا کیا حال ہو گا تو ایک شاعر کے یہہ اشعار مجھے یاد آتے ہین کہ وہ زمین کہان ہے جہان یہہ جہاز جائیگا؟ تمام اس کے ملاح جانتے ہین کہ بہت دور و دراز فاصلہ پر وہ جائیگا۔ وہ کسی زمین سے سفر کرتا ہوا آیا ہے؟ تو وہ یہہ کہتے ہین کہ پیچھے بہت دور زمانہ گذشتہ کے مخفی راز اور اسسے زیادہ زمانہ آیندہ کے پوشیدہ راز کے درمیان تھوڑا پانی قابل جہازرانی حائل ہے۔ ہمارا فرض یہہ ہے کہ ہم کو اسکے ساحل کے لئے نقشہ کی ترمیم کرنی چاہیئے جو متروک اور اندیشناک ہو گیا تھا اور اسکی جگہہ جہاز کے لئے ایک نیا رستہ بنانا چاہیئے اور اسکے سکان کو سیدھے راستہ پر روان کرنا چاہیئے

## لارڈ کرزن کی اصلاح مین تعلیم کی پولیسی اور بلند خیالی پر اعتراضات اور اُنکے جوابات

ہم نے لارڈ کرزن کے سپیچ اوپر لکھے ہین جنسے انکا منشاء اور مافی الضمیر اصلاح تعلیم کے باب مین بالکل آئینہ کی طرح صاف نظر آتا ہے تعلیم کے باب مین جو کمیشن تعلیم نے رپورٹ لکھی اور اسپر یونیورسٹی بل نمبری ۱۹۰۳ سنہ لکھا گیا اور گورنمنٹ سے سرکیولر جاری ہوا اور پھر اُس کے بعد ایکٹ پاس ہوا ان سب کو جو انصاف پسند تعلیم کا رموز شناس مطالعہ کریگا اسکے دل کو یقین ہو جائیگا کہ جو اعتراضات لارڈ کرزن کی اصلاح تعلیم کے باب مین ہوئے وہ کچھ وقعت نہین رکھتے اُنکی ذات پر یہہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے تئین تعلیم سے ایسا واقفکار اور ماہر جانتے تھے کہ ہندوستان مین جو تعلیم نیک نہاد دانشمندون نے سو سال سے یہان جاری کر رکھی تھی وہ انکے نزدیک ناقص اور عیبون سے بھری ہوئی تھی اور وہ اپنی اصلاحون سے انکو ایسا دور کرنا چاہتے تھے کہ اوکسفورڈ اور کیمبرج کی یونیورسٹیون کی روش پر یہان کی یونیورسٹیان چلنے لگین پای اویز نے یہہ اعتراض کیا" کہ لارڈ کرزن کا آئیڈیل (تکمیل) یہہ ہے کہ وہ کیمبرج اور اوکسفورڈ کی یونیورسٹیونکی لین پر جہان کی یونیورسٹیون کو لانا چاہتے ہین اگرچہ یہہ خیال ایسا ہے کہ کل انگلش مین کے

دلون کو بھاتا ہے لیکن ہندوستان کی تعلیم کے حالات موجودہ ایسے ہین کہ اگر اُس خیال کی
درحقیقت تمنا بھی کی جائے تو وہ عمل مین نہین آسکتا۔ یہان جن مقامات مین کالج
ہین وہین سے انکا نشو ونما ہے وہ یونیورسٹی کے گرد سیکڑون میل دور اپنے
مقامات سے اکھڑ کر نہین لگائے جاسکتے۔ اس تجویز کے خلاف یہہ دلیل کافی ہے کہ اسکے
لئے وسائل نہین موجود"۔ اس اعتراض کا غلط ہونا خود لارڈ کرزن کے سپیچون سے معلوم
ہوتا ہے کہ کیمبرج واوکسفورڈ کی یونی ورسٹی مین جو کالج سب ایک جگہہ ہین یہان کے
کالجون کا یکجا ہونا ناممکن ہے۔ لنڈن یونیورسٹی کے نمونے پر یہان یونی ورسٹیان
بنائی گئی ہین اور ابتداء سے ابتک انگلستان کے نمونون پر یہان تعلیم چلی آتی ہے
انگلستان کی یہہ کورانہ تقلید ہے کہ جو تعلیم مین وہان ہوتا ہے یہان بھی ہو۔ تعلیم کے
باب مین بڑی غلطی کی گئی ہے۔ اسکی اصلاح وہ چاہتے تھے کبھی انھون نے یہہ نہین
چاہا کہ یہان کی یونی ورسٹیان کیمبرج اور اوکسفورڈ کی یونیورسٹیون کی لین پر چلین
یہہ بات نہ اشارۃً نہ کنایۃً انہون نے کہی بلکہ اس کے خلاف صراحتہً ارشاد کیا
اسلئے پائیونیر کا اعتراض اسپر محض بیجا اور افترا ہے۔

## کمیشن تحقیقات تعلیم کے ممبرونکے مقرر ہونے پر اعتراض اور اسکا جواب

لارڈ کرزن نے جو تحقیقات تعلیم کے لئے کمیشن مقرر کیا تھا اس کے سات ممبر تھے جنمین سے پانچ گورنمنٹ کے
عہدہ دار تھے اور ایک ہندو اور ایک مسلمان تھا۔ اور ان ممبرون کو انہون نے پہلے ہی
سے اپنے خیالات کی پٹیان پڑھا دین تھین ان کمشنرون نے سوا ایک ہندو کے
بالاتفاق لارڈ کرزن کے خیالات پر حاشیئے چڑھا کے انکو طوالت کے ساتھ اپنی رپورٹ
مین تحریر کیا۔ اس طرح کے کمیشن پر ہندوستانی تعلیم یافتہ اور ترقی پذیر فتہ ایسے غصہ
مین آئے جسکا مبالغہ کے ساتھ بھی بیان کرنا مشکل ہے۔ لیکن انکا یہہ غصہ محض اپنی
خود پسندی و خودرائی و خودبینی پر مبنی تھا کہ ہم زیادہ تر کیون نہ ممبر کمیشن مقرر ہوئے اسلئے
انہون نے یہ اعتراض کیا جو کچھ وقعت نہین رکھتا تھا۔ کمیشن ممبر بڑے صائب الرائے

تجربہ کار رموز شناس تعلیم کے تھے ......... انمین سے پانچ یونی ورسٹی کی تعلیم کا کام کرچکے تھے یا کر رہے تھے انہون نے ایک محدود وقت مین ۱۵۶ گواہون کی شہادت لی پچاس کالجون کا معائنہ کیا۔ گواہون سے ضروری سوالات کئے اور جو انہون نے جواب دئے اپنی رپورٹ مین انکو صاف صاف سلیس و فصیح زبان مین بیان کیا اور جو غلطیان مشہور ہو رہی تھین انکی تصحیح کی۔ ایسے لائق آزاد منشون پر یہہ اعتراض کہ لارڈ کرزن نے جو انکو پٹیان پڑھا دین تھی ان ہی پر عمل کیا ایسا لغو ہے کہ اس سے زیادہ کوئی اور لغویات نہین ہو سکتی۔

## تعلیم کی بیخ کنی کرنیکا اعتراض اور اسکا جواب

اونرابل ڈاکٹر مہندرلال سرکار نے جو بڑے فرزانہ و یگانہ پیر کہن سال تھے بڑے دردناک الفاظ مین یہہ اعتراض کیا ہے کہ "مین نے بارہا کہا ہے کہ اس قوم (انگلش) کی حکومت مین ہم کو اپنے خیال اور افعال مین آزادی ایسی زیادہ حاصل ہے کہ کبھی ہم کو اپنی سلطنت مین بھی میسر نہین ہوئی تھی لیکن افسوس ہے کہ مین یہہ دیکھنے کے لئے زندہ رہا کہ یہہ آزادی نحوست کے ساتھ تعلیم مین معرض خطر مین آئی جو برٹش حکومت مین سب سے بڑی برکت و نعمت تھی مین کسی نیت پر الزام نہین لگاتا اس اپنے دلشکن مشاہدہ کے سوا کچھ نہین کہتا کہ کمیشن کی سفارشین مجھے یہ معلوم ہوتی ہین کہ وہ تعلیم عامہ کی جڑ پر تیشہ زنی اور سائنس کے مطالعہ کے لئے ہمت شکنی کرتے ہین"۔ اگر یہہ پیر دیرینہ سال یہہ دیکھین کہ لارڈ کرزن کے عہد ہفت سالہ مین جیسی ہر قسم کی تعلیم کی ترقی ہوئی ہے تعلیم کی تاریخ مین پہلے کسی سات سال مین نہین ہوئی تو انکا دل شکن معاہدہ بدلکر دل افزا ہو جائیگا اور انکو یہہ افسوس نہین ہوگا کہ تعلیم کی جڑ پر تیشہ زنی ہو رہی ہے بلکہ یہہ افسوس ہوگا کہ یہہ میرا خیال کیسا غلط اور واہی تھا۔

## تعلیم کی عام پسند ہونے کی بنیاد کا گھٹانا

اونرابل راجہ پیارے موہن ٹون ہال کلکتہ مین ایک مجلس کے صدر انجمن تھے اُنہون نے کہا کہ "

مین یہہ کہنا بالکل چاہتا ہون کہ کمیشن کی سفارشین جو قبول ہوئی ہین وہ اعلےٰ درجہ کی تعلیم کی عام پسندی کی بنا کو متزلزل کرتی ہین ملک کے ہر خیر خواہ پر یہہ فرض ہے کہ وہ ان سفارشون کو ایک کنارہ پر رکھ کر کونسٹی ٹیوشنل (حسب قانون) وسائل حاصل کرے" یہہ اعتراض بھی پوچ ہے۔ تعلیم کی بنا کی وسعت و ترقی و استحکام روپیہ پر موقوف ہے سو لارڈ کرزن نے فیاضی سے روپیہ عموماً تعلیم کے لئے اور خصوصاً یونیورسٹی کے لئے دیا ایسا پہلے کبھی نہین دیا گیا جسسے تعلیم کی بنیاد پہلے سے زیادہ وسیع و مستحکم ہوئی نہ متزلزل ہوئی

## تعلیم کی حیات یا موت

اونرابل دیو ندر ناتھ سین اڈیٹر انڈین نیوز نے لکھا کہ آج معاملہ زیر مباحثہ بغیر کسی مبالغہ کی ٹھیک ٹھیک بیان کیا جاتا ہے کہ ہمارے ملک مین جس ترقی کے متمنی ہین اسکی حیات ہے یا موت ہے۔ یونی ورسٹی کمیشن کی سفارشین چند آدمیون پر منتر پڑھ کے جان ڈالتی ہین اور بے شمار ان آدمیون کو ہلاک کرتی ہین جو متمنی شہرت۔ دولت۔ معاش حاصل کرنے کے ہین۔ یہہ سفارشین ہندوستان مین نصف سے زیادہ کالجونکو معرض خطر مین لانے والی ہین یہہ اعتراض جب ٹھیک معلوم ہو کہ یہہ موت و حیات مشاہدہ مین آئے۔ بغیر مشاہدہ و تجربہ کے دعوے بے دلیل اور بایہ اعتبار سے ساقط ہے۔ مشاہدہ اس اعتراض کے خلاف شہادت دیتا ہے کہ کسی کی موت نہین آئی بلکہ حیات بڑھ گئی

## تعلیم کے بالکل الٹ پلٹ کرنیکا اعتراض

کوڑیون اخبارون سے لارڈ کرزن کی پولیسی پر طعن و طنز کا نقل اتارنا کچھ مشکل نہین شاید دیسی زبان کا اخبار تو کوئی ایک بھی ایسا نہ ہوگا جسمین اخبارنویس نے اپنی کم علمی کے سبب سے کوئی نہ کوئی اعتراض نہ کیا ہو۔ ان مین سے دو اخبارون کی نقل اتاری جاتی ہے۔ بنگالی اخبار مین جسکے اڈیٹر اونرابل سرندرو ناتھ بنیرجی ہین وہ لکھتے ہین کہ "اگر کسی پبلک سروس (سرکاری خدمت) کی بجا آوری کے لئے چند مختار مقرر کئے جائین اور وہ سوچ

سمجھ کر انقلاب کرنے والی درخواستین پیش کرین تو کبھی اُنہون نے بہتر یا بدتر کام
یونی ورسٹی کمیشن سے نہین کیا- ان حضرات سے مودبانہ جہانتک ممکن ہے ہم پر
یہہ کہنا فرض ہے کہ انہون نے اسطرح کام کیا ہے کہ ایک کورا تختہ اپنے سامنے رکھ لیا
ہے جسپر انہون نے جو انکے دل مین آیا لکھ دیا- انگلنڈ مین بڑی متوسط جماعت متمول
ہے وہ پبلک اسکولون اور یونی ورسٹی مین تعلیم کے بھاری خرچون کی متحمل ہوسکتی ہے
ہندوستان مین متوسطین کی جماعت مفلس ہے اور جیسی اب مفلس ہے پچاس
برس پہلے مفلس نہ تھی اور اس افلاس کی کسی دلیل کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے
بس وہان کے انگلش نظام کو یہان کی آدمیون مین لگانا اور دونو ملکون کی موجودہ
حالتون کو جو باہم مخالف ہین ملحوظ خاطر نہ رکھنا ایک حصہ پولیٹکل نادانی کا ہے- ہمکو پورا
بھروسہ ہے کہ انڈیا کے حال کے فرمانروا ہمکو یہہ اجازت نہین دینگے کہ ہم ان کے نام کے
ساتھ پولیٹکل نادانی کا لفظ لگائین"- یونی ورسٹی اکٹ مین کوئی تعلیم کا خرچ ایسا نہین
بڑھایا گیا کہ جو متوسطین کی استطاعت سے باہر ہو اس لئے یہ اعتراض درست نہین فقط
خالی باتین اور دعوے بے دلیل ہین-

## پولیٹکل شبہات کی وجہ

نیو انڈیا جو اس اعلے درجہ کی تعلیم یافتہ جماعت کا ارگن ہے جنہون نے انگلستان مین
تحصیل علمی کی ہے لکھتا ہے کہ کچھ زمانہ گذشتہ سے گورنمنٹ تجسس مین رہتی ہے کہ کوئی کام
ایسا کیجئے کہ انڈیا مین یونی ورسٹی کی تعلیم جو مستقیم نشو و نما پا رہی ہے اسکو روکے- گورنمنٹ
خیال کرتی ہے کہ یہہ تعلیم پولیٹکل خطرہ کا ماخذ ہے- اس پولیسی کے مظہرین نے بار بار یہہ
کہا ہے کہ یونیورسٹیون سے ہر سال ایک ناراض فوج نوجوانون کی پیدا ہوتی ہے جو
نیم تعلیم یافتہ اور بے کار ہونے کے سبب سے گورنمنٹ کی بدخواہ ہو جاتی ہے اس
اعتراض کا جواب خود لارڈ کرزن نے اپنی اس اسپیچ مین دیا ہے جو ڈائرکٹران شرشتہ تعلیم
کی مخاطبت مین فرمایا ہے کہ گو آپ کا گروہ صائب الرائے آدمیون کا ہے جو اپنی رائے

ایسی ظاہر کرتا ہے جیسی کہ اوپر بیان ہوئی مگر گورنمنٹ اعلے درجہ کی تعلیم کے روکنے کو اپنے حق مین مضر جانتی ہے اور اس کرنے کو حماقت سمجھتی ہے - وہ بالکل انگلش کیریکٹر کے خلاف ہے

## اعلی درجہ کی ذاتون کے لئے تعلیم کا دروازہ بند کرنا

نیو انڈیا لکھتا ہے کہ " اگرچہ ہم جات پر لعنت بھیجتے ہین اور اسکی قیدون کو توڑنا چاہتے ہین مگر اسپر بھی ہندوستان مین جات بڑی زبردست کارپرداز ہے - تعلیم مین مداخلت بیجا کرنے کے برابر کوئی چیز جات پر جو ہندوستانیون کی جبلت مین داخل ہے بڑا گہرا اثر بواسطہ و بے واسطہ نہین پیدا کریگی - تعلیم ہی جات کی سدراہ کو دفع کریگی - صرف اسی نے ہندوستانیون کی طبائع پر جات کے اثر کو ضعیف کیا ہے ہندوستان کے لئے اعلے درجہ کی تعلیم کا دروازہ بند کرنا جسکے سبب سے وہ مجبور ہوکر اپنے کسب معاش کے لئے وہ پیشے اور کام اختیار کرین جو اونچی جات کے مخالف ہین - پرامن ہندوستان کی سرزمین مین ایک بڑے انقلاب کے بیج کا بونا ہے - اس بات کو گورنمنٹ کو پہلے اسے سمجھنا چاہئے کہ وہ اعلے جات کے ہندوستانیون کے لئے مواقع تعلیم کی قطع و برید کرے " یہہ اعتراض تخیر دماغ سے ایک بیہودہ ذہنی خیال ہے جسکا خارج مین وجود نہین -

## فیس کا بڑھانا تعلیم کا گلا گھوٹنا ہے

کمیشن نے یہہ تجویز کیا تھا کہ فیس ایسی کم مقرر نہین ہونی چاہئے کہ جس سے کسی مفلس لڑکے کو جبین معمولی قابلیتین ہون یونیورسٹی کورس کے پڑھنے کی ترغیب ہو جسکے اختیار کرنے مین وہ کوئی اصلی دلچسپی نہ رکھتا ہو -

اس رائے کی اونرابل جسٹس گوروداس جی نے مخالفت کی جو معقول تھی -

## مفلس طلبہ کو تعلیم سے خارج کرنا

مسٹر جسٹس بانرجی نے لکھا کہ مجھے نہایت ادب سے یہہ کہنا چاہئے کہ مین اس دلیل کو

کسی طرح صحیح نہین قبول کرسکتا کہ مفلس طالب العلم جو معمولی لیاقتین رکھتا ہو وہ یونیورسٹی
کورس لینے کی پیروی نہ کرے اسکے لئے یہہ فیصلہ کرنا کہ وہ خاص دلچسپی اس سے
رکھتا ہے اسکا اپنا اور اس کے عزیز و اقارب کا کام ہے اور لوگ اسکو مناسب صلاح
ومشورہ دے سکتے ہین لیکن یہہ انصاف نہین ہے کہ یونیورسٹی فقط اسکے داخلہ
کے روکنے کے لئے ایسی فیس مقرر کرے جو اسکی مانع ہو بشرطیکہ وہ یونیورسٹی کا اطمینان
کردے کہ اور معمولی لیاقتین مناسب وہ رکھتا ہے اکثر نوجوان معمولی لیاقتون کی بتدریج
پیچھے اپنے قوار استعداد عقلیہ کو بہت بروئے کار ظاہر کرتے ہین یونیورسٹی کی تعلیم
سے طلبہ کے خارج کرنے کے اصول پر فیس کی حد مقرر کرنے سے یہہ اور اعتراض بھی وارد
ہوتا ہے کہ وہ ایک طرف صرف ان ہی طلبہ کو خارج نہین کرتا جو غیر مستحق تعلیم کے ہین بلکہ
وہ انکو بھی خارج کرتا ہے جو مستحق تعلیم کے ہین اور دوسری طرف وہ غیر مستحق دولتمند طلبہ
کے خارج رکھنے مین ناکامیاب ہوگا۔ یہ اعتراض معقول ہے۔

## مسلمانون کی ترقی پر موت کا صدمہ پہنچانا

ٹون ہال کی ایک مجلس مین مولوی ابوالقاسم بی۔اے نے کہا کہ حضرات رزولیوشن مین
آپ نے کمیشن کی بعض نہایت اعلے درجہ کی سفارشون پر توجہ دلائی ہے کہ اپنر نہایت
بھاری اعتراضات ہوسکتے ہین اور سفارشون کے کسی نہ کسی صورت مین یہہ معانی ہین کہ وہ
متوسطین جماعتون کے لئے اعلے درجہ کی تعلیم کا دروازہ بند کرتی ہین اگر یہہ سفارشین
ہندو طلبہ کی ترقی پر موثر ہونگین تو وہ اس سے دس گنی زیادہ مسلمان طلبہ کے لئے مضر
ہونگین آپ سے کہا گیا ہے کہ افلاس کوئی گناہ نہین ہے اور یہہ ایک مسلمہ امر واقعی ہے کہ
مسلمان بڑی مفلس قوم ہے - ای حضرات مین آپ کو متنبہ کرتا ہون اگر یہہ سفارشین موثر
ہوئین تو مسلمانون کے درمیان اعلے درجہ کی تعلیم کی اشاعت پر موت کا صدمہ پہنچیگا اور عموماً
مسلمانون کی ترقی پر"۔ مولوی صاحب کا اعتراض مشاہدہ کے خلاف ہے جب سے کہ یونیورسٹی
ایکٹ جاری ہوا ہے مسلمانون کی اعلے درجہ کی تعلیم پر کوئی موت کا صدمہ نہین پہنچا بلکہ اسکی

ایسی ترقی ہوئی ہے کہ پہلے کبھی نہین ہوئی۔ مسلمانون کے علیگڈھ کالج کو وہ دیکھین کہ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے سوا اسکے لاہور کے اسلامیہ کالج کا معائنہ کرین تو ان ہی کالجون مین مسلمان طلبہ کے بڑھنے سے زیادہ گورمنٹ کی اس ایجنسی کی خفت کا دکھانے والا کوئی نہین ہو سکتا جو ہندوستانی بیان کرتے ہین کہ گورمنٹ نے سوچ بچار کر تعلیم کی حالت موجودہ کو شہید کرنے کا ارادہ کیا ہے جو یہہ قاعدہ مقرر کرتی ہے کہ کوئی کالج یونی ورسٹی سے متعلق نہین ہوگا کہ اس مین کیمیکل لے بوریٹری نہین ہوگی۔ تمام ملکون مین تعلیم کے سرشتہ مین وہ سب سے زیادہ گران بہا ہوتی ہے کیمبرج یونیورسٹی کے سترہ کالجون مین صرف دو کالجون مین لے بورٹیری ہے۔ وہ خود گران بہا ہوتی ہین پھر ان کے جاری رکھنے مین بڑا خرچ ہوتا ہے۔ بنگالی اخبار لکھتا ہے کہ اس شرط کے لگانے کے یہہ معانی ہین کہ تعلیم کو ایسا گران بہا کر دیجے کہ تھوڑے سے دولت مند طلبہ ہی کی رسائی اس تک ہو"۔ یونی ورسٹی ایکٹ مین یونی ورسٹی سے متعلق ہونے مین کوئی شرط کالج مین کیمیکل لے بوریٹری ہونے کی نہین لگائی گئی ہے۔

## یونی ورسٹی کمیشن کے ممبرون کی رایون سے مسٹر جسٹس بانرجی کی رائے کا اختلاف

مسٹر جسٹس بانرجی نے کمیشن کی رایون سے ان باتون مین اختلاف کیا وہ بھی کمیشن کے ممبر تھے (۱) سینٹ و سنڈیکیٹ کے فیلوز کی تعداد کو گھٹا کر نئی تعداد مقرر کرنا۔

(۲) فیلوز کے انتخاب کرنے والے گریجوایٹ طلبہ سے دو روپیہ سالانہ فیس لینا۔ انہون نے کہا کہ یہہ کافی نہین ہے کہ وہ اسکولون اور کالجون مین اور امتحان دینے کے لئے فیس دیتے ہین اور ان کتابون کے خریدنے مین بہت روپیہ خرچ کرتے ہین جو انکی آیندہ زندگی مین بکار آمد نہین ہوتین انپر یہہ دو روپیہ سالانہ فیس کی کر لگانی نامناسب ہے

(۳) اگر کوئی یونیورسٹی کا ڈگری یافتہ کسی جرم کا مرتکب ہو تو اسکی ڈگری کو یونیورسٹی منسوخ کر دے۔ بانرجی کے نزدیک اس امر کا فیصلہ کرنا کہ کسی ڈگری یافتہ سے ارتکاب جرم ہوا ہے اس لئے ڈگری منسوخ کیجائے خالی از دقت نہ ہوگا۔

(۴) یونی ورسٹی کا گورنر جنرل مع کونسل کے ماتحت ہونا اسکی سیلف گورنمنٹ یعنی اپنے اوپر آپ حکومت کرنے کے اختیار کو کم کرتا ہے اس سے یونی ورسٹی کی قدرو منزلت گھٹتی ہے اوّل بات مین سینٹ اور سنڈی کیٹ کی اصلاح سب کے نزدیک مسلم تھی اس لئے بانرجی کی کچھ چلی نہین دوسری بات مین کسی ڈگری یافتہ کا مرتکب جرم ہونا ایسا شاذو نادر ہے کہ اسکی نسبت کسی قاعدہ کا ہونا نہ ہونا برابر ہے تیسری بات مین انتخاب کرنے والے گرے جیوایٹ سے دو روپیہ سالانہ فیس اس سبب سے لینی کہ جس سے معلوم ہو کہ وہ اپنے اس اعزاز کی کچھ قدر کرتے ہین یا نہین ضرور تھا۔ اگر یہہ فیس نہ لیجائے تو نہین معلوم ہوگا کہ وہ اسکی پروا کرتے ہین یا نہین ۔ چہارم گورنر جنرل مع کونسل کی یونیورسٹی کے بالکل ماتحت ہونے کی دلائل بل کے ساتھ موجود ہین ۔

## خلاصہ

اوپر کے سب بیانات کا خلاصہ یہہ ہے کہ تعلیم کے باب مین جو اصلاحین لارڈ کرزن نے کین اسکے نیک نتایج ظہور مین آرہے ہین اور آیندہ ظہور مین آئینگے جنکے سبب سے یہہ اصلاحین خاص و عام پسند ہو جائیگین ۔ دیکھو کہ مسلمانون اور ہندوؤن کی یونیورسٹیو کیلئے لاکھون روپے چندہ کے ہو رہے ہین نئے کالج اور ہر قسم کے نئے اسکول کھل رہے ہین۔ گورنمنٹ انکی امداد روپیہ سے شاہانہ کر رہی ہے ۔ غرض چمنستان تعلیم بر ان اصلاحونسی وہ بہار آرہی ہے کہ کبھی پہلے کسی زمانہ مین نہین آئی تھی ۔ مگر بہار کا قاعدہ ہے کہ وہ جنونکو جوش مین لاتی ہے سو وہ جنون بھی جوش مین آرہا ہے کہ لوگ طومار کے طومار سیاہ کر رہی ہین کہ اعلے درجہ کی تعلیم کی جڑ کٹ رہی ہے ۔ یہہ جنون تھوڑے دنون مین بکواسیون کے سر پر سے اُتر جائیگا ۔

## لارڈ کرزن کی اصلاح کمار کالجون کی

انڈیا مین آخر تیس سالون مین کمار کالج بہ تفصیل ذیل قائم ہوئے تھے سب سے اول اور پرانا کمار کالج ۱۸۷۰ء مین راجکوٹ مین خاص کاٹھیاواڑ کے کنورون کی تعلیم کے لئے

قائم ہوا تھا پھر وہ کل بمبئی احاطہ کے کنورون کے لئے عام ہوگیا دوسرا کالج اجمیر مین راجپوتانہ
کے عین وسط مین کرنیل والٹر نے ۱۸۶۹ء مین قائم کرنا چاہا تھا وہ ۱۸۷۲ء مین لارڈ میو
گورنر جنرل کی یادگار کے لئے میو کالج کے نام سے موسوم ہوا وہ راجپوتانہ کے کنورون
کے لئے مخصوص تھا۔ پھر لارڈ ممدوح کی یادگار مین نوگاؤن مین راج کمار کالج بندیلکھنڈ
کے کنورون کے لئے قائم ہوا۔ اسی زمانہ مین اندور مین پریسیڈنسی کالج سر ایچ ڈیلی نے
سنٹرل انڈیا کے کنورون کے لئے قائم کیا۔ راجکوٹ اور اندور کے کالج قریب قریب
بہت تھے اسلئے ۱۸۹۸ء مین یہہ دونو کالج ہلکر ڈیلی کالج کے نام سے موسوم ہوئے پھر
۱۸۸۶ء مین پنجاب کے نامور لفٹنٹ گورنر سر چارلس ایچیسن لاہور مین پنجاب کے کنورون کی تعلیم
کے لئے کالج قائم کیا جسکا نام ایچیسن کالج رکھا گیا کل انڈیا کے مختلف حصون مین اور چھوٹے
چھوٹے اسکول رئیسون کی اولاد کی تعلیم کے لئے قائم ہوئے جیسے کہ لکھنؤ مین تعلقہ داران
اودھ کی اولاد کی تعلیم کے واسطے کالون اسکول اور رائے پور کالج چھتیس گڈھ کے رؤسا کی اولاد
کی تعلیم کے واسطے اور ایسی ہی گونڈال مین جیر سیا کالج و کاٹھیاوار مین ودھوان اسکول جاری
ہوئے۔ غرض ان کالجون کی اصلاح و ترمیم کے واسطے لارڈ کرزن نے جنوری ۱۹۰۲ء مین کلکتہ
مین کونفرنس جمع کی اور اس مین کل انڈیا کے بڑے بڑے پولیٹکل افسر اور والیان ملک کے
وکلا اور وزرا اور لیڈر راج کمار کالجون کے اعلے افسر جمع ہوئے۔ اس کونفرنس کا مطلب یہہ تھا
کہ انڈیا مین جو چار کمار کالج راجکوٹ و اجمیر اور اندور اور لاہور مین ہین ان کے واسطے خاص
قواعد اور آئین اور انکی خواندگی کا کل نصاب مقرر کرین ان کالجون مین سے تین کالجون کا خود
معائنہ کیا اور شاہ انگلنڈ قیصر ہند کے حکم سے انہون نے امپریل کیڈٹ کورز قائم کیا جس مین
راج کمار کالجون کے طلبہ منتخب ہوکر داخل کئے جائینگے کہ وہ جنگی تعلیم پائین جو اب تک ہندوستان کے
کنورون کو نہین کی گئی تھی۔ لارڈ کرزن نے ان کالجون کی خوبیون کو بھی دیکھا اور عیبون کو
بھی ملاحظہ کیا اور عیبون کے دور کرنے مین کوشش کی ان کالجون کے بنانے سے مقصود یہ تھا
کہ حکمران رئیسون و ٹھاکرون و سرداروں اور تعلقہ دارون اور جاگیر دارون کو تعلیم جسمانی اخلاقی
عقلی ایسی ہو کہ جب وہ اپنے معزز کامون پر معمور ہون تو اپنی جوابدہی اور ذمہ داری کو سمجھین

اس خیال سے بانیان کالجون نے انگلش پبلک سکول کا نظام ان مین داخل کیا جس مین انڈیا
مین اس سبب سے کامیابی نہین ہوئی کہ یہانکے کنورون کی حالت بالکل مختلف انگلش رئیسون
کی اولاد سے تھی بظاہر اس مین کامیابی معلوم ہوتی تھی کہ ان کالجون مین سے کنور تعلیم پاکر
اچھے حکمران ہوتے تھے مگر جب زیادہ انکی چھان بین کی گئی تو انکے عیوب ظاہر ہونے لگے
اس بات کو بھولنا نہین چاہئے کہ انگلنڈ کے کسی درخت کا انڈیا مین لگانا کہ وہ نشوونما
پائے آسان نہین اسی طرح انگلنڈ کے رؤسا کی نسل کی کسی قسم کی تعلیم انڈیا کے رئیس زادونکی
تعلیم کے لئے مناسب و موزون نہین ہے وہان کی رئیس یہان کہان ہوسکتی ہے وہان چار
انگلش پبلک اسکول مین جنمین ۲۵۰۰ طلبا ہین یہان انڈیا مین چار راج کمار کالجون مین ۱۸۰
و ۱۹۰ کے درمیان طلبہ مین بس وہ کالج جس مین طلبہ ۲۰ سے ۶۰ تک ہون اس اسکول کے
مقابلہ مین کب آسکتے ہین جس مین تعداد ۵۰۰ یا ۱۰۰۰ ہو۔ جن اسکولون اور کالجون مین تھوڑی
طلبہ ہوتے ہین ان مین سوسائٹی کا اثر بہ نسبت ان کالجون کے جنمین تعداد زیادہ ہو کمتر ہوتا
ہے انمین مقابلہ آپس مین بہت ہوتا ہے۔ وہان انگلنڈ مین بورڈرون کے ساتھ ایک ہوس ماسٹر
رہتا ہے جو ہر وقت انکی نگرانی کرتا ہے یہان فقط بورڈر پانچ گھنٹے کے واسطے اپنے ماسٹر
کے سامنے جاتے ہین اور پھر باقی گھنٹون مین اپنے جاہل معتمدون و ملازمون مین رہتے ہین۔
اس لیئے وہ اپنے ماسٹرون سے کوئی استفادہ نہین حاصل کرسکتے ہین۔

یہان رؤسا کو ایسے کالجون مین اپنی اولاد کی تعلیم کی طرف رغبت نہ ہونے کے تین سبب
ہین سب سے اول یہہ ہے کہ ریاستین اپنے قدیمی رسم و رواج پر مستقل قائم ہین کہ اُن کی
اولاد کی تعلیم انکی نگاہ کے روبرو انکے اپنے گھر مین ہو۔ گو انکی اپنے گھر کی زنانی اور مصاحبون کی
خوشامد آمیز مصاحبت اُن کے اخلاق پر خواہ کیسا ہی برا اثر پیدا کرے۔ یہہ اثر ایسے ہین
کہ انکی تاریکی کو تعلیم کی روشن ضمیری دور کرسکتی ہے۔ دوم کار کالجون کی تعلیم گران قیمت بہت
ہے۔ رئیس جانتے ہین کہ وہان سے بہت زیادہ ارزان تعلیم اپنے گھر پر اپنے
کنبے کو کرا سکتے ہین۔ سوم رؤسا کی اولاد کو جس قسم کی تعلیم کالج کرتے ہین اُسسے انکی
دل جمعی نہین ہوتی۔ یہہ خیال انکا غلط نہین ہے اچھی تعلیم بغیر اچھے استادون کے

نہین ہوسکتی اچھے استاد بغیر روپیہ کے نہین ہاتھ آسکتے - انہین یونیورسٹی کے عالم تعلیم کرنے
والے کم ہوتے ہین بس جس طالب علم کو حکمرانی کے لئے تعلیم دینی چاہتے ہین اول اُسکو
اپنے ملک کی زبان خوب آنی چاہئے اُس کو اس ملک کی قدیمی زبان سے بھی ماہر ہونا
ضرور ہے تاکہ وہ مشرقی علم ادب سے محروم نہ ہو اور انگریزی تو علم کا دروازہ ہی ہے
جسکے سبب وہ اپنی تعلیم کا پورا فائدہ حاصل کرسکتا ہے اسکو اس زبان پر قدرت حاصل
ہونی چاہئے - یہہ غلطی ہے کہ انکا امتحان پروونشل امتحانون کے ساتھ لیا جاتا ہے اور وہ
یونی ورسٹی امتحان کے لئے تیار ہوتے ہین - لارڈ کرزن اس بات کو پسند نہین کرتے تھے
انکا مقصد یہہ تھا کہ انکی تعلیم وہ ہونی چاہئے جو امیرزادون کے لئے حکمرانی کے واسطے
مناسب ہو - وہ یہہ نہین چاہتے تھے کہ یہہ کالج بورڈ اسکول ہون جنکا پرنسپل انگریز
ہو - اور کرکٹ کا میدان اسکے گرد ہو وہ یہہ چاہتے تھے کہ تعلیم عملی کاروبار کے لئے ہو
جہان وہ موجود نہ ہو وہان ہمکو ایسے معلم پیدا کرنے چاہئین اور وہ کورس مقرر کرنے
چاہئین کہ جس سے عملی تعلیم ہو اور کارفرمائی کی لیاقت - اگر ان سے کیڈٹ طلب کیا جائے
تو وہ ایسا طالب العلم دین کہ کس مین افسر ہونے کی قابلیت ہو اور اس مین ایک جنٹل مین
کے عقل و شعور اور اوضاع و اطوار اور تعلیم ہو اور ان مین آیندہ جو ٹھاکر و جاگیردار اور زمیندار
ہون وہ زراعت کے سائنس سے واقف ہون - سول انجینرنگ جانتے ہون اور زمین کے
رکورڈ اور پیمایش سے آگاہ ہون اور سٹوک اور درختون کا علم انکو ہو یہہ باتین ان کے
لئے مفید ہین - اگر آیندہ کوئی طالب علم فرمانروا ہونے والا ہو تو اسکو تاریخ جغرافیہ ریاضی
پولیٹکل سائنس مین تعلیم ہونی چاہئے جنکے سبب سے وہ زندگی کی جوابدہیون کو جانے
وہ اس بات کو یقینی جانتے تھے کہ کسی قدیمی وضع کا رئیس کا لڑکا کاہل کالج مین پڑھ کر عاقل
ہوکر آئے تو پھر وہ ایسے کالجون کا دل سے ہوا خواہ ہو جائیگا - انہون نے رئیسون کو سمجھایا
کہ اب وہ وقت گیا کہ کوئی والی ملک جاہل ہو اور تعلیم یافتہ نہ ہو - دنیا بدلتی رہتی ہے اور
اس مین ایجی ٹیشن بڑھتا جاتا ہے رئیسون پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم کی سب طرح
نگرانی کرین ان کالجون مین خود آنکر معائنہ کرین کہ انکی اولاد کس طرح تعلیم پاتی ہے

اور اگر وہ روپیہ کا مقدور رکھتے ہون تو اس سے بہتر کوئی بات نہین کہ ان کالجون مین اسکو خرچ کرین - لارڈ کرزن ان کالجون کے لئے بشرط ضرورت گورنمنٹ سے بھی امداد کرنے کے لئے موجود تھے - وہ ان کالجون کی بابت اپنے ذمے بڑی جوابدہی جانتے تھے وہ رئیسون کی اولاد کے مدارس کے لئے تعلیم مین جو اپنے تئین مربی و محافظ و محب بنانا چاہتے تھے ان کالجون کی طرف لارڈ کرزن کی توجہ کا نتیجہ یہہ تھا کہ ان مین علمی تعلیم ہونے لگے اور وہ کنورون کو زندگی کے فرائض سکھانے لگے اور کالج کے چھوڑنے کے بعد جن کامون کا کرنا انپر واجب تھا وہ پڑھانے لگے - انہون نے ان کالجون کے سٹاف کو بدل دیا اور انکی خواندگی کا نصاب بالکل نیا مقرر کیا - ان کے لئے وہ خواندگی کا کورس نہین رکھا جو سررشتہ تعلیم کا اور کالجون کے واسطے ہے ان کے امتحانون کو ان کے معائنون کا طریقہ جدا مقرر کیا - انہون نے کنورون کے لئے وہ تعلیم مقرر کی جس سے کار فرمائی اور فرمانروائی اور انتظام کی لیاقت انمین حاصل ہو نہ وہ لیاقت جو ہزارون طلبہ مین ہوتی ہے - انہون نے ایک لاکھ روپیہ سال گورنمنٹ کی طرف سے ان کالجون کے خرچ کے لئے دیا تا کہ امیرون کا ایک گروہ لائق اور قابل پیدا ہو - انکو امید تھی کہ جب گورنمنٹ اپنے روپیون کی تھیلیون کا منھ اسطرح کھولیگی تو رئیس بھی پھر اپنے روپیہ کے خرچ کرنے مین دریغ نہین کرینگے انہون نے اپنی اصلاحون کا سرکیولر تمام رئیسون کے پاس بھیجدیا - غرض لارڈ کرزن کی توجہ سے ان کالجون کی ایسی اصلاحین ہوگئی ہین کہ ان مین پہلے سے نقص نہین رہے انکی بہت ترقی ہوتی جاتی ہے -

## کیڈٹ کورز

یہہ لارڈ کرزن ہی کا ایجاد تھا کہ کمار کالجون مین جو لائق طلبہ ہون انکو مختلف چھاونیون مین جنگی قواعد سکھائی جائے اور جب وہ دو تین برس مین قواعد سیکھ جائین تو وہ کمشنڈ افسر مقرر ہو جائین - رئیسون کو تعلیم علمی تو پہلے ہوتی تھی اب تعلیم سپہ گری کی بھی ہونے لگی جس سے کہ وہ اہل قلم اور اہل سیف دونو ہو جائین - یہ دونو لیاقتین حکمرانی کے لئے ضرور ہین -

انگریزی تعلیم یافتہ آدمیون کا ایک گروہ یہان ایسا ہے کہ وہ اپنے تیئن پبلک اوپینین کا رہ نما اور کل اہل ملک کا قائم مقام سمجھتا ہے انکے دل مین یہ خیالات بھرے ہوئے ہین کہ گورنمنٹ جو اپنی توجہ پرائمری یعنی ابتدائی تعلیم کی طرف اس لئے کرتی ہے کہ اعلےٰ تعلیم سے دست کش ہو جائے۔ صنعت و حرفت کی تعلیم کی طرف اسکی توجہ اس سبب سے ہے کہ اعلےٰ تعلیم کے فوائد سے محروم کردے لیکن گورنمنٹ ایک کو دوسرے کے سبب سے ضائع کرنا اپنے لئے بڑی شرمناک بات جانتی ہے وہ ان دونو قسم کی تعلیم کو رعایا اور ہند کی بہبودی کے واسطے برابر ضرور جانتی ہے بقول لارڈ کرزن کے کہ وہ بمنزلہ بہنون کے ہین جو ہاتھ مین ہاتھ لئے ہوئے ٹہل رہی ہین۔ گورنمنٹ انہین سے ایک دوسرے پر قربان نہین کرتی۔ غرض ہم کلکتہ یونیورسٹی کے دو سالانہ جلسون مین لارڈ کرزن نے دو سپیچین دی ہین لکھتے ہین کہ جنسے طلبہ کو معلوم ہو جائیگا کہ ہم کو کس طرح تعلیم پانی چاہیے اور بعد تعلیم پانے کے کیونکر زندگی بسر کرنی چاہیے۔

## قومی استعدادون اور قابلیتونکا بروے کار ظاہر ہونا

## یونیورسٹی کلکتہ کے کونووکیشن (سبھا یا مجلس)

لارڈ کرزن نے اپنے عہد ہفت سالہ مین ہر سال یونیورسٹی کلکتہ کے سالانہ جلسہ مین سپیچین اس حیثیت سے نہین دین کہ وہ گورنمنٹ کے اعلےٰ افسر تھے بلکہ اس حیثیت سے کہ وہ یونیورسٹی کے چینسلر تھے سپیچین دین جو سراسر موعظت حسنہ اور فرزانگی و دانائی سے معمور تھین انہین سی ہم دو کے انتخابات کو نقل کرتے ہین۔

سپیچ مورخہ ۱۵- فروری ۱۹۰۲ء

مین اپنے سامنے ان متعدد نوجوانون کو دیکھتا ہون کہ ابھی ڈگریان لیکر دنیا کے کاروبار مین مصروف ہونے والے ہین بعض انہین سے گورنمنٹ کی ملازمت کرینگے بعض قانون سے

شغل کرین گے بعض معلم بنینگے بعض اخبار نویس ہونگے بعض اور پیشون مین مصروف ہونگے
شاید بہت نہین مگر چند کچھ کام نہین کرین گے - انڈیا کی مختلف یونیورسٹی اس ملک کے اسطرحکی
نوجوانون کی ایک سیل اٹھتی ہے اور وہ زندگی بسر کرنے کے گرداب مین روان ہوتی ہے
اب سوال یہہ ہے کہ وہ کس طرح اپنی اوقات بسر کرین گے قسمت انکو کیا کیا دکھائیگی انکی لیاقتین اور
خصلتین کیا انکو سطح ہی کے اوپر رکھین گی یا انکو تہ مین لیجاکر منجذب و مستغرق کردینگین؟ اتفاقات
روزگار انکے موافق ہونگے یا انکے ایسے خطرناک روئین اٹھین گے جو انکو نیچے لیجاکر ڈبو دین گے؟
اگر یہہ دوسری صورت ظہور مین آئے تو انڈین یونیورسٹی کا چنسلر جسکو جہازرانی کے ماسٹر
ہونے کا منصب ایک خاص حد تک حاصل ہے اسکا یہہ فرض ہے کہ وہ چارٹ (نقشہ بحری)
کو مطالعہ کرکے ہواؤن اور مدوجزر کی رفتارون سے آگاہ ہوکر دوستانہ ایسی تنبیہہ
کرے یا مشورہ ایسا دے کہ ان سخت امتحانون مین ان طلبہ کا وہ مدومعاون ہو جنکا سامنا
ومقابلہ کرنا انکو پڑے - حال کے موقع پر جو اس خاص استحقاق کا مین مدعی ہون تم سے
بہ التجا یقین کرنے کو کہتا ہون کہ یہہ میرا دعوی اپنی پیغمبری اور رہنمائی کی قوت کے اعتماد کے
سبب سے نہین ہے بلکہ خاص اس دلچسپی کے سبب سے کہ مین چالیس سال کا جوان ہوگیا
ہون تم بیس سال کے جوانونکی فہمائش مین ناکام نہین ہونگا مین خیال کرتا ہون کہ
جوانی کے دو حصے بیس بیس سال کے ہوتے ہین مین نے دوسرا حصہ ختم کیا تم اول حصہ مین ہو
یہہ ہندوستانی سامعین کا مجمع ہے اس لئے مین ہندوستانیون کے خصائل اور
انکے گرد کے حالات ونیرنگیات کا ذکر کرتا ہون مین انکے حال سے ایسا واقف ہون کہ
انکی نیکیون کی فہرست بنا سکتا ہون مگر مین یہہ نہین چاہتا کہ انکی نیکیون کو آئینہ بنکر دکھاؤن
جستے وہ میری تعریف کرین اور تھوڑی دیر چیرز دین اور زیادہ دانشمند ہوکر نہ جائین مین ان
اندیشون اور خوفون کو تبلاتا ہون جو ان کے دوران زندگی مین حرج مرج کرتے ہین - تم مین
بہت سے گورنمنٹ کی ملازمت کرین گے جسکو مین یہہ نہین کہتا کہ یہہ کوئی معزز اور بلند منصبی
نہین ہے بے شک یہہ ملازمت کرنا اگر بمعانی اپنے ملک کی خدمتگذاری کے ہے تو اس سے
بہتر کوئی اور معظم و مکرم عزت نہین ہے لیکن اگر اس کے برخلاف اس کے معانی یہہ ہون کہ

باآسائش اپنی شکم پروری کرین اور قناعت کے ساتھ اپنے تئین زنگ آلود بنائین تو اسّے بدتر کوئی ذلیل وحقیر کام نہین ہے جو لوگ گورنمنٹ کی ملازمت کرتے ہین ان مین دو نقص ہوتے ہین اول یہہ کہ گو وہ بڑی محنت وجانکاہی سے اپنی خدمت کو بجالاتے ہین مگر سفیہانہ اسکا حال بعینہ سٹیم انجن کا سا ہوتا ہے کہ جب تک سٹیم کل کو چلائے جاتی ہے وہ چلتی ہے اسی طرح وہ کام کرنے مین دوسرے کے محتاج ہوتے ہین کہ انکی رہنمائی وہدایت فرمائی وہ کرے وہ ماتحتی مین کام اچھا کرتے ہین مگر خود منتظم نہین ہوتے جن کامون مین انکو قواعد وضوابط نہین ملتے اور پہلے نظائر سے مخالف ہوتے ہین انکو اپنی خود اعتمادی کرنے کی قابلیت نہین ہوتی اسلئے وہ اپنے درجہ مین آگے نہین بڑھتے ۔

دوسرا خوف جس سے مین چاہتا ہون کہ تم بچو اول خوف کا نتیجہ ہے تم صرف اپنے اوپر اعتماد کرنا ہی نہ سیکھو بلکہ تم اپنے تئین کام مین کامل اور پورا بناؤ تم اپنے کام مین خود کام کی خاطر سے مشغول ہو اسلئے نہین کہ درجہ بڑھ جائے یا ترقی ہو جائے یا تنخواہ یا پنشن ملجائے سرگرمی تندہی راست بازی فرض پرستاری ایک آدمی کو بہت جلد آگے مقابل استوار کھڑا کرتی ہے اور اسکے ہمراہی کو جو اُس سے عقلی کمالیت مین شاید بزرگتر ہو لیکن حقیقت مین ناقص ہو نیچے ٹھوکر کھلاتی ہے ۔ اس بات کا خیال ایک لمحہ کے لئے بھی نہ کرو کہ اس ملک کے گورنرون کی نیت مین یہہ ہے کہ ہندوستانی خصلت اور ہندوستانی لیاقت کو پیچھے رکھین ۔ مین امتحان کے سہ سالہ تجربہ کے بعد زور سے کہتا ہون کہ جہان ہندوستانیونکی لیاقت رونما ہوتی ہے بے تامل اسکو دلاسا اور جلد صلہ دیا جاتا ہے ۔ کوئی ہندوستانی عہدہ کی ضروری واقفیتین ہی نہین رکھتا بلکہ وہ انرجی اور اپنے فرض کا مضبوط احساس رکھتا ہی اور راست رفتار ہے وہ سامنے کی صف مین آتا ہے انتظام مین اسکا ہونا ضرور ہے اسلئے کہ علاوہ اسکے وہ خصائل حمیدہ رکھتا ہے اسکو اور برتریان انمول حاصل ہین جنہین کوئی اجنبی آدمی اسکی برابری نہین کرسکتا کہ یہان کی زبان جانتا ہے یہان کے آدمیونکو پہچانتا ہے یہانکی آب وہوا کا عادی ہے اگر ساری دنیا کے گرد پھرو اور تحقیق کرو کہ کس وجہ سے بہت سے اجنبی غیر ملکون مین بغیر ان دیسی برتریون کے انگلشمین بلایا جاتا ہے کہ

وہ وہان جاکر کام کرے اور وہ کام کرنے مین کامیاب ہوتا ہے اور ملک کی اصلاح کرتا ہے
اور اسکو دوسرا جنم دیتا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ عام آدمیون کو اسکی دیانت امانت پر اسکی
راست بازی پر اسکی نیک نیت پر بالکل یقین ہوتا ہے لوگ جانتے ہین کہ اسکا دل اسکے اپنے
کام مین ہوتا ہے اور جب کوئی سختی و درشتی پیش آتی ہے تو وہ اپنی جگہہ پر جما رہتا ہے
اسواسطے اے ہندوستانی نوجوانو مین تمکو اس سے بہتر صلاح مشورہ نہین دیسکتا
کہ تم جاؤ اور انگریزون کی طرح کام کرو یہہ مین کچھ قومی شیخی کے سبب سے نہین کہتا یہی نصائح
کچھ ضروری تبدیلیون کے ساتھ ان نوجوانون کے لئے ہین جو انجنیر یا ڈاکٹر یا کوئی اسطرح کے
عہدے پاتے ہین اگر ان کے بجالانے مین تم ناقص ہوگے تو تم پس ماندہ رہوگے اسی طرح کے دستور
ہین جو تمہارے آگے بڑھانے کے لئے درکار ہین۔ دنیا بہت تیز حرکت کر رہی ہے جو شخص
یہہ چاہتا ہے کہ مین ایک جگہہ مچلا ساکن کھڑا رہون وہ فوراً پیچھے گریگا ان پرفیشنونکی
چستی و چالاکی مین انڈیا کے اندر مین ایک کام بھی مشکل سے جان سکتا ہون کہ اس مین
کوئی قومی السنداد موجود ہے۔ دنیا مین کسی ہندوستانی کے لئے کوئی روک نہین ہے
کہ وہ علمی کامون کے زینے کی سب سے اوپر کی سیڑھی پر نہ چڑھ جائے مؤثر
و کارگر ہونا اچھا دستور ہے اور خود اعتمادی زرین قاعدہ ہے آج جن لوگون سے
مین مخاطب ہو رہا ہون ان مین سے اس کمرہ سے باہر جاکر بعض قانونی کامون مین
مشغول ہونگے اور قانون کا مطالعہ کرینگے اس مین شبہ کو جگہہ نہین کہ ہندوستانی
یہہ فوقیت اس کام مین رکھتے ہین کہ...... قانونی پیشون کے لئے انہین ذہانت
اور غیر معمولی لیاقت و قابلیت ہوتی ہے۔ اور ملک مین قانون کے اجنبی نظام کو
عمل کا اس ملک کے قوانین سے مخلوط ہونا ایک عجیب غریب صورت رکھتا ہے۔
مگر پھر بھی تمہارے آگے خاص گڑھے جائیان لے رہے ہین جنکے اندر گرنے سے تم کو پرہیز کرنا چاہئے
مین یہہ نہین کہتا کہ وہ کہین اور نہین دکھائی دیتے اور وہ کسی خاص حد تک مشترک ہر
قانونی کچہری اور ہر ایک بار مین نہین ہین پہلی ترغیب جس سے ہمکو بچنا چاہئے یہہ ہے کہ
تمہارے الفاظ تم پر قادر نہ ہون بلکہ تم اپنے الفاظ پر قادر ہو قانونی کچہریون مین اول فیکٹ

یعنی واقعیتیں ہیں دوم قانون - سوم قانون اور واقعیتوں پر بیرسٹروں یا وکیلوں کی فصیح بیانی و بلاغت لسانی ہے۔ تیسری بات پر تمہاری توجہ ایسی نہیں ہونی چاہیے کہ اول و دوم کو اور انہیں سب سے زیادہ اول کو تیرہ و تاریک کردے واقعیتوں کے بیان کرنے کے لئے اور قانون کے استعمال کے واسطے الفاظ کی ضرورت ہے۔ لیکن جب الفاظ محض طول طویل تقریر کی سواری ہوں تو وہ محض ضعیف یا فرضی ہوتے ہیں - قانونی کچہریوں میں دوسرا خوف جرح و قدح و موشگافی کا ہے۔ لوگ جانتے ہیں کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ مقنن کی دلیل ہے تو اس سے کیا مراد ہوتی ہے اگرچہ اکثر یہ طعن ناحق ہوتا ہے لیکن پھر اس میں کچھ فیہ ہوتی ہے جو تفصیل طلب ہوتی ہے جیسے وہ عام فہم ہوتی ہے اسواسطے تم کو کوشش کرنی چاہیے کہ ایک ذرا سی بات کی چھان بین کے پیچھے اپنی ساری توجہ کو جمع کرکے اس بات کو بھول جاؤ کہ بنچ پر جج کو اور بوکس پر جیوری کو جھوٹی باتوں کی بھرتی کے ساتھ لفظ بندی یقین نہیں دلاتی بلکہ مقدمہ کی بڑی صورتوں کا خوش اسلوبی سے منتظم کرکے دکھانا یقین دلاتا ہے۔

اب میں ان طلبہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو اوروں کے معلم واستاد بنینگے میں التجا کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس انتخاب کی جوابدہی اور سنجیدگی کو سمجھیں اگر ٹھیک طور پر خیال کیا جائے تو سب سے عمدہ یہہ پروفیشن ہے وہ سائینسوں میں سب سے آگے بڑھا ہوا ہے وہ آرٹس میں نہایت عاقلانہ ہے۔ بعض عقلمندوں نے کہا ہے کہ معلم بہت جلد آدمی کے گیت زیادہ بہ نسبت انکے قوانین بنانے کے لکھنے لگیگا اسپر یہہ اور اضافہ ہوسکتا ہے کہ یہہ بڑا معزز پیشہ ہے کہ آدمیوں پر اتنی حکومت نہیں کرتا جتنا انکو سکھاتا ہے موسی کا بہ نسبت داؤد کے افلاطون کا بہ نسبت پری کلس کے اور ارسطو کا بہ نسبت اسکندر کے زیادہ اعزاز واحترام ہے - یہ ضرور نہیں کہ ہر آموزش بزرگ ہو اور ہر معلم نامور مشہور ہو - یہ بات بہت دور ہے۔ بہت سے آموزشیں محنت مزدوری ہوتی ہیں بہت سے معلم گمنام ہوتے ہیں بہر حال یہہ کام بکار آمد ہے اسکا کاریگر سنجیدہ و متین ہونا چاہیے اول بات تم کو یہہ یاد رکھنی چاہیے کہ ہم نے کسی آسان یا نکمے کام کو اختیار نہیں کیا وہ اور سب کاموں سے زیادہ ذمہ داری اور جوابدہی کا ہے

پس جب معلم کو وہ اصول جو تم کو رہنمائی کرتا ہے حاصل ہو جائے تو پھر اسکو اپنی طالب العلمی کے تجربہ سابقہ کے موافق استعمال کرنا چاہئے اپنے شاگردون کے لیے ان غلطیون اور خطاؤن کو کام مین نہ لائے جو اسنے اپنی طالب العلمی مین کین تھین اگر معلم نے مصنوعی کریمنگ (بغیر سمجھے حفظ کرنا) کیا ہے تو وہ اپنا انتقام اس طرح نہ لے کہ طلبہ کو کریمنگ کی عادت ڈلوائے - جہانتک اس سے ہو سکے وہ اس بلا سے طلبہ کو بچائے - اس ملک مین تعلیم کے اندر بڑی مشہور بلا یہہ کریمنگ ہے جسکو سب جانتے ہین کہ علم کو حافظہ سے حاصل کرتے ہین دماغ سے نہین - یہ بالکل غلطی ہے - کتابون کا مطالعہ کرنا انکی شرحون کے ذریعہ سے ایسا ہے جیسے گھر سے باہر کھیلون کا کھیلنا کتابون کے ذریعہ سے - علم بالکل ایک جدا چیز طوطون کی طرح یاد کرنے سے ہی ایسی ہے تعلیم خبر سے جدا ہے - طالب علمونکو اسطرح سکھاؤ کہ وہ کتابون کو سمجھین نہ یہہ کہ اُنکے فقرون اور عبارتون کو حفظ کرلین انکو زیادہ یہہ سکھاؤ کہ رومیون کی سلطنت نے دنیا کے لئے کیا کام کیا بنسبت اسکے کہ قیصران روم کے نام اور ان کے جلوس اور ولادت کی تاریخین حفظ کراؤ - ان کو گورنمنٹ اور انتظام اور قانون کے معانی زیادہ بہ نسبت اس کے سکھاؤ کہ لڑائیون کے نام کیا تھے اور شہرون مین کتنے آدمی آباد تھے - بجائے اسکے کہ تم اقلیدس کے تین مقالے ازبر یاد کرلو یہہ سمجھ لو کہ انکا استدلال کیا ہے یاد رکھو کہ علم اسکا نام نہین ہے کہ واقعیتون کی تقسیم و تنویع اسطرح کی جائے جیسے کہ عجائب خانہ مین گلاسون کے خانون مین نمونے رکھے جاتے ہین - اگر طالب علم کے دل مین اس طرح سے ذخیرہ کو بھر دوگے تو اسکو علم اس سے زیادہ نہین حاصل ہوگا جیسا اس آدمی کو حاصل ہوتا ہے کہ وہ اجنبی زبان کی ڈکشنریون سے سیکھتا ہے تمہارا یہ کام ہے کہ اپنے شاگردون کے دماغ کو اورون کے خیالات سے نہ بھرو خواہ وہ کیسے ہی عمدہ ہون بلکہ ان کو یہہ سکھاؤ کہ وہ خود اپنے بھی خیالات پیدا کرین اپنے دماغ سے اگر وہ ایک بھی قاعدہ عامہ پیدا کریگا تو وہ زیادہ تر قابل قدر ایک کتب خانہ سے ہوگا جو دوسرون کے علم کا ہو -

اب اُن طلبہ کی طرف مخاطب ہوتا ہون جو تم مین سے اخبار نویسی کے معزز پیشہ کو اختیار

کرینگے۔ مین خود بھی اخبار نویسی سے کچھ واقف ہون مین اسکے فائدون اور پھندون کو جانتا ہون۔ جب سے مین ہندوستان مین آیا ہون مین نے ہندوستانی پریس کا مطالعہ خوب غور سے کیا ہے کچھ تو اس وجہ سے کہ وہ مجھے بتلاتا ہے کہ تعلیم یافتہ آدمیونکا چھوٹا سا گروہ کیا کہتا ہے اور کیا خیال کرتا ہے اور کچھ اس سبب سے کہ اکثر مجھے ان سے وہ باتین معلوم ہوتی ہین جنکو بغیر اسکے مطالعہ کے کبھی نہین سُنتا۔ اس لئے نہ مین اسکے جاہل ہون نہ اسکا متعصب معائنہ کرنے والا ہون مین یہہ خیال کرتا ہون کہ انڈیا مین ہندوستانی اخبار نویسی بالاستقلال ترقی کر رہی ہے اور اس کو دانائی اور سنجیدگی حاصل ہوتی جاتی ہے مگر آج مین اسکی لیاقتون پر مباحثہ نہین کرتا بلکہ اس کے ضعیف و غلطیون کے بتلانے کا کام بیباکی اور دلیری سے کرتا ہون۔

اول مین یہہ چاہتا ہون کہ تم کو جو مبالغہ و یاوہ گوئی کی طرف دھوکہ دینے والا میلان ہے اُسے چھوڑ دو اگر مجھ سے کہا جاتا کہ شرق کی صفات جسمانی و عقلی و اخلاق کو بمقابلہ مغرب کے ایک لفظ مین بیان کرو تو مین وہ ایک لفظ مبالغہ یا یاوہ گوئی کا کہتا۔ یہہ لفظ ہندوستانی پریس کی سطح پر منقش ہے اگر یہہ بتلانا منظور ہوتا ہے کہ کوئی پبلک آدمی ایک استحقاق رکھتا ہے تو یہہ معمولی بات ہے کہی جاتی ہے کہ یہہ استحقاق اسکا ہے کہ اسکی پیکر زرین بنائی جائے اگر اسنے کوئی کام قابل اعتراض کیا ہے تو شیطانی رنگون مین رنگا جاتا ہے۔ اس قسم کا مبالغہ فقط حماقت ہی نہین ہے بلکہ وہ تحریر کے زور کو ضعیف کرتا ہے اور وہ اکثر پبلک سنٹی منٹ کی نا انصافی کا ترجمان ہوتا ہے قومی شہرت کو نقصان پہنچانے والی کوئی چیز اس سے زیادہ نہین ہے کہ اسکے اقوال و افعال کے درمیان بڑا اختلاف ہو کہے کچھ کرے کچھ مثلاً کوئی بڑا ہندوستانی مرجائے اور اُسکی خدمات اور نیکیون کی مدح سرائی کی جائے اور اُسکی یادگار کے لئے چندہ کی فہرست کھولی جائے اور یہہ فہرست خاطر خواہ پوری نہ ہو تو یہہ خیال ظاہر کیا جائیگا کہ پریس نے اسکی تعریف مین مبالغہ اور ژاژخائی کی ہے یا قومی خصلت یہہ ہے کہ وہ الفاظ کو افعال پر ترجیح دیتی ہے بہر نہج ایک بڑا النقش جمتا ہے

دوم لوگون کے کامون پر بدنیتی کا گمان مت کیا کرو نیک نیتی کا حسن ظن کیا کرو۔

اگر کوئی کام ایسا کیا گیا ہے کہ جسکو تم نہین پسند کرتے اور وہ تمہارے نزدیک صاف نہین ہے تو اس نتیجہ پر جلد کود کر مت جایا کرو کہ اسکے اندر پیچھے کوئی خراب چیز رکھی ہوئی ہے۔ اگر تمہاری خوشی ہو تو گورنمنٹ پر حملہ کرو۔ دنیا مین گورنمنٹین اسلیئے ہوا کرتی ہین کہ انکی نکتہ چینی کی جائے۔ مگر انسانیت کے ضعف کا متوسط حصہ بھی اسکو دیا کرو اور اس کی نیت پر کچھ حسن ظن بھی کیا کرو۔ تمہاری اپنی اغراض مفاد کے لیئے کوئی بات اس سے زیادہ مضر نہین ہوگی کہ تم ہمیشہ گورنمنٹ کی ہجو اور مذمت کیا کرو اگر تم چاہتے ہو کہ پبلک اوپنی نین (جمہوری رائے) کی تاثیر ہو تو تم کو چاہیئے کہ پڑھنے والون کی ہر جماعت کو اپنی طرف کھینچو اور صرف ایک ہی جماعت کے تعصبات کی طرف نہ جھک جاؤ اگر لوگون کے دلون پر یہہ نقش جم جائے کہ ایک اخبار کسی خاص شخص پر حملے کیا کرتا ہے یا ایک جماعت کو برا کہا کرتا ہے یا کسی انسٹی ٹیوشن کی یا گورنمنٹ کی ہجو کرتا ہے بہرصورت جو دوسری جانب کے دوست ہین تو وہ بالکل اخبار کو کھولکر بھی نہین دیکھنے کے اسلیئے اسکی ساری اشتعال دینے والی باتین اکارت ہو جائیگین۔

اب مین اور چند الفاظ تمہاری نصیحت و پند کے لیئے مختصر کہتا ہون انکی زیادہ تفصیل کرنی کی مجھے فرصت نہین ہے کہ تم ان الفاظ یا محاورون کو کام مین نہ لایا کرو جنکے معانی تم نہین سمجھتے۔ بڑے بڑے استعارات کام مین نہ لایا کرو رموز و کنایات و تشبیہات و استعارات مین لوگون پر حملے نہ کیا کرو۔ جب تم اپنے اڈیٹوریل تحریر مین لفظ ہم کا استعمال کرتے ہو تو وہان لفظ مین کا استعمال کرنا چاہیئے جو تیس کرور آدمیون مین ایک آدمی پر دلالت کرتا ہے۔ یاد رکھو تمہارا مخالف جسکو تمنے اپنی قربانی بنایا ہے تم کو جواب نہین دیگا اور وہ اکثر نیک نہاد اور شائد تم سے زیادہ دانا اور بہتر شخص ہوتا ہے۔

شخصی اعتراض سے احتراز کیا کرو۔ ایسی باتون سے پرہیز کیا کرو جو کمینہ پنے اور رذالت و دشنام دہی کی ہوتی ہین۔ ہمیشہ سوسائٹی مین ایک ایسی جماعت کا طبقہ ہوتا ہے جسکا مذاق بد و خراب ہوتا ہے اسکے مذاق کے موافق تحریر نہ کیا کرو بلکہ اسکو اپنے مذاق کی طرف کھینچا کرو شاید تم سے یہہ کہا گیا ہے کہ پریس کسی شخص کا ادب کرنے والا نہین ہونا چاہیے

لیکن یہہ بات اس سے مختلف ہے کہ کسی شخص کا ادب کرنا نہین چاہیئے اول تم اورونکا ادب کرنا سیکھو تو تھوڑے دنون مین سیکھ جاؤگے کہ اپنا ادب کرنا کسے کہتے ہین۔ تم اپنی قلم کی نوک کو تیز نہ کرو اور یہہ نہ خیال کرو کہ یہہ تیز کرنا ہی ذہانت و ذکاوت ہے لارڈ ڈزریٹلی نے جو کانس ہوس مین ارشاد کیا تھا اُسکو یاد رکھو کہ تمہاری جھلاہٹ مین کسی کی تضحیک نہین ہے اور تمہاری گستاخی کسی پر لعنت ملامت نہین ہے۔ ان سب سے زیادہ اس بات کو یاد رکھو کہ پریس ایک مشن ہے۔ یہ مشن اسلیئے نہین ہے کہ جذبات کو مشتعل کرے اور تمہاری بنی نوع انسانی کے ذلیل شعور فطری کو تعلیم دے بلکہ وہ اسلیئے ہے کہ قومی خصلت کو بلند کرے اور قومی دماغ کی تعلیم کرے اور قومی مذاق کو نفیس اور پاکیزہ بنائے اب مین تم سب کی مخاطبت مین الفاظ نتیجہ خیز کہتا ہون کہ دنیا مین قومی الوالعزمی حرکت کر رہی ہے اسکا زور آدمیون کے خیالات اور زندگی بسر کرنے مین بڑھتا جاتا ہے اکثر وہ قوم کی زبان اور مذہب سے وابستہ ہوتا ہے اسی سے چھوٹی قومین بڑی ہوتی ہین اور بڑی قومین اور زیادہ بڑی ہوجاتی ہین وہ یہہ سکھاتا ہے کہ آدمی کو کسطرح زندگی بسر کرنی چاہیئے۴ مقصد کے پورا کرنے کے واسطے باہم اتفاق چاہیئے نہ نفاق اور آپس مین افتراق۔ بڑی اغراض کے لئے چھوٹی اغراض کی قربانی ہونی چاہیئے اور نظام واحد کی اطاعت و متابعت۔ انڈیا کا سوال نہ ہندؤن کے لئے ہونا چاہیئے نہ مسلمانون کے لئے اور نہ اور چھوٹی چھوٹی قومون کے بنگال مین بنگالیون کے لئے اور نہ دکن مین برہمن مرہٹون کے لئے وہ متنزل اور تحلیل کرنے والا عمل ہے۔ انڈیا فقط انڈین کے لئے نہین ہے۔ انگریز دو سو برس سے اس ملک مین ہین وہ یہان سے مٹائے نہین جاسکتے انہون نے قومی خیال اور سیرت کی کل سرشت پر بڑا گہرا اثر کیا ہے انہون نے مشرقی کمزور و ناتوان رگ و پے مین مغربی حیات کا خون خوب تیز جاری و ساری چلایا ہے۔ انہون نے پرانی خیالی چیزون کو فنا کرکے اصل نئی چیزین پیدا کی ہین جب دن ہوتا ہے تو صرف مشرقی دروازون ہی سے روشنی نہین آتی بلکہ جتنا آفتاب چڑھتا جاتا ہے آہستہ آہستہ مغرب کی جانب سے روشنی آنکر زمین کو روشن کرتی ہے۔ مشرق اور مغرب کے آپس مین

۴ مقصد ضرورت کی صورت میں کسطرح پورا ہو

ملنے سے ایک نئی محبت ملکی پیدا ہوئی ہے - اور قومیت کے معنی نہایت پاکیزہ اور کل عالم پر حاوی نکلے ہین اس لئے وہ ایک ایسی چیز ہے کہ جس مین انگریز ہندوستانی سے اپنا حصہ اس سبب سے لے کہ اُسنے اسکو پیدا کیا ہے اور ہندوستانی انگریز سے اپنا حصہ اس سبب سے لے کہ اُس مین دونو کی عز و شان و شکوہ ہی جب انگریز کہتا ہے کہ مجھے انڈیا پر فخر و ناز ہے تو اسکا بڑا خیال میدانہار جنگ و یورشون و محاصرون اور کونسل کے کمرہ کے یا ڈیسک کے امور اہم کا نہین ہوتا بلکہ وہ یہہ دیکھتا ہے کہ ہندوستانیون کی عقل و دانش اخلاق و چال چلن آسایش و آرام و بہبودی و آسودگی کے پیمانے بڑھتے جاتے ہین وہ انکی ترقیون اور پیش قدمیون کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے اسی طرح سے جب ایک ہندوستانی کہتا ہے کہ مجھے انڈیا پر فخر و ناز ہے تو اسکی یہہ بیہودگی اور لغویت ہے کہ وہ اپنے دل سے اس بات کو نکال ڈالے کہ اس ملک کے دوبارہ زندہ کرنے کے لیئے جو کچھ ہو چکا ہے اور کیا جا رہا ہے وہ ایک غیر اجنبی قوم نے کیا ہے جسکے ہاتھ مین اسکی قسمت ہے - ایک ہی کھیت مین دونو زراعت کرتے ہین دونو اسکی فصل سے سروکار رکھتے ہین انکی مشترک اور مرکب محبت ملکی نے جنم لیا ہے وہ ایشیائی اسلیئے ہے کہ جڑین مشرقی آدمیون کی احادیث و دلی تمناؤن مین جمی ہوئی ہین اور وہ یوروپین بھی اسلیئے ہین کہ وہ مغربی روشنی سے روشن ہوئی ہین آیندہ کے لیئے اچھی امیدین اس ملک مین دونو انگریزون اور ہندوستانیون کے لیئے جمع ہوئی ہین ہم دونو کے لیئے ایک ہی بٹیا پر چلنا مدتون تک قرار پایا ہے تم کچھ ہمارے بغیر نہین کر سکتے اور ہم تمہارے بغیر بے کس و کمزور ہین بس انگریزون اور ہندوستانیون کو اتحاد کے تقدس کو قبول کرنا چاہیئے جس مین کوئی راز الٰہی ہے اور ہم دونو کا دلی خیال یہ ہونا چاہیئے کہ ہمارا ملک ایک ہے اور ہم اسکے خوش باش باشندے ہین -

## کلکتہ یونیورسٹی کونووکیشن مورخہ ۱۱ - فروری ۱۹۰۵ء

آج مین تمہاری مخاطبت مین وہ مضامین بیان نہین کرتا جو تعلیم سے مخصوص ہین مین انکو

پہلے کون دو کیشنون مین بیان کرچکا ہون مین پسند کرتا ہون کہ ان گرد انگیز میدانون سے
آدھ گھنٹے کے لئے علیحدہ ہوکر وہ باتین بیان کرون جو تم سے اور تمہارے آگے آنیوالے
اکاہون سے مخصوص ہین - اکثر تم مین سے عنقریب وہی کام کرینگے جو مجھے یاد ہے کہ
مین نے کہا تھا گو اسپر مدت مدید گذر گئی یعنی اس تعلیم کے فوائد کو جو تم نے پائی ہے جمع
کرکے اور اسکا گٹھا جو تمہاری پیٹھ پر رکھا گیا ہے اٹھا کے اس بڑی سڑک پر چلنا
شروع کروگے جسکو زندگانی کہتے ہین - اب سوال یہہ ہے کہ تمہارے لئے تعلیم کے
معنی کیا ہین اور وہ تم کو کونسے سبق پڑھاتی ہے ؟

مین یہہ ادعا نہین کرتا کہ مین ان باتون کو جانتا ہون جو انڈیا کے نوجوانون یا اسکے
چھوٹے سے فرقے کے جس سے مین مخاطب ہو رہا ہون دلون مین بھری ہوئی ہین نسلون کے
اختلاف سے خیالات کا اختلاف ہو جاتا ہے مشرق اور مغرب کی سیلین ایک ہی کنارون
کے درمیان بہ رہی ہین اور مین یقین کرتا ہون کہ وہ مدت تک نسلاً بعد نسل بہا کرینگین
لیکن وہ قطعاً آپس مین ایک دوسرے کے ساتھ شیر و شکر کی طرح آمیختہ نہین ہونگین
مین یہہ دلیری سے کہتا ہون کہ جب مین تمہاری جگہہ کھڑا ہوتا ہون اور یہہ دیکھتا
ہون کہ تمہارے دل مین کیا ہے تو مین کامیاب ہونے مین بالکل ناکام رہتا ہون
بعض اوقات مین نے دیکھا اور اس اپنے دیکھنے پر مجھے اعتماد ہے کہ جن باتون کو مین
سیدھا سادہ اور سچا جانتا تھا انکے معانی اہل ہند نے اپنی تفسیر مین تیرہ اور تاریک
کردئے - اسکے بالعکس مجھے یقین ہے کہ انگریز بالکل اہل ایشیا کی دل کی باتون کے
سمجھنے مین ناکامیاب ہوتا ہے اور شاید زبان کے مبالغہ یا یاوہ گوئی کے سبب سے
وہ خیال کرتا ہے کہ زبان کی یاوہ گوئی کی طرح خیالات مین بھی لغویت اور بیہودگی ہے حالانکہ
اس کے برخلاف اس مین کوئی مبالغہ یا یاوہ گوئی نہین ہوتی - مشرق اور مغرب کے درمیان
جو دریا حائل ہے اسکے پل کی شبنم آلود محراب پر جو ہم پس و پیش چلنے والے ہین
ان سب کے لئے خوف و اندیشے مشترک ہین - لیکن بعض ایسی خیالی باتین ہین کہ بغیر
ملک اور نسل کے لحاظ کے وہ سب انسانون کی مشترک ملکیت ہین وہ ساری دنیا مین

مستعمل ہو سکتی ہین اور اس نوع کے خیالات مین بعض جنکا مستعمل ہونا اہل ہند اور انکی
خصلت کے لئے مخصوص ہے اور ان کے سوچنے مین ہم شریک بنا پر ہین مین ان ہی کو
آج دوپہر کو بیان کر کے چاہتا ہون کہ تم انپر بدل متوجہ ہو۔
ان اصول مین سے سب سے مقدم مین سامنے کی صف مین سچ کو رکھتا ہون۔ سچ جھوٹ کا
فقط متضاد ہی نہین ہوتا گو نگا آدمی مشکل ہے کہ جھوٹی بات کہے لیکن وہ اپنی زندگانی مین
ہر یک دن جھوٹ کا خطاوار ہوتا ہے۔ کوڑیون آدمی ہین جنکو یہہ گھمنڈ ہوتا ہے
کہ ہم جھوٹی بات کبھی نہین کہتے لیکن وہ عادتاً جھوٹے ہوتے ہین وہ اورون ہی کے
لئے جھوٹے نہین ہوتے بلکہ اس سے بدتر خود اپنی ذات کے لئے جھوٹے ہوتے ہین
کسی چیز کے کہنے یا کرنے مین جھوٹا ہونا یہہ ہوتا ہے کہ گیا وہ اپنی ذات کے باب مین یا اپنی
خصلت کے باب مین یا دوسرے آدمیون کے چال چلن کے باب مین یا واقعیتون اور
زندگانی کے واقعات کے بیان مین دوسرے آدمی کے دل پر غلط نقش جماوے۔ ہم
سب اس کے تابع ہین ترغیبون مین سب سے زیادہ تیز یہہ ترغیب ہے آدمی جو سبجیکٹ
دیتے ہین۔ آدمی جو مقدمات مین وکالت کرتے ہین آدمی جو آرٹکل اخبارون مین لکھتے
ہین آدمی جو کاروبار کرتے ہین آدمی جو معمولی باتین فیر کے گرد کھانا کھانے کے وقت کرتے
ہین ان مین سے ہر یک کچھ تھوڑے سے فائدے کے یا تھوڑی دیر کی فتحیابی کے
لئے اس گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ نہ سچ بولنے کا درجہ ایسا خفیف ہے کہ یہہ معلوم ہی
نہین ہوتا کہ اسکی نوبت جھوٹ پر پہنچ گئی۔ ہم یہہ خیال کر کے اپنی کونشنس کا علاج کر لیتے
ہین کہ مبالغہ قابل معافی ہے لیکن اسکی عادت بڑھتی جاتی ہے۔ سچ سے انحراف ایسا
ہوتا جاتا ہے کہ وہ بالکل معلوم نہین ہوتا اور اسکی نوبت جھوٹ پر پہنچ جاتی ہے اور آدمی
جو اپنی تازہ خیالی پر اعتماد کرنا شروع کرتا ہے وہ نامعلوم مدارج طے کر کے پورا جھوٹا آدمی
ہو جاتا ہے۔ جھوٹ کی صورت اکثر ایسی ہوتی ہے کہ وہ اس کے بولنے سے نہین پیدا
ہوتی بعضی بات ایسی ہوتی ہے کہ اسکے کرنے پر کونشنس لعن طعن کرتا ہے کہ یہہ سچ نہین
ہے لیکن عقل اس کے کرنے کے لئے کوئی معقول عذر پیش کر دیتی ہے۔ جو لوگ اس میلان کو

اپنے مین پیدا کرتے ہین تو اسکا انجام یہہ ہوتا ہے کہ وہ آدمی ہو جاتے ہین جنکی صورت شکل ایک ہوتی ہے شاید خطاوار آدمی یہہ گھمنڈ کرتا ہے کہ وہ بڑا ہیچدار آدمی ہے لیکن درصل وہ بد ہے اور کسی دن وہ بیدار ہو کر جانے گا کہ اب وہ نیک عادت نہین اختیار کر سکتا ہمیشہ وہ ذلیل خوار مکروہ پاجی کمینہ رہیگا۔

جب مین کہتا ہون کہ سچ کے اعلے درجہ کا خیال بڑی وسعت کے ساتھ پچھمی سوچ بچار ہے تو اپنے نزدیک مین یہہ دعوے کوئی جھوٹ یا لغو نہین کرتا۔ اس سے مراد میری یہ دعوے کرنا نہین ہے کہ تمام یوروپین علے العموم سچے ہی ہوتے ہین مگر اس سے کم میری مراد یہہ ہوتی ہے کہ اہل ایشیا سوچ سمجھکر یا عادتاً سچ سے انحراف کرتے ہین بلاشبہ مغربی اخلاق کی کتابون مین سچ کا مقام بڑا رفیع و بلند ہے اور اسکی عزت جیسی مغرب مین ہے ایسی مشرق مین نہین ہے۔ ہمیشہ سے مشرق کی ریاکاری اور ملکی کامون مین مکاری بڑی شہرت رکھتی ہے مشرقی ملکی معاملات مین الفاظ مین ہمیشہ ابہام و اشارات و رموز ایسے ہوتے ہین جنکے معنی زیادہ پیچیدہ ہوتے ہین اور انکے معانی کئی کئی ہو سکتے ہین۔ یہی حال مشرقی علم ادب کا ہے۔ رزمیہ نظم مین اکثر مکر کی تعریف کی جاتی ہے جس مین کامیابی ہو بشرطیکہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہون (اس مین راماین مہابھارت کی طرف اشارہ ہے ایک جگہ مہابھارت مین لکھا ہے کہ کوئی چیز سچ بولنے سے برتر نہین ہے لیکن سچ بولنے کی نسبت فائدہ مند بات کا کہنا اچھا ہے۔ ایک اور مقام پر لکھا ہے کہ ان پانچ جگھون مین جھوٹ بولنا روا ہے۔ بیاہ کے باب مین۔ محبت مین۔ جب زندگی معرض خطر مین ہو۔ جب کل مال اسباب غارت ہوتا ہو۔ برہمن کی خاطر کے لئے۔

مجھے یاد ہے کہ مین نے ایک ہندوستانی انگریزی اخبار (انڈین مرر جو بنگالی روزانہ اخبار کلکتہ مین چھپتا ہے) یہہ پڑھا ہے کہ اس مین کچھ کلام نہین کہ یوروپین جھوٹ کو بہ نسبت ہندوستانی سوسائٹی کے زیادہ نفرت کی نظر سے دیکھتے ہین اس باب مین انگریزونکی رائیں بڑی صاف اور بے الجھیڑے کے ہوتی ہین۔ ہندو مسلمانون کی رائین مذبذب ڈھل اور بے سرو پا ہوتی ہین اور ان مین اکثر وقتون اور مقامون اور آدمیوں پر موقوف

ہوتی ہین (یعنی ان مین زمانہ سازی زیادہ ہوتی ہے) میرے نزدیک جو یہان جھوٹ نے
اپنی صورتین بنائی ہین وہ یہہ ہین اول مبالغہ ہے خصوصاً زبان مین ان چیزونکو
بولنے والا بولتا اور لکھنے والا لکھتا ہے جنکا خود یقین نہین کرتا یا جتنا یقین کرتا ہے
اس سے زیادہ اپنے کلام مین رنگینی اور تاثیر پیدا کرنے کے لئے مبالغہ سے بیان کرتا ہے
علے العموم اکثر معمولی واقعات کے حالات نہایت یاوہ گوئی اور زیادہ گوئی سے۔ اور
آدمیون کے ساتھ انکی نیتین اپنے خیال کے موافق منسوب کی جاتی ہین ایک غیر معمولی درجہ پر
اپنی طرف سے نئی نئی باتین گھڑکر کہی جاتی ہین اور بہتان لوگو پر تھوپے جاتے ہین۔ خیال سے
ایسی مہمل باتین لکھی جاتی ہین جو تصور مین بھی نہین آتین مین نہین جانتا ایسی بے معنی
باتین کسی اور ملک مین بھی یہان کی برابر بار آور ہوتی ہون خورونوش کی چیزون مین جو باتین
ہنسی کے قابل ہوتی ہین انکو عوام الناس جب تک یقین رکھتے ہین کہ سرکاری طور پر ان کے خلاف
نہین بیان کیا جاتا اکثر ایک بات سر سے پاؤن تک فرض کر لی جاتی ہے جسکی اصل بالکل
کچھ نہین ہوتی۔ لایق آدمیون کی مدح ایسی کی جاتی ہے کہ وہ ہیرو ہین۔ پولیٹکل مین مخالفین
ایسے بیان کئے جاتے ہین کہ وہ جرم کرنے والے ہین بے اعتدالی کے ساتھ صفت موصوف
بنائے جاتے ہین جنکے کچھ معانی نہین ہوتے اس مین شک نہین کہ لکھنے والے کی مراد
جھوٹ لکھنا نہین ہوتا۔ لیکن وہ مبالغہ کرنے کی عادت مین ایسا گرفتار ہوتا ہے کہ
وہ اس آدمی کی مانند ہوتا ہے کہ جسنے شراب بہت پی لی ہو جسکو وہان دو چیزین
نظر آتی ہون جہان ایک چیز ہے جیسی اسکی عادت مبالغہ سے لکھنے کی ہے ایسی ہی
اسکا میلان مبالغہ کے ساتھ خیال کرنے کا ہے وہ سچ کے دیکھنے مین اندھا ہوتا ہے
اس میلان کے ظاہر کرنے مین دو خاص غلطیان ہین جنسے تم کو احتراز کرنا چاہئے
انہین سے اول خوشامد ہے دوسری مذمت ہجو۔ خوشامد زیادہ تر بہ نسبت ادب تعظیم
کے مبالغہ کی صورت مین کی جاتی ہے خوشامد دیدہ و دانستہ فریب دینے کی
کوشش کرتی ہے ہم سب چاہتے ہین کہ ہماری تعریف کی جائے ان مین اکثر آدمی
...... چاہتے ہین کہ ان کی خوشامد کی جائے۔ یہہ ایک معمولی بات ہے کہ جب کسی

آدمی سے کہا جائے کہ تو بڑا آدمی ہے۔ طلاقت لسانی بولنے مین رکھتا ہے بڑا ادیب (مقرر) ہے خوب ایجی ٹیٹر ہی آدمیون کا رہنما اور ہادی ہے تو وہ یہہ سنکر خوش ہوتا ہے۔ اس برائی کی فی الحقیقت اعانت ہندوستانیون کی زندہ دلی کا جوش ہے جو انکی خصلت کا دلکش خاصہ ہے انسان کا جبلی میلان یہہ ہے کہ وہ اورون کو خوش کرے اس لیئے وہ خوشامد پھسل پڑتا ہے اور خوشامد اور رذیل چاپلوسی کی باتین چندہی قدم کا فاصلہ ہے اور رذیل چاپلوسی ایک خطرناک صورت جھوٹ کی ہے۔ خوشامد کیا بے ریائی سے ہوتی ہے یا ریا سے خواہ وہ کسی طرح کی ہو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے اگر اسکی پہلی صورت ہے تو جھوٹ ہے اور اگر دوسری صورت ہے تو پاجیانہ شرارت ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ ہنوز انڈیا مین خوشامد کی متضاد جانب (مذمت) کا خوف وخطر زیادہ تر ہے جن لوگون سے تم متفق رائے نہین ہوتے وہ تم پر تہمتین لگاتے ہین اور تمہارے ساتھ پاجیانہ شرارتین کرتے ہین۔ آج دوپہر کے بعد مین کسی پولیٹکل معاملہ کو نہین چھیڑونگا وہ اس مجلس سے کچھ مناسبت بھی نہین رکھتا لیکن مین انڈیا کے سچے دوستون سے جنمین اپنے تئین بھی مین شمار کرتا ہون کہونگا کہ آجکل اس ملک کی پبلک گفتگوؤن مین دشنام دہی وبدگوئی کی بودی علامتین کسی درجہ تک داخل ہورہی ہین۔ یہہ ہر سٹیٹ کے حق مین مضر ہے اگر اس مین قوم کی فرہنگ مین محو مذمت کی تعلیم ہو اور کسی اختلاف رائے کی ہستی ہو ہی نہ سکے جب تک اس کے اندر کوئی اور آڑی ترچھی طنز نہ ہو۔ حکمرانی ان لوگون کو نہین حاصل ہو سکتی جو ہر روز یہہ وعظ کہا کرتے ہین کہ فرمانروائی کا وجود اس لیئے ہوتا ہے کہ اسپر لعنت ملامت ہوتی رہے۔ کبھی عداوت کی جڑ سے قومی مسرت نہین ہو سکتی۔ عناد وفساد کی ہوا مین قومی ہستی نشو ونما نہین پا سکتی۔ تم جوانون سے مین یہہ التماس کرتا ہون کہ جب تم دنیا کے کاروبار مین مشغول ہو تو اس بات سے جو کل ترغیبون مین سب سے زیادہ خطرناک ہے احتراز کرو تم اپنے مخالفین کا ادب کرو انپر لعن طعن نہ کرو اور انکی نیتون کے نیک ہونے کا یقین بہ نسبت برے ہونے کے زیادہ کیا کرو اور یاد رکھو کہ سیلف گورنمنٹ ہے جسکی تمکو

تمنا، دلی ہے مراد صرف یہی نہین ہے کہ تم اپنے گروہ پر حکمرانی کی امداد کی برتری اور فائدہ حاصل کرو بلکہ یہہ کہ تم خود اپنے نفس پر فرمانروائی کرو۔
اب مین پھر اپنے اصل مطلب پر آتا ہون کہ تم مبالغہ نہ کرو تم خوشامد نہ کرو تم ہجو مذمت نہ کرو تم تہمتین نہ لگاؤ بلکہ فطرتاً تم سچ کی طرف ایسی کشش کرو جیسی کہ مقناطیسی سوئی قطب کی طرف کرتی ہے یہہ بہتر ہے کہ ایک آدمی تمہارے سچ کا ادب کرے بہ نسبت اسکے کہ ہزار آدمی تمہاری کامیاب دروغ کی تعریف کرین خواہ خاص افراد ہون یا قوم ہو اسکو برتری و رفعت سچ کے سبب سے حاصل ہوتی ہے جس نسبت سے تم سچ سے انحراف کروگے اسکے موافق تم ساکت رہوگے یا پیچھے ہٹوگے۔
دوسری نصیحت مین تمکو یہہ کرتا ہون کہ تم اپنے ججمنٹ (فیصلہ) آزادانہ پیدا کرنے مین سعی کرو اس زمانہ پر یہہ پھٹکار ہے کہ خیال اور ہر قسم کے فیصلہ کے لئے اورون کا تتبع کرتے ہین اور آلات کی افزایش آدمیون کو آزادانہ راے کی ضرورت کی تکلیف سے بچاتی ہے۔ ان آلات مین سب سے کمتر اور زیادہ تر معمولی وہ چیز ہے جسکو مکتب کے لڑکے شرح کہتے ہین یعنی ایسی کتاب جسمین انکے لئے کسی اور نے کام کیا ہے (معنی کے بتلانے کیلئے لقمہ منھ مین رکھدیا) اور انکو خود مطالعہ و غور کرنے کی محنت سے بچایا ہے اور اسکی سب سے اعلے صورت آرٹکل ہین جو روزانہ اخبارون یا رسالون مین تم کو آج کل کے پولیٹکس یا واقعات مین سوچنے کی محنت سے اسطرح بچاتے ہین کہ اورون کے خیالات تم تک پہنچاتے ہین۔
تہذیب کی ترقی ان آلات کی افزائش خود آسانی کی آسایش کے لئے کرتی ہے ایک آنے مین یا اس سے بھی کچھ کم مین خوراک پوشاک کی طرح آدمی اپنی رایون کو خرید سکتا ہے۔ کتابین اور پریس اس سے بھی زیادہ کام کرتے ہین کہ وہ علم کو پھیلاتے ہین اور عقل کو بڑھاتے ہین بغیر ان کے ہم پھر الٹے جاکر وحشی حیوان بنتے ہین۔ مین صرف انکی اس جانب کا ذکر کرتا ہون جس مین چون وچرا ہوسکتی ہی اسواسطے کہ پیراڈوکس (وہ چیز جو بظاہر باطل معلوم ہو اور حقیقت مین سچی ہو) بھی سچ ہوتے ہین وہ عقلی چستی و چالاکی کی اعانت کرتے ہین لیکن وہ بعض اوقات بواسطہ عقلی کاہلی کو بھی برانگیختہ کرتے ہین پس یہی حالت اخبارون پر بھی صادق آتی ہے۔ اخبارات ایسا علم ادب ہے جسکی

حیات یک روزہ ہے لیکن کتابون کا علم ادب ایسا ہے کہ حیات جاوید رکھتا ہے۔ ہم سب
اپنی پسند کا اخبار پڑھتے ہین اور یہہ یقین کرتے ہین کہ ہم خود کوئی سوچ بچار کرتے ہین حالانکہ
ہم اورون کے خیالات پر چر رہے ہین۔ بعض دفعہ ہمارا گمنام ناصح بڑا دانشمند ہوتا ہے اور
ہمکو وہ گمراہ نہین کرتا۔ بعض اوقات وہ اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے اسکے ہمراہ ہونے
سے ہم گمراہ ہوتے ہین اپنے پاس دوسرے کے خیال آنے مین فقط یہی بڑا خوف نہین
ہے کہ وہ اصلی نہین ہے بلکہ اسکا میلان یہہ ہے کہ وہ یکطرفہ ہو اسلئے وہ بیجا بھی ہے سب
انسانون مین مشترک شعور فطری یہہ ہے کہ وہ ایک طرف کو اختیار کرے۔ قدیمی زمانہ مین
جو جنگ ہوتی تھی اس مین ہر ایک آدمی اپنے لئے اپنے خاندان کے لئے یا اپنے قبیلہ کے
واسطے لڑا کرتا تھا یہہ بات اب تک زندہ ہے۔ لڑکپن سے آگے اسکول اور کالج کی
زندگانی کی رقابتون مین سے ہم ایک کو اختیار کرتے تھے اور بہت طرح سے یہہ رقابتین
نہایت تیز فطری شعورون کو اور طبع انسانی کی پاکیزہ جانب کو بروے کار ظاہر کرتی تھین
لیکن دماغ کو چاہئے کہ وہ اس جہت کو اختیار کرے جو عقلی عمل کا نتیجہ ہو اگر ہم نے ایک مقدمہ کی
دونو جانبون کو دیکھا ہے اور ہم کو یقین ہے کہ ایک جانب حق ہے اور دوسری جانب
ناحق یا ایک جانب بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ حق پر ہے تو ہمکو سب
طرح کے وسائل سے اسکو اختیار کرنا چاہئے اور اس سے چمٹ جانا چاہئے۔
لیکن تمہارا فیصلہ کرنا یا اپنے چال چلن کی صورت بنانا فقط اس سبب سے کہ کسی مصنف نے
کتاب مین یا اخبار مین لکھا ہے خواہ وہ صحیح ہو یا غلط تمہارا خیال نہین ہے بلکہ وہ خیال
سے روگردانی ہے وہ دماغ کی حکومت کو اطاعت مین رکھتا ہے اور دوسری حکومت کو
شاید جسکے بھلے برے ہونے کو تم نہین جانتے اپنے فیصلہ کی جگہ دیتی ہے بس اے نوجوانو
تم سے کہتا ہون کہ طالب العلم یعنی اس آدمی کا جسنے مطالعہ کیا ہے اول فرض یہہ ہے کہ عقلی
آزادی حاصل کرے اپنے لئے خود خیال کی طرح اندازی کرے اپنی ججمنٹ بنائے فقط یہی
نہین کہ گھنٹی دار بھیڑ کی آواز سنکر اسکے پیچھے بھیڑون کی طرح چلا جاے بلکہ تم کو اپنے
قدمون پر کھڑا ہونا چاہئے اپنی ٹانگون کے بل سے چلنا چاہئے اپنی آنکھون سے دیکھنا چاہئے

اس سے مراد یہہ نہین ہے کہ تم خود رائے یا خود بین یا ضدی ہوجاؤ اور کبن مین زیادہ مغرور
اور شتر بے مہار ہوجانے سے زیادہ بدتر دوسفر کوئی بات نہین ہے تم کو کیمبرج کے ہر ایک استاد کا
مشہور مقولہ طعن آمیز ایک نوعمر ہمراہی کے باب مین یاد ہے کہ ہم مین سے کوئی خواہ کتنا ہی کم عمر
ہو بے خطا نہین ہے نہ نیکی کی افراط آسانی سے بدی مین غرق ہوجاتی ہے اور یہہ حالت سب سے
زیادہ آسانی سے آزادی کی صورت مین ہے۔ آزادی کے معنی یہہ نہین ہین کہ تمام قیدین
اٹھادی جائین بلکہ اسکے معنی یہہ ہین کہ اپنی ذاتی معقول پابندی کی حدود کے اندر آزاد
رہنا چاہئے اور طرح سے تاریخ ہمکو سکھاتی ہے کہ اکثر آزادی کے مجاز پر اور مجاز کی بدنظمی پر
اور بدنظمی کی ابتری پر تذلیل ہوتی ہے۔ گوئیٹھ ایک جرمن مورخ فلسفی کہا کرتا تھا کہ صرف قانون
مین آدمی کے قوار عقلیہ آزاد ہوسکتے ہین۔ چنانچہ ایسا ہی کہ بعینہ جیسے کہ قانون قوار عقلیہ کی
آزادی کی ایک شرط ہے ایسی ہی ججمنٹ (فیصلہ) کی آزادی کی شرط اعتدال اور اوروں کا
پاس و ادب ہے۔ ان صفات کا بالطبع ایک فلسفی ہندو کو اجماع کرنا چاہئے
اسکو اپنے دماغ کی اپنے فعل کی آزادی کو نشو و نما دینا چاہئے اسکی غور و خوض کی قوت اسکو عقلی بالون
مین خود بینی یا گستاخی کی مذلت سے بچائیگی۔

یہہ ایک اور ستم ڈھایا جاتا ہے جس سے مین چاہتا ہون کہ تم پرہیز کرو کہ الفاظ سے
پچھوڑے پنے اور لغویت کا ظلم نہ کیا کرو یہہ نہین ہے کہ دنیا مین تاریخی بڑے بڑے کام
نہایت لسان اور زبان آور توتون کے لئے ہون۔ ہر قوم مین ہر زمانہ مین انکے اوریٹر
(مقررین) ہوئے ہین جو دنیا کے کامون کے معلم اور اپنے زمانہ کے رسول تھے۔ لیکن جب
ہر شخص بحث کرتا ہے تو قاعدہ ہے کہ چند ہی انمین عمل کرتے ہین اور جب بحث کرنے والے
بہت بولتے ہین اور اکثر بولتے ہین تو پھر آخرکار کوئی آدمی انکے کہنے کی خبر نہین لیتا اور
باہر لوگون کے دلون پر یہہ نقش ہوجاتا ہے کہ وہ عمل کرنے کی قابلیت نہین رکھتے
جب مین کانفرنسون اور ایسی مجلسون کی کارروائیو روئدادون کو پڑھتا ہون جو ہندوستان
کے کل حصون مین ہو رہی ہین تو انمین جو عقلی گرم جوشی دکھائی جاتی ہے مین اسکا قائل ہون
مین یہہ بھی یقین نہین کرتا کہ وہ براہ راست انگریزی عمل کے نقل اتارنے کا آغاز

نہین ہی لیکن بعض اوقات مین خیال کرتا ہون کہ اگر چند ہی رزولیکشن پاس ہوئے ہوتے
اور اسکے عمل مین لانے کے لیے تھوڑا سا استقلال دکھایا ہوتا تو انڈیا کی ترقی بہت جلد ہو جاتی
یہہ استقلال اس بات مین ہوتا کہ زندگانی واقعیتون سے گتھم گتھا ہوتی اور ملک کے لیے مشقت
شاقہ اٹھائی جاتی بجائے اسکے کہ اسکے لیے غل و شور مچایا جاتا اور واویلا کی جاتی ۔ پلیٹ فورم پر
فصاحت بیان کا بعینہ حال سوڈا واٹر کے کاک کا سا ہے کہ ادھر کاک جدا ہوئے نہین
کہ تھوڑی دیر بعد سب چمک دمک دور ہوئی نہین سو اور اسکے فصاحت کسی قوم کو دوسرا جنم اسی
طرح نہین دیتی جیسی کہ سوڈا واٹر جسمانی بناوٹ کو طاقت نہین دیتا ۔
انڈیا مین آدمیون کے دو قسم کے گروہ ہین ایک خاموش دوسرا گویا ۔ مین دلیری سے
کہتا ہون کہ تم خوب جانتے ہو کہ اس ملک کے آدمی کس قسم کے گروہ مین سے ہین جس
طلاقت اور فصاحت سے وہ اجنبی زبان کو بولتے ہین مین انکی تعریف مین متحیر ہوتا ہون
اور انکی گویائی کے حالات پر رشک کرتا ہون ۔ مین بالکل تم سے یہہ کہتا ہون کہ اس بات پر
نازو فخر نہ کرو ۔ یہ یقین نہ کرو کہ جو آدمی بہت سپیچ دینی جانتا ہے وہ ضرور سٹیٹس مین (مدبر ملکی)
بھی ہو تم اپنی طلاقت لسانی کو قوار خیالیہ کے ساتھ دوڑنے نہ دو یہہ ہرگز نہ خیال کرو کہ گفتن
بجائے کردن ہو سکتا ہے کوئی آدمی جو اپنے گاؤن مین اپنے ہموطنون کے فوائد کے
لیے وقف ہو گیا ہے اور اپنی مثال سے اور اپنی کوشش سے انکی قسمت کو ترقی دیتا
ہے وہ سو پلیٹ فورم کے ہیرو سے زیادہ فیض رسان ہے ۔
ایک اور نصیحت کا حصہ ہے جو مین تم کو دینا پسند کرتا ہون کہ تم مین جسقدر عمدہ قابلیت ہی
اسکو اس کام مین لاؤ کہ اپنے گرداگرد مین صحیح پبلک اوپی نین پیدا کرو ۔ انڈیا مین مدتون تک
پبلک اوپی نین (جمہوری راے) پبلک کی راے نہین ہو گی اس لیے کہ جمہور خلائق متعلیم یافتہ
نہین اور وہ پولیٹکل معاملات مین کوئی اپنی راے نہین رکھتی ۔ ایسی حالتون مین پبلک اوپی نین کا
میلان یہہ ہے کہ تھوڑے سے تعلیم یافتہ آدمیونکی راے ہو ۔ یہ بھی اپنی متانت و رزانت
رکھنے کے لیے چاہیے کہ اس گروہ کے اغراض و مقاصد و مفاد کے موافق منتظم ہو جو شاید مشکل سی
کسی اپنی راے کو مرتب کر سکتے ہون اس سے زیادہ کوئی کم بختی نہین ہو سکتی کہ ان دونون کے

درمیان ایک دریا حائل ہے اگر پبلک اوپی نین کے معنی یہہ ہون کہ وہ فقط ایک جماعت
کی راے کا نام ہے خواہ وہ کیسی ہی اعلی ہو مگر وہ جمہور جماعتون کی راے کا وزن نہین
رکھتی اس واسطے مثل تمام جماعتون کے فیلنگس کو ضرور غرضمندانہ ہوتی ہے بے شک انڈیا
مین بہت مشکل ہے کہ وہ اپنی پبلک اوپی نین ایسی کہہ سکین جو کل جماعتون کی رایونکی
اصلی قائم مقام ہو یہان ایسی مختلف جماعتین ہین جنکی اغراض ہمیشہ غیر متفق ہوتی ہین مثلاً
انگلش و ہندوستانی - ہندو مسلمان - ملازم غیر ملازم اہل زراعت اہل حرفہ و پیشہ
یہہ سب آپس مین مختلف الاغراض ہوتے ہین مین خیال کرتا ہون کہ تعلیم یافتہ ہندوستانیونکا
منصل کے زمانہ استقبال مین یہہ فرض ہے کہ پبلک اوپی نین پیدا کرین کہ جہان تک
ممکن ہے وہ ان کل اغراض کے جو گورنمنٹ سے خارج ہین قائم مقام ہون اگر ہم کو صرف ہندوستانی
عنصر حاصل ہو تو وہ بڑا مفید گورنمنٹ کے لئے ہوگا کہ وہ پبلک اوپی نین عموماً ہندوستانی
راؤن کے قائم مقام ہے وہ کسی ایک فرقہ کی یا آدمیون کے ایک حصہ کی نہین ہے اسواسطے
کہ پبلک اوپی نین ... گورنمنٹ کے لئے محرک بھی ہے اور مزاحم بھی ہے وہ اسکی قوت کو مقوی
کرتی ہے اور غلطیون سے باز رکھتی ہے اگر اس مین حیات بخش اور قوت افزا اثر ہے تو
وہ چاہئے کہ پبلک ہو نہ ایک خاص فرقہ کی مغرور المزاجی محض درشتی و سختی و عداوت ہو
یقینی وہ سب کے لئے پیٹنٹ ہو (پیٹنٹ ایک سند ہوتی ہے جو موجد کو ملتی ہے کہ اسکے سوا
اسکے ایجاد کو کوئی اور نہ بنا سکے) تم مین سے سب نے اکثر دیکھا ہے کہ انڈیا مین ایک مصنوعی
پبلک اوپی نین جو عقیم (بانجھ) اور بے اثر اس سبب سے ہوتی ہے کہ وہ ایک سازشی فرقہ
کے متعصبانہ خیالات کے قائم مقام ہوتی ہے وہ جھاگون کی آواز سے کچھ ہی زیادہ ہوتی ہی
میری راے مین اصلی کام جو ہندوستانی محبان وطن کے آگے ہے وہ یہہ ہے کہ وہ
فرقون کی تفریق کو دبائین اور آدمیون کی ترقی مین قومی ارتفاع پیدا کرین - مین خیال
کرتا ہون کہ تعلیم یافتہ آدمی اس کام کے انجام دینے کے لئے اپنے رعب و داب و اثر و دباؤ
اور میزان فیصلہ سے امداد کر سکتا ہے ہمیشہ یہہ بری علامت ہے کہ جہان ایک اوپی نین
غل شور و واویلا مچاتی ہو اور دوسری پبلک اوپی نین خاموش و مطیع ہو پہلی تو اپنا

منصب لے لیتی ہے جسکی مستحق نہیں ہے۔ دوسرا اپنے دباؤ و رعب و اثر کو کام مین
نہین لاتی جسکی وہ مستحق ہے پبلک اوپینین کا یہی معیار ہی جو رزانت و وقعت رکھتا ہی
کہ وہ بہت سی اغراض کی قائم مقام ہو اور وہ بجائے ایک جانب کے دو یا زیادہ جانبونکو
دیکھے اور وہ گورنمنٹ کی ایسی مدارات کرے کہ اسکو ایسی قوت سمجھے جو اپنا رعب داب
دباؤ اثر رکھتی ہے نہ یہہ کہ اسکو دشمن سمجھے اور اسکو گالیان دے مین جانتا ہون
کہ ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ تم مین سے کوئی ایک بھی ایسا نہ ہوگا جو اس مرض کا
علاج نہ کریگا۔

آخر سوال جو مین اپنے سے اور تم سے پوچھتا ہون وہ یہہ ہے کہ تمہارے ملک مین تمہاری
زندگانی کا عین مدعا کیا ہے؟ میری راے مین وہ بہت کچھ ہے جب مین سنتا ہون
کہ انڈیا مفتوحہ قوم ہے اور انڈین پر یہہ لعنت ہے کہ وہ لکڑیان کاٹین اور پانی بھرین
تو مجھے اس مبالغہ پر ہنسی آتی ہے اور مجھے اس افترا پردازی سے رنج بھی ہوتا ہے۔
مین دیکھتا ہون کہ وہ ہی کورٹ کی بنچون پر بیٹھے ہین جنمین سے بعض اس کمرہ مین بھی
موجود ہین۔ ہندوستانی ریاستون مین وزرا ہین جہان وہ اپنے بڑے اختیارات کو
کام مین لاتے ہین ہماری ملازمت مین اعلے درجہ کے اکزیکیوٹو اور جوڈیشیل افسر ہین
خیالات کے رہنما اور ہادی ہین اور بار کے زیور ہین پروفیسر ہین اور سائنس دان ہین شاعر ہین قصہ
طراز ہین نسب کے سبب سے علم کے سبب سے شرافت رکھتے ہین مین یہ نہین کہتا کہ ہر ایک
انڈین فوج کا ناٹک فیلڈ مارشل کا بے ٹن اپنے تھیلے مین رکھتا ہے۔ انعام تو بہت تھوڑے
ہی آدمیون کو ملا کرتا ہے لیکن مین کہتا ہون کہ کوئی یہہ فریاد نہین کرسکتا کہ دروازے
بند ہین۔ تم مین سے جو اپنے عروج کی اولوالعزمی رکھتے ہین ان سے مجھے کہنا چاہئے کہ تم اپنی
طالب العلمی مین اپنی نسل کے حالات کی تاریخ پڑھو اسکا علم ادب پڑھو یورپ کا لٹریچر
پڑھو اور خصوصاً اس ملک کا جسکی قسمت کے ساتھ تمہاری قسمت وابستہ ہی پھر دونو کا
آپس مین مقابلہ کرو اور دیکھو کہ وہ کیا سبق پڑھاتے ہین اور کیا تنبیہات کرتے ہین۔ تم
اپنے اہل وطن کے اصلی مردانہ محبت کے ہتھیار باندھو۔

میری مراد یہہ نہین ہے کہ پلیٹ فورم پر قومیت کا جوش خروش دکھاؤ بلکہ ملک کی سچی محبت
کے سعی مین اپنے تئین قربان اور فدا کرو - نہایت احتیاط سے تشخیص مرض کرو اسلئے نہین
کہ ہم کسی طرح سے آگے بڑھ جائین بلکہ اس لئے کہ تمہارے ہم وطن آسودہ حال اور فارغ البال
ہو جائین اُس مین تفریق کے ظلم سے اور قومی بغض وعداوتون کے زہر سے بچو بھوتون
کے لئے اپنے تئین مسلح نہ کرو بلکہ اپنے اہل وطن کی بہبودی کے اصل دشمنون سے
لڑو جو جہالت کی پستی اور قدیمی سوشیل احکام کی نکبت مین پڑے ہین آسمان کی
ہوا مین اپنے خیالات کو نہ دیکھو بلکہ آدمیونکی زندگانی اور فرائض مین دیکھو یہہ بات خوب
سیکھ لو کہ انڈیا کی نجات کہین باہر سے نہین آئیگی وہ اسکے اندر ہی پیدا ہونی چاہئے
وہ تم کو بالکل نہ برٹش پارلیمنٹ کے ایکٹون سے نہ کسی اور پارلیمنٹ سے حاصل ہوگی وہ نہ
پولیٹکل مباحثون سے اور یقینی نہ فصاحتِ کلام سے خریدی جاسکتی ہے وہ جب پوری
حاصل ہوگی کہ اس ملک کے آدمی اپنی اخلاقی اور تمدنی ترقیون کو آگے بڑھائین کہ جس چیز کو
وہ چاہتے ہین اسکے مستحق ہو جائین اور اپنے حقوق کو زیادہ مستحکم اسلئے کرین کہ وہ
زیادہ حاصل ہون اسواسطے مین تم سب سے کہتا ہون کہ بلندی کی طرف نگاہ کرو
پستی کی طرف نہ دیکھو آگے بڑھو پیچھے نہ ہٹو سب سے مقدم یہہ ہے کہ وہ اپنے
ملک کو دیکھین اور بیفائدہ چاند کے لئے سیٹیان نہ بجائین سچے ہندوستانی
بنو یعنی قومیت کو ترقی دو اور جب یہہ کوشش کرو تو سلطنت کیلئے بھی لائق شہری بنو
اسواسطے کہ حالتون نے تم کو ایک بڑے سانچے مین بہ نسبت نسل کے رکھا ہے اور اُن
مدوجزرون مین بہایا ہے جو دنیا کی رہنمائی کرتے ہین - قومیت بڑی بہ نسبت نسل کے ہے
اور قومیت سے بڑی سلطنت ہے نسل ضعیف کرتی ہے اور زمانہ کی رہگذر مین وہ نیچے دبتی
جاتی ہے اور بڑے وسیع خیالات پیدا کرتی ہے - مثلاً انڈیا مین مین دیکھتا ہون کہ ہمیشہ یہہ دعوی
ہوتا ہے کہ آدمی فقط ایک بنگالی یا اوریا یا ایک مرہٹہ یا ایک سکھ ہی نہین ہے بلکہ وہ انڈیا
کی قوم کا ایک ممبر ہے مین نہین خیال کرتا کہ یہہ کس طرح سے کہا جاسکتا ہے کہ کوئی انڈین
قوم بھی ہے آئندہ زمانہ دور دراز مین اسکو کچھ قربت ایک قوم ہونے سے پیدا ہوگی -

خواہ کچھ ہو برٹش ایمپائر کا انڈیا ایک سٹی زین (شہری) ہے وہ اس وسیع پیمانہ واحد سے تعلق رکھتا ہے اب کس طرح نسل کی درستی قومیت کی طرف اور قومیت کی سلطنت کی طرف ہو سکتی ہے یہہ کام اس ملک کے برٹش حکام کا ہے جو بہت سے بڑے بڑے سالون مین کیا جائیگا۔ مین اُن اشخاص مین سے ہون جو یقین کرتے ہین کہ نسل یا قومیت کی مضرت کے بغیر یہہ کام پورا ہو جائیگا اور سلطنت بھی سلامت رہیگی مین یہہ چاہتا ہون کہ ہندوستان اس کار عظیم کے کرنے مین اپنا بڑا حصہ لین اور نتائج مین شریک ہون۔

جب ہم نے لارڈ کرزن کی نصائح و پند یونیورسٹی کے گریجویٹ (سند یافتہ) کے لئے لکھی تو ان نصائح کا لکھنا بھی ضرور ہے جو انہون نے کمار کالجون اور ہندوستانی ریاستون کے کالجون مین دی ہین

## لارڈ کرزن کی نصائح و پند

نومبر سنہ ۱۹۰۰ع کو مین مہاراجہ کالج ترا ونکور مین طلبہ کو لارڈ کرزن نے یہہ نصیحتین کین کہ جب ہم اسکول یا کالج مین پڑھتے ہین تو جو کام ہم مین ہو رہا ہے اسکی قدر شناسی نہین کرتے ہم کو صرف یہہ شوق ہوتا ہے کہ امتحانون مین پاس ہو کر اپنے دوست حریفون پر فوقیت حاصل کرین لیکن ہمارے کالج مین ہونے کا کوئی لحظہ و لمحہ ایسا نہین گذرتا جو ہماری خصلت پر اپنا نقش نہین جماتا۔ ہمارے ساتھی پڑھنے والون کا ہمارے پڑھانے والون استادون کا ہماری خواندگی کی کتابون کا اور ہماری گرد کی حالتون کا ہم پر اثر ہوتا ہے جب ہم کالج سے فارغ ہو کر دنیا میں آتے ہین تو اس اثر کا ٹھپہ ہم پر لگا ہوا تا دم مرگ رہتا ہے اور ہمارے افعال اور کردار کو اسطرح ڈھالتا ہے جیسی کہ ٹکسال سکہ پر بادشاہ کے چہرہ کو ہمیشہ کے لئے ڈھالتی ہے۔ جب تم اسکول مین ہو تو اپنے سے یہ سوال کرو کہ انکے سکے پر کیا ٹھپہ لگا ہے اور اسکا رواج کس طرح کا ہے وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا تانبے کا یا اس سے بھی کم قیمت خالص غش کا جس سے ہم بچ بیپار کرنے چلے ہین یہہ مختصر نصیحت سنو کہ تم سب اپنے تئین ایک ہی سانچے مین نہ ڈھالو۔ بھیڑون کے گلہ کی طرح ایک دوسرے کے پیچھے جھاڑی کی ایک ہی موکھے مین نہ دھسے جاؤ۔ سرکاری

خدمت کی جھاڑی مین بہت سی جگہون مین تم سوراخ کرکے داخل ہوسکتے ہو اگر تم مین سی
کوئی یہہ انتظار کریگا کہ مین اسی موکھے مین دھسون جسمین بھیڑ دھسی ہے تو وہ اپنے بڑے
بیش قیمت وقت کو ضائع کریگا (اس نصیحت سے مقصد یہہ تھا کہ فقط سرکاری ملازمت
ہی مین بھیڑ یا دھسان نہ کرو) اس ریاست مین معدنیات ہین ان کے اوپر سے
مٹی ہٹاؤ یہان بہت سا پانی ہے اسکو زراعت مین کام مین لاؤ یہان صدہا
طرح کے درخت اور لکڑیان اور پودین اور کیڑے ہین انکو کام مین لاؤ زراعت کے
سب قسم کے تجربے زراعت کے لئے اور پبلک ورکس کی بہت سی راہین کھلی ہوئی ہین
غرض سب طرح کے کام طلبہ کے لئے ہین۔ یہان سائنٹفک یا ٹکنیکل تعلیم کی کسی
شاخ کا مدرسہ نہین ہے وہ ہونا چاہئے۔ ایک ہی لکیھ پر نہ چلے جاؤ کہ نوکری ہی کرو
اپنے لئے نئی نئی راہین معاش کی نکالو۔

## راج کمار کالج راجکوٹ

۵۔ نومبر سنہ ۱۹۰۰ء کو راج کمار کالج راجکوٹ مین طلبہ کو لارڈ کرزن نے انعام تقسیم کیا
اور طلبہ کی مخاطبت مین یہہ نصائح ارشاد کین۔

اب مین نوجوانون اور لڑکون سے جو میرے روبرو ہین چند الفاظ کہتا ہون مسٹر وڈینگٹن
نے جو الفاظ کہے ہین وہ مجھے دانشمندانہ معلوم ہوتے ہین کہ کسی ہندوستانی کے دل مین
عمدہ مغربی خیالات وحکایات کا جمانا بغیر اس کے کہ اسکی اپنے گھر کی اور وطن کی محبت
کی بیخ کنی نہ کی جائے نہایت مشکل ہے۔ یہ مشکل ہی اور ہوئی ہے اور ہمیشہ رہیگی اس سے
زیادہ کوئی غلطی نہین ہے کہ یہہ بات مانی جائے کہ انگلش پبلک اسکول کی تعلیم
سے یہہ مدعا ہے کہ لڑکے بالکل انگریزون کے لڑکے بنائے جائین اس کالج مین
اگر اس کے طلبہ اپنی قدیمی وضع کے تعصبات یا توہمات سے آزاد کئے جائین تو
مین خیال کرتا ہون کہ یہہ قیمت انکو بڑی گران دینی پڑیگی۔ میری آنکھون کے سامنے
جو ہندوستانی انگریز بنکر آئے وہ تو اس سے زیادہ دل فریب نظارہ نہین ہے کہ کوئی انگریز

کہ نوجوان رئیس امیر جو یہان تعلیم پائین وہ انگریزی زبان جانین انگلش مراسم سے انگلش لٹریچر سے انگلش سائنس سے انگلش کے طریقہ خیالات سے راست بازی اور خود رای اور عزت کے انگلش معیار سے خوب آگاہ ہون بلکہ اسپر مین یہہ اور اضافہ کرتا ہون کہ انگلش مردانہ شکار بازی اور کھیلون کو بھی جانین لیکن ان سب باتون کے ساتھ وہ اپنی باتین بھی اس عالم کی رکھین جسین قسمت نے انکو رکھا ہے بغیر اسکے وہ احمق گنوار معلوم ہونگے انکو چاہئے کہ وہ اپنی رعایا کو جنپر وہ حکمران ہون اپنی روشن ضمیری سے نفعے پہنچائین اور ان مین نیک انتظام کرین اس سے زیادہ آگے ہم انپر کوئی دباؤ نہین ڈالتے ۔ وہ کنور یا کمار جب حکمران ہون تو انسے ہم یہہ چاہتے ہین کہ وہ انگریز رعیت پر نہین بلکہ ہندوستانی رعایا پر حکمرانی کرین کہ جس سے انکا رعب داب دباؤ رعایا پر ہو وہ اپنی ہستی کو اپنی رعایا کے ساتھ منصفانہ دکھائین ۔ یہہ ظاہر ہے کہ یہہ دکھلانا صرف انگلش نمونے پر نہین ہے بلکہ وہ مشرقی رسم و رواج کو مغربی پیمانہ کے موافق اختیار کرنے مین ہے جس سے انکو اپنی کامیابی کی امید ہو سکتی ہے بعض اوقات یہ خیال کیا جاتا ہے کہ چیفس (رؤسا) کا گروہ خاص استحقاق رکھتا ہے وہ ایسا گروہ نہین ہے ۔ قادر مطلق نے کوئی سند انکو ایسی نہین دی کہ وہ ہمیشہ کوئی کام نہ کیا کرین ۔ ریاست و ملک کوئی انکی خاص ملکیت نہین ہے اسکی آمدنیان انکی اپنی تھیلیون کے بھرنے کے لئے نہین ہین انکے ہونے سے یہ غرض ہے کہ وہ سانچے اور رہنما اور مشال اپنی رعایا کے لئے بنین ۔ انکا جینا انکی رعایا کے واسطے ہے رعایا کا جینا انکے واسطے نہین ہے ۔ وہ رئیس جسکے عیب نبلانے کے لئے رعایا انگشت نمائی کرے وہ رئیس نہین ہے اگر یہہ خیالات صحیح ہون تو پھر یہ بات صاف ظاہر ہے کہ کالج کے ذمے یہ کام بڑی جوابدہی کا ہے کہ وہ صرف آدمیون کا اسکول نہ ہو بلکہ مدبران ملکی کی تعلیم گاہ ہو وہ اپنے اعتماد کو بہت بری طرح کھوئے گا اگر اسکے طلبہ اپنا اعتماد اپنے اہل ملک مین برباد کرینگے ۔ بات یہہ ہے کہ گو انہون نے تعلیم مغربی نصاب مین پائی ہے مگر پھر بھی وہ ہندوستانی ہین انکو چاہئے کہ وہ اعتقادات مین اپنی احادیث مین اپنی رعایا کے ساتھ سچے ہون ۔

اسواسطے راج کمار کالج کے طلبہ و رؤساسے مین اپنی رخصت کے وقت کہتا ہون کہ
تم اپنے کالج کے نیک خواہ ہو اسکی نیکنامی کو باہر شہرت دو - یہہ دیکھو کہ تم اپنی ذات
سے لوگون کے سامنے اسکی داد دیتے ہو جب تم کو یہہ فخر حاصل ہو کہ تم کامل انگلش
جنٹل مین بن گئے تو تم اپنے ہندوستانی اشراف ہونیکو یا ہندوستانی شہزادگی
کو نہ بھولو تم پر جو تمہاری جنم بھوم کا حق ہے اسکو بزرگ تر اس زبان کے حق سے سمجھو جو
تم نے اختیار کی ہے - اور یاد رکھو کہ اگر تم کوئی کام قابل یادکرو تو تاریخ اسکو یاد کریگی
اس سبب سے کہ تمنے ایک اجنبی قوم کی عادات کو اختیار کیا ہے بلکہ اس وجہ سے کہ تمنے
اپنے اہل ملک کو فائدے پہنچائے ہین اگر مجھے یہہ احساس ہو کہ میری ضعیف تقریر نے
غالباً تم نوجوانون مین سے جنکے سامنے مین نے اسکو بیان کیا ہے کسی کو بیدار کیا
ہو اور وہ آیندہ اعلے درجہ کی جوابدہی کا کام اسکو ملا ہو اور اسکو زیادہ تیز اور تازہ
اپنے ادا رقرض کا خیال جواب تک نہین ہوا تھا پیدا ہوا ہو تو مجھے آج یہان آنے سے جو
خوشی ہوئی وہ دو چند بلکہ سوگنی ہو جائیگی -

## گیارہوین اصلاح پولس

برٹش گورنمنٹ کے کل سررشتون مین پولس کا انتظام زیادہ بدنام ہے مین پہلے اس سے کہ یہ
لکھون کہ لارڈ کرزن نے اسکی برائیون اور بدنامی کو دور کرنے مین کیا کوشش کی شہنشاہ اکبر اور
برٹش گورنمنٹ کے انتظامات پولس کا مقابلہ کرکے لکھتا ہون تاکہ معلوم ہو کہ پولس نے اس سے
آگے ترقی کی ہے یا نہین -

اکبر کے عہد مین کوتوال یعنی پولس افسر دلیر و کاروان چابک دست بردبار شکل فہم نیک سگال مقرر
ہوتا تھا اب یورپین افسر پولس اس سبب سے اکثر کاروان نہین ہوتا کہ وہ ہماری
زبان مین خام اور ملک کی رسم وراہ سے ناواقف ہوتا ہے اور ہندوستانی افسر پولس اکثر
نیک سگال نہین ہوتا باقی اور صفات مذکورہ پولس افسرون مین ہوتی ہین - پولس افسر کی شب گردی
اور بیداری سے اور لوگ آسائش سے سوتے تھے اور بدگو ہر وبدمعاش ناپیدا ہوتے تھے

(یہہ دونو باتین اب بھی ہین) پولس افسر آباد گھرون اور راہون کو لکھتا تھا اور گھر والون سے آپس مین یاری کا پیمان لیتا تھا اور ان سے شادی و غمی مین ایک دوسرے کی ساتھ شریک ہوکے قرارداد ٹھیراتا تھا (اب ان دونو باتون سے پولس افسر کو سروکار نہین اس سبب سے جس شخص کے گھر مین چوری ہوتی ہے ......... وہ تو چور اور چوری کے مال کی گرفتاری مین کوشش کرتا ہے باقی اور اہل محلہ سیر دیکھتے رہتے ہین اور ہمسایہ کی چوری کو انصاف سمجھتے ہین) پولس افسر چند گھرون کو ملاکر ایک محلہ مقرر کرتا تھا اور ان مین کسی بزرگ کو میر محلہ اور میر محلہ سے سر بمہر روزنامچہ لکھاتا تھا جسمین وہ آنے جانے والون کا اور اور واقعات کا حال لکھتا (اب پولس افسر یہہ کام نہین کرتا گورنمنٹ کی طرف سے اسکا کرنا فضول سمجھا جاتا ہے) پولس افسر ایک جاسوس مقرر کرتا جو اہل محلہ کا آشنا اور غیر ہوتا اور ہمیشہ جو وہ رپورٹین کرتا ان مین غور و خوض کرتا (اب بھی پولس مخبرون کو رکھتا ہے اور ایک سیکرٹ (مخفی) پولس ہوتا ہے جو جاسوسی کرتا ہے) پولس افسر ایک سراے جدا بناتا اور جو ناشناسا وارد ہوتے انکو اس مین اتارتا اور مردم شناس آدمیون سے انکو پرکھواتا (اب پولس یہہ کام نہین کرتا) کوتوال طرح طرح کے آدمیون کی دخل و خرچ مین باریک بینی کرتا اور بنک ذاتی کو بیکار بناکے کاوش سے انتظام کرتا (اب پولس افسر یہہ کام نہین کرتا۔ اس کام کے کرنے مین فی الحال کچھ فائدہ بھی نہین) پولس افسر پیشہ ورون کے ہر گروہ مین ایک شخص کو سرگروہ یعنی چودھری مقرر کرتا اور ایک دلال مقرر کرتا جسکی معرفت خرید و فروخت کا حال دریافت کرتا اور روزنامچہ مین لکھ کر اور مہر لگا کر بھیجتا (اب پولس یہہ کام نہین کرتا مگر بعض اجناس کے بھاؤ سے چودھری جنکو لوگ اپنے آپ مقرر کرتے ہین سرکار کو تحصیل مین اطلاع دیتے ہین) پولس افسر کو چون کی فراخی مین کوشش کرتا اور انکو سربند کرتا اور آلائش سے پاک صاف رکھتا (اب یہہ کام پولس نہین کرتا میونسپل کمیٹی انکو کرتی ہے) پولس افسر جب تھوڑی رات گذرتی تو آدمیونکا آنا جانا بند کرتا اور اپنی ہنرمندی سے بیکارون کو اپنے گھرون مین بٹھاتا (اب پولس یہہ کام نہین کرتا۔ ساری رات لوگ پھرتے ہین بیکارون کو وہ گھر مین نہین بٹھاتا

مگر جو بڑے بدمعاش مشہور ہوتے ہین انکو دیکھ لیتا ہے کہ وہ رات کو گھر مین موجود ہین
یا نہین) پولس افسر جو پہلے ظلم ہوتے تھے انکو دور کرتا اور کسی شخص کو دوسرے شخص کے
گھر مین زبردستی سے نہین گھسنے دیتا اور دزد اور دزدیدہ کو گرفتار کرتا نہین اپنے
عہدہ سے برخاست ہوتا (اب بھی پولس ان کامون کو کرتا ہے لیکن چور اور چوری
کے مال کے نہ پکڑے جانے سے موقوف نہین ہوتا اس سزا کے سبب سے پولس
اپنی نوکری کے لئے جھوٹے مقدمے بہت بناتا ہے اور بیگناہون کو پھانستا ہے اس سزا کا
نہ ملنا اچھا ہے پولس کوئی علم غیب تھوڑی پڑھا ہوا ہے کہ چور اور چوری کو ضرور پکڑ ہی لے
ہان اگر وہ انکی تفتیش مین کاہلی کرتا ہے تو سزا کا مستحق ہے) باج وتمغا ہر صوبہ مین ایک
جگہہ لیا جاتا تھا اسلئے پولس افسر کسی شخص کو جس پاس ہتھیار و ہاتھی گھوڑے گاو وشترو
گوسفند وقماش نہ ہوتے باج ستانی کے پاس نہین آنے دیتا (اب اس کام کی ضرورت
ہی نہین رہی) پولس پہلے قدیمی سکون کو گلانے کے لئے گداز گاہ مین بھیجدیتا
اور انکی قیمت خزانہ سے غیر مشکوک کی قیمت کے موافق منگالیتا (اب پولس جعلی سکون کو
تو پکڑتا ہے مگر سوا اسکے اور کام نہین کرتا) پولس افسر بادشاہی زروسیم کے سکون کے
نرخ مین فرق نہین آنے دیتا اور وہ دست فرسود ہونے سے جتنے کم ہوتے اتنے
ہی قیمت کو بازیافت کرادیتا (اب پولس کو یہہ کام سپرد نہین) پولس افسر نرخ کی
ارزانی مین اپنی آگاہی کو کام مین لاتا۔ اور شہر سے باہر لوگون کو اجناس نہین خریدنے دیتا
اور تونگرون کو ضرورت سے زیادہ نہین مول لینے دیتا (اب تجارت آزاد ہے ان کامونکی
کرنے کی ضرورت نہین) پولس افسر اوزان ترازو کی نگہبانی کرتا اور سیر کو تیس دام کے
وزن سے کم نہین ہونے دیتا اور گز مین کمی اور افزونی نہین ہونے دیتا (پولس ان
کامون مین مجسٹریٹ کے حکم سے دست اندازی کرسکتا ہے خود نہین کرتا) پولس افسر
لوگون کو شراب بنانے اور پیمانہ کرنے اور خرید وفروخت کرنے سے باز رکھتا۔
اور مدہوش اندرونی سے کنارہ کرتا (اب پولس ان کامون مین بغیر مجسٹریٹ کے حکم کے
کوئی مداخلت خود نہین کرسکتا) پولس افسر ڈوبے ہوئے مال اور گم ہوئے مال کو پاتا

اور اسکا کوئی مالک نہین ملتا تو وہ اسکو نکلوا کر پاسبانی اسکی کرتا (اب بھی پولس یہہ کام کرتا
ہے) پولس دریا کے گھاٹون اور کنوؤن کو عورتون اور مردون کے لئے جدا جدا کرتا اور
کسی پاکیزہ روزگار کو رتھ چلانے کے لئے مقرر کرتا عورت کو گھوڑے پر سوار نہین ہونے
دیتا اور گائے بھینس اور گھوڑے اونٹ کو نہ ذبح ہونے دیتا (اب ان کامون کو پولس نہین
کرتا) پولس افسر بند کرنے کو اور بردہ فروشی کو روا نہ رکھتا اور زبردستی کسی عورت کو ستی
نہین ہونے دیتا اور سزاوار زیستی کو دار پر کھینچنے سی باز نہین رکھتا (یہہ سب کام پہلے سی
اب اچھی طرح کرتا ہے ان چیزون کا انتظام پہلے سے بدرجہا بہتر ہے ۔ بردہ فروشی اور
جبس بیجا اور ستی ہونا بڑے جرائم ہین) پولس افسر بارہ برس کی کم عمر کے لڑکے کا ختنہ نہین
ہونے دیتا اس عمر کے بعد آگے کو ختنہ کرانے کا اختیار رہوتا ۔ ملنگون اور قلندرون کو اور
ریاکاری کے دکاندارون کو باہر نکال دیتا یا انکو اپنے طریقہ سے باز رکھتا اور اس سے آگاہ
ہوتا کہ اس کے اندر ایزد پرست گوشہ نشین آزردہ نہ ہون اور بادیہ طلب کے برہنہ پا انکو
گزند نہ پہنچے ۔ قصاب وصیاد وغسال وکناس کے رہنے کے لئے جدا مکان تجویز کرتا ۔
سیاہ درون اور سنگ دلون سے آدمیون کو ملنے نہ دیتا اور جو شخص جلاد کے ساتھ کھانے
پینے مین شریک ہوتا اسکے ہاتھ کو آسیب کو پہنچاتا ۔ وہ گورستان کو شہر سے باہر مغرب رویہ
بناتا اور ارادت گزینون کو سوگواری مین کبود پوشی سے منع کرتا اور سرخ پوشی کی ہدایت کرتا
فروردین ماہ مین شرف تک اور کل آبان کے مہینے مین اور ماہ شمسی کے غرہ کے دن اور
سولھوین تاریخ کو اور الہی جشنون مین اور چاند سورج کے گرہنون مین تسلیخ سے منع کرتا شکاری
بعد عید ہوتی ہے ہر پہرہ پر نوبت بجواتا اور تقویم پارسی وہندی مین تاریخ الہی کو رواج
دلاتا اور ہندی مہینون کا آغاز شکل پکش سے کرتا (ان سب کامون کا پولس سے متعلق
کرنا فضول کام ہین اب پولس سے یہ کام متعلق نہین ہوسکتے)

گو اکبر کے پولس کے انتظام مین بہت سے فضول کام داخل تھے مگر بحیثیت مجموعی وہ برٹش
گورنمنٹ کے انتظام سے خوبیون مین کم نہ تھا ۔ برٹش گورنمنٹ کی انتظامات کی سفید چادر مین
پولس کے انتظام کا ایسا کالا دھبا لگا ہوا ہے کہ اسکے مٹانے مین گورنمنٹ ہرچند کوشش کرتی ہے

مگر کامیابی نہین ہوتی - ہمیشہ حکام والامقام اسکی شکایت ہی کرتے چلے آئے ہین فریڈرک
ہال لی ڈے نے جو تھوڑے دنون بعد اول لفٹنٹ گورنر بنگال ہوئے - پولس کی
ناہنجاری کی شکایت مین طول طویل کتابت کی ہے وہ لکھتے ہین کہ سچ یہہ ہے کہ
پولس کے افسران ماتحت کو تنخواہ بہت کم دی جاتی ہے جو انکو رشوہ ستانی پر مجبور کرتی
ہے مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ کے ماتحت تھانہ دار جسکو داروغہ بھی کہتے ہین) ہوتا ہے وہ
بڑا بااختیار ہوتا ہے اُسکا علاقہ دو تین سو مربع میل مین ہوتا ہے جسکے مرکز مین اسکا مقام
ہوتا ہے اسکی تنخواہ ماہوار پچیس تیس روپیہ ہوتی ہے اس تھانہ دار کے ماتحت محرر
ہوتا ہے جو گواہون کے اظہار اور لوگونکی زبانی بیانات کو لکھتا ہے اور تھانہ کے
دفتر کا محافظ ہوتا ہے - جب تھانہ دار غیر حاضر ہوتا ہے تو وہی تھانہ دار کے سارے
کام کرتا ہے تھانہ دار اسکو اپنی بجائے تحقیقات کے لئے بھیجتا ہے تو بھی وہ تھانہ دار کے
سارے کام کرتا ہے اسکی تنخواہ ماہوار آٹھ روپیہ ہوتی ہے - ایک جمعدار ہوتا ہے جو
اس قسم کے کام سوا تحریر کے تھانہ دار کی ہدایت کے موافق کرتا ہے اسکی تنخواہ بھی آٹھ
دس روپیہ ہوتی ہے تھانہ مین دس سے پچیس تک برقنداز چار چار پانچ پانچ روپے کی
ہوتے ہین - جب کام کی کثرت ہوتی ہے تو تھانہ داران ہی برقندازون کو تحقیقات کے
لئے بھیجدیتا ہے - ان سب کے ماتحت دہات کے چوکیدار ہوتے ہین - پھر وہ لکھتے ہین
کہ مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ جرائم کا تعدد کم ہوتا ہے مگر ہان ان مین تشدد کم ہوتا ہے
مثلاً ڈکیتی اضلاع زیرین بنگال مین ایسی ہے جیسے پہلے تھی خاص کلکتہ کے اس پاس
وہ زیادہ ہوگئی ہے مگر اس کے تشدد و جبر و تعدی مین کمی ہوگئی ہے -

غرض ایسی شکایتون کے مطالعہ سے اور روزانہ پولس کے ظلمون کے معلوم ہونے
سے لارڈ کرزن کو یقین ہوگیا کہ پولس بڑا ظالم و بددیانت ہے اسکی بُرائیونکی تحقیقات
بڑی موشگافی سے ہونی چاہئے جسکے واسطے انھون نے پولس کمیشن مقرر کیا جس کے
ممبر بڑے بڑے لایق آزمودہ کار افسر تھے - کمیشن کا دورہ ہنوز نہین شروع ہوا تھا
کہ ہر ضلع مین خاص کمیٹی مقرر ہوئی جسنے کوکل تحقیقات اور رپورٹین تیار کرلی تھین

اس طرح سے کمیشن کی تحقیقات کے لئے پیش خیمہ پہلے کھڑا ہو گیا تھا۔
کمیشن نے بالاتفاق دلیرانہ تحریرون مین اپنی اخلاقی جرأت کو دکھایا اور اپنی رپورٹ
مین پولس کے حالات لکھ کر اسکی برائیون کے دور کرنے کے لئے ایسی مدلل سفارشین
کین کہ گورنمنٹ نے انکو مان لیا۔ اس طول طویل رپورٹ کا مختصر خلاصہ یہہ ہے کہ
رپورٹ مین اول ہندوستان کی پولس کی تاریخ اکبر کے عہد سے لکھی اور پھر سر جان
وڈبرن صاحب لفٹنٹ گورنر بنگال کی چٹھی نقل کی جس مین لکھا تھا کہ بنگال مین
گورنمنٹ کے انتظام کی کسی فرع مین ترقی کی ایسی ضرورت نہین ہے جیسی کہ پولس مین۔
ہماری گورنمنٹ کے نظام کا کوئی حصہ ایسا نہین ہے جسکی عموماً دردانگیز عبرت خیز
شکایتین اسقدر کی جائین کہ جسقدر پولس کی ہوتی ہین۔ رعیت کی آسائش کے لئے اور
گورنمنٹ کی نیکنامی کے واسطے کسی چیز مین پولس کی برابر اصلاح کی ضرورت نہین ہے
برائی کی جڑ عملہ تحقیقات مین ہے کہ وہ بددیانت و بے ایمان اور ظالم ہوتا ہے۔
کمیشن جس پروونس مین گیا وہان اُسنے عہدہ دارون مثل مجسٹریٹون اور پولس افسرون
سے اور غیر عہدہ دارون سے بڑی دردانگیز اور دلشکن شکایتین پولس کی سُنین
اور عملہ تحقیقات سب انسپکٹر و ہیڈ کونسٹبل کا بددیانت اور ظالم ہونا سب جگہہ
سنا اس لئے کمیشن نے سر جان وڈبرن کی اس رائے کو تسلیم کیا کہ عملہ تحقیقات بددیانت
اور بے ایمان ظالم و جابر ہے۔ کنسٹبل کی رشوہ ستانی قابل برداشت نہین اسکو پولس کے
اختیارات ظلم اور استحصال بالجبر کے بہت موقعے دیتے ہین۔ شہر و قصبات کے آدمیونسے
اسکے بہت تعلقات ہوتے ہین ہر وقت وہ انکے پیچھے لگا رہتا ہے کنسٹبل کو چھ یا
سات روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے جسمین وردی وغیرہ کی قیمت کی منہائی ہوتی ہے
اس وجہ سے اسکو رشوہ ستانی کی بڑی ترغیب ہوتی ہے۔ گورنمنٹ کو چاہئے کہ کنسٹبلون
کی اس بددیانتی و جبر و تعدی کے انسداد کے واسطے ایسی تنخواہ دے کہ جس سے ان کا
اپنا اور انکے کنبے کا گذارہ ہو سکے تاکہ تنگی معاش رشوت ستانی کا عذر نہ ہو سکے اس
کم تنخواہ کے ملازم کو وہ خدمات سپرد ہوتی ہین جنکے بجالانے کی وہ لیاقت نہین رکھتا

دہات مین اسکی شکایتین بڑی سخت کی جاتی ہین کہ اہل پولس زدوکوب خوب کرتے ہین۔ مارنا پیٹنا گویا انہون نے اپنا ایک ضابطہ و دستور قرار دے لیا ہے۔ کنسٹبل کو دہات مین اکثر مقدمات کی تحقیقات کرنے کی اجازت دی جاتی ہے اور شہرون و قصبون مین وہ مضرت عام کے کامون مین مداخلت کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ اس بات کا دیکھنا کچھ مشکل نہین ہے کہ ان خدمات کا بجالانا ایسے عملہ کو حوالہ کرنا جسکو تھوڑی تنخواہ ملتی ہو ضرور رشوت ستانی اور استحصال بالجبر کرائیگا اور یہہ بُرائی اور بھی بڑھ جاتی ہے (ایک کریلا کڑوا دوسرے نیم چڑھا) جب کنسٹبل بہت کم تربیت یافتہ ہو اور وہ ان باتون پر ذرا توجہ نہ کرتا ہو کہ اسے مزاج کو اپنے قابو مین رکھنا ضرور ہے اور لوگون سے خوش اخلاقی اور نرمی و ادب سے ملنا چاہئے بے رحمی اور بے ضرورت سختی کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے اور اپنی خدمت کو بالکل ناجائز طور سے بجالانا چاہئے کہ جہانتک ممکن ہے وہ رعایا کو ناگوار خاطر نہ ہو۔ پولس کی عام ناپسندی کا یہہ سبب ہے کہ اکثر اس کے ملازم اکھڑ ہوتے ہین وہ آدمیون سے بُری طرح پیش آتے ہین اور ان کے ساتھ خراب برتاؤ کرتے ہین اسلئے رعیت پولس سے خوف کرتی ہے اور کوشش کرتی ہے کہ پولس سے کوئی سروکار اپنا نہ رکھے پولس کی آدمی اکثر درشت مزاج اور بدتربیت اور کم تنخواہ کے ہوتے ہین انکو یہہ اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ زمینداروں کے کامون کی مخبری کیا کرین۔ دور کے دہات مین مقدمات کی تحقیقات کیا کرین اور شہرون مین بھلے مانس جو مضرت عام کا کام کرین انکو گرفتار کر لیا کرین۔ غرض کمیشن کے سامنے بڑے زور شور سے وہ تکلیفین اور اذیتین بیان کی گئین جو وہ اپنے استحصال بالجبر اور ظلم و تعدی سے دیتا ہے۔

کمیشن نے پھر یہہ لکھا کہ پولس کی رشوۃ ستانی کی کیا کیا صورتین ہوتی ہین۔ پولیس سٹیشن کا کوئی مرحلہ طے نہین ہوتا کہ جس مین رشوت ستانی رونما نہ ہو۔ پولس افسر جو اپنی خدمت بجالاتا ہے اپنی حق الخدمت کا معاوضہ لوگون سے وصول کر لیتا ہے۔ بھینٹ یا تحفہ لیتا ہے۔ پولس مین جو مستغیث استغاثہ کی رپٹ (رپورٹ) لکھانی

جاتا ہے تو وہ پہلے اپنا نذرانہ رکھوا لیتا ہے جب رپورٹ لکھتا ہے۔ پولس افسر کو اہل مقدمہ اسلیئے رشوۃ دیتے ہین کہ وہ انکے مقدمہ مین بڑی توجہ کرے جب مقدمہ کی بہت سی روبکاریان ہوتی ہین تو پولس کو اور زیادہ رشوۃ بالجبر مل جاتی ہے جب کسی مقام مین پولس افسر تحقیقات کرنے جاتا ہے تو وہ صرف مستغیث ہی کے سر پر بار گران نہین ہوتا بلکہ اسکے گواہون پر اور اکثر کل گاؤن پر بعض اوقات کئی کئی دن تک لوگون کو وہ اپنے گرد گھیرے رہتا ہے۔ کبھی انکو اپنے ساتھ ایک مقام سے دوسرے مقام پر کبھی پولس اسٹیشن مین لے جاتا ہے کبھی مقام تحقیقات مین کئی کئی دن مقام کرکے خود مع اپنے ملازمون کے مستغیث کے سر کھاتا پیتا ہے جو وہ چاہتا ہے زبردستی لوگون کے منھ سے کہواتا ہے۔ جب وہ مقدمہ مین لوگون کو اپنی راے کے موافق نہین دیکھتا تو وہ انکو (خاصکر عورتون کو) دہمکاتا ہے کہ تمہارے لئے اچھا نہین ہوگا کبھی کمین اور ذلیل آدمیونکو ساتھ لیکر بھلے مانسون کے گھرون پر تلاشی مال کا بہانہ بنا کے چڑھ جاتا ہے کبھی بیگناہون کو سختی کے ساتھ حوالات مین رکھتا ہے ان سب آفات سے نجات جب تک حاصل نہین ہوتی کہ پولس کو نذرانہ اور تحفہ نقد نہ دیا جائے۔ بعض دفعہ اگر پولس افسر کو مقدمات مین خاطر خواہ رشوۃ مل جائے تو وہ انکو مخفی بھی کردیتا ہے غرض مقدمات بناتا بھی ہے اور چھپاتا بھی ہے۔

وہ فریقین مقدمہ اور ان کے گواہون سے بھینٹ لیتا ہے۔ وہ دکانداروں سی اور اوروں سے ناجائز رشوت اس بات کی لیتا ہے کہ اسنے انکی خدمت کی ہی یا آزار رسان مخبری وجاسوسی نہین کی جو مقدمات زمین - وبانی فصل کے جھگڑون کے ہوتے ہین انہین پولس افسر خوب رشوۃ کا روپیہ لیتا ہے جیسے بنگال مین وہان بڑے بڑے دریاؤن کی دھارون کے مقامات بدلنے کے سبب سے کچھارو جور زمینون مین دنگہ وفساد ہوتے ہین وہان لوگون پر پولس اپنی بڑی لکدکوب کرتا ہے اور اپنی مٹھیان گرم کرتا ہے وہ مویشی کے کانجی ہوسون کی بابت گھوس لیتا ہے۔ بعض اوقات فریقین مقدمہ بخوشی اسکو رشوۃ دیتے ہیں

کہ وہ کسی فریق کا جانب دار اور مددگار نہ ہو یا ایک فریق زیادہ اسکا منھ بھرتا ہے کہ
وہ اسکی طرف ہو جائے۔ انسپکٹر بہ نسبت اپنے ماتحت عملہ کے بددیانت کم ہوتا
ہے مگر اسکی شہرت ایسی بُری ہوتی ہے کہ اشراف یہہ نہین چاہتے کہ اُن کے
بیٹے براہ راست اس عہدہ کو قبول کرلین۔
کمیشن نے لکھا کہ سپرنٹنڈنٹون کی جماعت رشوۃ نہین لیتی مگر دیسی زبان سے
سپرنٹنڈنٹ کم واقف ہوتے ہین وہ ہندوستانی آدمیون سے ملتے جلتے نہین
خاصکر معزز جماعتون سے وہ پبلک اوپی نین (جمہوری راے) کا کافی پاس و
لحاظ نہین کرتے اسلیئے وہ اپنی خدمات کی ضروری باتون کے دریافت مین قاصر
رہنے مین کمیشن کو یہہ بھی دریافت ہوا کہ خزانہ کی خست نے پولس کی موثر کارگر
ہونے مین کمی پیدا کی ہے اسنے یہہ بھی صاف صاف بیان کیا کہ اسوقت تک پولس کے
لئے کوئی اصلاح ممکن نہین ہے کہ اس مین کوئی اصلی تبدیلی ایسی نہ ہو کہ جس سے
اہل پولس کی جماعت کا درجہ و پایہ بلند نہ ہو اور اسکی لیاقت و قابلیت اور تنخواہ مین
افزائش نہ ہو اسنے یہہ راے بھی ظاہر کی کہ پولس کے کامون کے لئے جو یورپین
ہندوستان مین تعلیم پاتے ہین وہ لیاقت مین ان یورپین سے کم ہوتے ہین
جو ولایت سے آتے مین۔ یہہ بھی بیان کیا کہ ہماری عام راے اسپر متفق ہے کہ فی الحال جو
ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ہین وہ پولس کے کامون کو اچھی طرح جبتک سرانجام نہین دیسکتے
کہ وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ماتحت و محکوم نہ ہون۔ اس راے سے مہاراجہ دربھنگہ
ممبر متفق نہ تھے۔ کمیشن نے اصلاح پولس کے ہر پہلو کی تحقیقات بڑی موشگافی اور جانفشانی
سے کرکے جو سفارشین کین انکا خلاصہ یہہ ہے۔
(ا) ہسلیح پولس ان عہدہ دارون اور ملازمون پر مشتمل ہو (ا) انگلستان مین یورپین
سروس (ملازمت) کے خالی عہدون کے معمور کرنے کے لئے انتخاب ہوا کرے
(ب) ہندوستان مین پروونشل سروس کے خالی عہدون کے معمور کرنے
کے واسطے انتخاب ہوا کرے (ج) ایک اعلے ماتحت سروس مین انسپکٹر اور

سب انسپکٹر ہون (د) ادنے ماتحت سروس مین ہیڈ کنسٹبل و کنسٹبل ہون
(۲) سپرنٹنڈنٹون کے ہونے کے لئے خاص تعداد پرونشل سروس کے ممبرون کی
لئے رکھ لی جائے

(۳) پرونشل سول سروس کے متشابہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹون کا ایک گریڈ (درجہ) مقرر کیا
جائے اور ان افسرون کا درجہ اور مرتبہ ایسا ہی ہو جیسا کہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹون کا ہوتا ہی
(۴) پرونشل سروس مین جو عہدے خالی ہون ان مین سے نصف پر انسپکٹرونکو
ترقی دی جائے جنکا انتخاب نہایت احتیاط سے ہو اور دوسرے نصف حصہ کے معمور
کرنے کے لئے ان ہندوستانیون کا انتخاب ہو جنہون نے روے نیو - جوڈیشل
پولس مین اپنی لیاقت نمایان کی ہو یا کوئی ہندوستانی افسر جو بالفعل پرونشل سروس
مین ہو (۵) انسپکٹرون کے جو عہدے خالی ہون اپر سب انسپکٹر منتخب ہو کر
مقرر کئے جائین اور ان مین سے ۲۰ فیصدی کا تقرر گورنمنٹ اپنے اختیار مین رکھے جنپر
وہ براہ راست آدمیون کو مقرر کردے اور ان آدمیون کو پولس کے کورس کی تعلیم
کے لئے پرونشل ٹرینینگ اسکولون مین بھیجدے -

(۶) یوروپین سروس کے لئے انگلنڈ مین مقابلہ کا امتحان ان ہی شرائط کے ساتھ
ہوا کرے جو بالفعل ہین مگر امیدوارون کی عمر کی قید ۱۸ برس سے ۲۰ برس تک ہو
(۷) اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو پولس رپورٹ کرے کہ کسی مقدمہ مین ناانصافی ہوئی
ہے یا غالباً ہونے والی ہے اگر اس مین اپنی مداخلت کرنے کی وجہ اسکو معلوم ہو
تو قانون کے موافق کھلی کچہری مین اسکی روبکاری کرے -

(۸) دیہاتی پولس کی خدمات کی جوابدہی جو گاؤن کے نمبردار یا ذیلدار کے ذمے
ہے وہ مقبول سمجھی جائے اور ہر پرونس مین اسکے اجرا پر زور دیا جائے اور دیہاتی
چوکیدار گاؤن کے نمبردارون کا نوکر سمجھا جائے آئینی پولس کا نہین -

(۹) دیہات کے نمبردارون کی نگرانی اور ماتحتی کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر کے سپرد کی جائے -

(۱۰) پولس سٹیشن مین جو دیہاتی چوکیدار باقاعدہ اوقات معینہ پر حاضر ہوتے ہین انکی حاضری کی ضرورت نہ سمجھی جائے اور نہ ان سے اسکی درخواست کی جائے۔

(۱۱) بدمعاشی کے مقدمات کی تحقیقات ہمیشہ اسی گاؤن مین کی جائے جس مین بدمعاش کی بدمعاشی کرنے کی اطلاع ہوئی ہے۔

(۱۲) ہر پروونس مین جرائم کی تحقیقات کا ایک محکمہ اس غرض سے مقرر کیا جائے کہ وہ جرائم منتظمہ پر ہر طرح سے مطلع ہوکرین۔

(۱۳) ہر پروونس یا حصہ پروونس مین کنسٹبل کی تنخواہ کم از کم ایسی مقرر کی جائے کہ جس سے اس مطلوبہ جماعت کے آدمیون کا گذارہ ہوسکے کسی پروونس مین یہہ تنخواہ آٹھ روپے سے کم نہ ہو اور برہما مین بارہ روپیہ ہو۔

(۱۴) پولس ڈپارٹمنٹ مین ہر گریڈ کا وظیفہ مقرر ہوجسکا ایک اسکیل (پیمانہ) کے موافق اضافہ ہوتا رہے۔ گورنمنٹ نے کمیشن کی اس رپورٹ کا رویو کرکے یہہ رزولیوشن پاس کیا اس رزولیوشن مین رپورٹ کی نسبت لکھا ہے کہ کمیشن نے سوا بلوچستان کے ہندوستان کے کل مقامات مین دورہ کیا۔ ۵۰ جلاس اسنے کئے اور ۶۸۳ تحریری اور ۲۷۹ زبانی شہادتین لین۔ رپورٹ قابل تعریف۔ مختصر ہی مگر واضح اور مکمل جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر مسئلہ کی کسقدر تشریح کے ساتھ چھان بین کی گئی ہے اور کسقدر ممبران کمیشن متفق الرائے ہین۔ البتہ مہاراجہ صاحب دربھنگہ کا اگزیکیوٹو اور جوڈیشل اختیارات کے تقسیم کے باب مین ایک نوٹ ہے۔ کمیشن کے گورنمنٹ کے سامنے نہایت قابلیت کے ساتھ ان آرام اور مشکل مسائل کا حل پیش کیا ہے جن کے حل ہونے کی ضرورت اور فکر عرصہ سے تھی۔ کمیشن کی رپورٹ پر کل گورنمنٹین اتفاق کرتی ہین۔ دوسری فصل مین پولیس کے متعلق عام خیالات اور اعتقادات کا ذکر بہت فصاحت اور آزادی کے ساتھ لکھا ہے۔ اس فصل کا آغاز سر جان ووڈبرن مرحوم کے اس مقولہ سے شروع ہوتا ہے کہ انسپکٹرون اور ڈپٹی انسپکٹرون کا عملہ بددیانت اور ظالم ہے اس رائے سے کمیشن کامل اتفاق کرتی ہے۔ ہندوستانی ملازمین پولس کو وہ بہت

قصوروار اور ملزم ٹھیراتی ہے۔ رپورٹ مین بتایا ہے کہ پولس کنسٹبل تفتیش مقدمہ
مین اور معمولی کاروبار مین کئی طرح دہوکا دیتا ہے اور ڈراتا اور دھمکاتا ہے۔
خصوصاً معززین کو ستاتا ہے۔ ہر مقدمہ مین ہیڈ کنسٹبل اور سب انسپکٹر ہزارون
روپے کما لیتے ہین اور اپنی خدمت کے ادا کرنے مین پبلک سے رشوت لیتے ہین
مقدمات بناتے ہین اور پولس اپنے حسب منشا شہادت و ثبوت زبردستی لوگون سے
حاصل کرتا ہے انسپکٹر اسقدر بدنام مشہور ہین کہ شرفاء اپنے بیٹون کو پولس کی ملازمت
مین داخل کرانے سے احتراز کرتے ہین۔ پولس سپرنٹنڈنٹ اکثر ایماندار ہوتے ہین
بعض ہی بے ایمان ہوتے ہین مگر انکو دیسی زبان اور ہندوستانی زندگی سے
صحیح اور پوری واقفیت نہین ہوتی اور نہ وہ ہندوستانیون سے خاصکر معززین
سے رسم و ارتباط رکھتے ہین اور نہ اپنے فرائض کی کماحقہ اہمیت سمجھتے ہین۔
پولس کی حالت کی تصویر صاف و روشن ہے مگر اسکے دیکھنے مین ان باتون کا
خیال کرنا مناسب ہے کہ رپورٹ کی دوسری فصل شہادتون کا خلاصہ ہے اور
پبلک خیالات اور اعتقادات کا اظہار ہے نہ کہ اسکے تسلیم کرنے کا اقرار اس لئے
کمیشن کی ذاتی رائے کو ۳۰ پیرگراف سے اخذ کرنا چاہئے جہان یہہ کھولکر بیان
کردیا گیا ہے کہ پولس مین برائیان ہین مگر پھر بھی پولس جرائم کی تفتیش اور ملزمون کی
گرفتاری مین مدد دیتا ہے اور اس کے محکمہ کی حالت مین عام ترقی ہورہی ہے
پولس سے جو برائیان منسوب کی گئی ہین ان پر پبلک مین سب کا اتفاق نہین ہے
اور جن خرابیون کی شکایت کی جاتی ہے وہ بہت کچھ پبلک کی نالائقی کی وجہ سے اور
پولس والون کی قلیل تنخواہون کی وجہ سے ہین۔ پولس پر جو الزامات لگائے جاتے
ان مین اور بہت سی باتین قابل غور اور توجہ مین اس بات کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ
اس محکمہ پر ابھی تک انگریزی تعلیم کا اثر نہین پڑا ہے جسنے ریونیو اور جوڈیشل صیغہ جات
کی ملازمت کو بہت کچھ سنوار دیا ہے۔ پولس کی حالت قدیم دیسی حالت کے موافق
ہے اور علے ہذا پولس کے متعلق موجودہ خیالات قدیم سے چلے آتے ہین اگر آج

آئی ڈیل (کامل) پولس بھی ہندوستان مین موجود کر دیا جائے تو اسکے متعلق بھی عام خیال ایک عرصہ تک وہی رہیگا - بہے یوروپین عہدہ دار انمین اکثر سرکاری ملازم قابل تعریف ہین اور اگر کچھ ایسی بھی ہین جنپر رپورٹ کی راے کا اطلاق ہوسکتا ہے تو اسکی بابت یہہ کہا جا سکتا ہے کہ اسکی وجہ انتخاب ملازمین کا قدیم طریقہ ہے جسمین نوعمر لوگ ملازم کئے جاتے تھے - لارڈ لینڈ ڈون کی گورنمنٹ نے جو اصلاحین کین ہین اسکے بعد کوئی ضرورت باقی نہین رہی کہ کمیشن کے بیان پر اصلاح کی ضرورت سمجھی جائے - اسلئے کمیشن کی راے ان ہی لوگون کی نسبت ہے جو قدیم طریقہ انتخاب کے ذریعہ سے ملازم ہوئے تھے بہت سے پرانے پولس افسر بھی ملکی حالات سے کامل واقفیت حاصل کرنیسے اور اعلے خدمات کی وجہ سے امتیاز حاصل کر چکے ہین - پولس کے کام مین جسقدر محنت و ہوشیاری دماغی قوت اور خاص قابلیت کی ضرورت ہے اس کے لحاظ سے دونو ہندوستانی اور یوروپین عہدہ دارون کو تنخواہ کم ملتی ہے اور یہی تنخواہ کی کمی اصلاح مین بہت کچھ ہارج رہی ہے ممکن ہے کہ پولس کی خوبیان بیان کی گئی ہین وہ بعض صورتون اور حالتون مین اور بعض شخصون کی بابت بالکل درست ہون - مگر یہہ صحیح ہے کہ ان سب باتون کو یکجا جمع کرنے اور کل محکمہ پر عائد کرنے سے محکمہ کی اصلی حالت کا اندازہ نہین ہوسکتا - بیان مین مبالغہ ہو جاتا ہے اور پولس کی عمدہ خدمات پر پردہ پڑ جاتا ہے - اس بات کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے کہ رشوۃ کا لینا اور دینا ابھی تک ہندوستانیون مین ایک معمولی بات سمجھی جاتی ہے اور ایسا ہوتا چلا آیا ہے شکایت اس صورت مین ہوتی ہے جب دستور سے زیادہ حاصل کیا جاتا ہے - اس محکمہ کے چھوٹے درجہ کے افسر دیگر محکمہ جات کے چھوٹے درجہ کے افسرون سے صرف اسقدر زیادہ قابل الزام ہین جسقدر انکو حصول زر کے مواقع زیادہ ہین - مگر اس حصہ رپورٹ کی بابت خواہ کوئی راے قائم کی جائے - خواہ اسکو یہہ سکھایا جائے کہ وہ پبلک کے خیال کا زینہ ہی خواہ یہہ مانا جائے کہ کمیشن کے غور اور تحقیق کا نتیجہ ہے گورنر جنرل مع کونسل کو اس کے

شائع کرنے مین کوئی عذر نہین ہے۔ جس محکمہ اور ملازمت کی عیب جوئی کی گئی ہے
وہ اس ملک کی ایجنسی ہے اور اسکی خرابیون کو بھی ہندوستانیون ہی نے سب سے
زیادہ بتایا ہے اور جو تصویر پیش کی گئی ہے اس سے ہندوستان مین حکومت
کی مشکلات کا اندازہ ہوسکتا ہے اور وہ مشکلات ان ذرائع حکومت کی وجہ سے
ہین جسکو کام مین لانا ضروری ہے۔ مگر ۱۸۶۰ء کے بعد سے جب پولس کمیشن نے مدراس
کے مظالم کا حال دکھایا تھا اسوقت تک بہت ترقی پولس کی حالت مین معلوم ہوئی
ہے۔ کمیشن پر قومی تعصبات کا بھی الزام نہین لگایا جاسکتا کیونکہ کمیشن نے جو الزامات
قرار دیے ہین وہ کسی قوم سے مخصوص نہین کئے ہین۔ اور اسلیئے بھی کہ زائد خرچ کی تجویز
سب کے واسطے ہے بلکہ ہندوستانیون کے ۶ حصے ہین تو یوروپین کے واسطے
ایک حصہ ہے جیسا کہ پولس کمیشن نے اپنی رپورٹ مین بیان کیا ہے۔ سر روبرٹ پیل کی
اصلاحون سے پیشتر انگلستان مین بھی پولس کے انتظام کی کچھ ایسی ہی حالت تھی۔
دیہاتی پولس کے متعلق گورنمنٹ نے تمام لوکل گورنمنٹون سے درخواست کی ہے کہ اپنے
اپنے صوبے مین دیہاتی انتظام پر بغور نظر ثانی کرین مگر اس بات کا لحاظ کرکے دیہاتی انتظام
کو اگر ممکن ہو تو جرائم کے روکنے اور جرائم کی رپورٹ کرنے مین زیادہ مفید بنائین اور اُس
انتظام کو کمزور ہونے سے محفوظ رکھین۔ ظاہر بہتر طریقہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ دیہاتی نمبرداران
و زمینداروں کو زیادہ اختیارات دیے جائین اور ان کے رتبہ اور وجاہت مین
افزائش کی جائے اور وہ حد النہایے فوجداری کو خفیف مقدمات کے بارے بچاسکین
یہہ مسئلہ زمینداری اور دیہاتی اورگی نی زیشن (انتظام) سے اسقدر وابستہ ہے کہ غالباً
ہر صوبہ مین اسکے لئے علیحدہ قانون کی ضرورت ہے +
عام طور پر آئینی پولس کے لئے مقامی انتخاب پسند کیا جاتا ہے۔ لیکن بنگال اور
سنٹرل پرووِنس اس سے مستثنے ہین برہما کے سوا کنسٹبلون کی تنخواہ لوکل گورنمنٹیں
مقرر کرینگی اور خاص مقامات کے خاص الاونس بھی وہی تجویز کرینگی۔ کمیشن نے
کنسٹبلون کی تعداد بڑھائی ہے اور انکی تنخواہ مین ۴۴ لاکھ روپیہ کے خرچ کا اضافہ تجویز

تجویز کیا ہے ترمیم کے بعد ۳۱ لاکھ ۳۹ ہزار روپیہ زائد خرچ منظور ہوا ہے جس مین سے
۲۰ لاکھ روپیہ صرف تنخواہون کے اضافہ مین خرچ ہوگا۔ گورنمنٹ انڈیا نے یہہ امر طے کیا ہے
کہ وہ لوکل گورنمنٹین جو کنسٹبلون کی تنخواہ کے سات روپیہ ماہوار کی شرح کو کافی اور
مناسب سمجھتی ہین اس شرح کو قائم رکھین اور آٹھ روپیہ ماہوار کی شرح عام نہ کردی جائے۔
ہین اور دلش سترہ سال کی پسندیدہ خدمت بعد ہر دفعہ ایک روپیہ ماہوار تنخواہ مین
اضافہ کیا جائیگا اور ان کنسٹبلون کو وردی مفت دی جائیگی مگر نیک چلنی کا صلہ
(الاونس انہین ملیگا۔ ہیڈ کنسٹبلون کی تنخواہ پندرہ روپیہ سترہ روپیہ آٹھ آنے
اور انتہا درجہ بیس روپیہ ہوگی۔ البتہ برہما مین ۵ روپیہ زائد ہوگی۔ سب انسپکٹرون کی
تعداد اسوقت ۵۰۰۰ ہے مگر اب ۹۹۰۰ کردی جائیگی اور انکی تنخواہ ۴۰ روپیہ ماہوار سے
۱۰۰ روپیہ تک ہوگی اور تنخواہ کے ۵ گریڈ ہونگے۔ انسپکٹرون کی تنخواہ کے تین گریڈ ہونگے
اور ۱۵۰ سے ۲۰۰ تک اور خاص صورتون مین ۲۵۰ تک وہ ہونگے۔ صوبہ متحدہ آگرہ
و اودھ مین انسپکٹرون کو خاص الاونس ملتا ہے وہ برقرار رکھا جائیگا۔
لوکل گورنمنٹون مین یورپین عہدہ دارون کے متعلق بہت اختلاف آراء ہے۔
سکرٹری آف سٹیٹ نے کمیشن کے اس خیال سے اتفاق نہین کیا کہ پولس کی ضرورتون
کے لئے وہ یوروپین کم قابلیت رکھتے ہین جنکو ہندوستان مین تعلیم ملی ہو اور یہہ
خیال ظاہر کیا ہے کہ ان یوروپینون کو پولس کے کام مین برابر لیا جائیگا۔
اس لئے یہہ تصفیہ ہوا ہے کہ ان لوگون کی بابت لوکل گورنمنٹین سفارش کرین اور گورنر
جنرل منظوری دے۔ مگر یہہ شرط ضروری ہوگی کہ جس امیدوار کی سفارش کی گئی ہے اسنے
مناسب درجہ تک تعلیم حاصل کی ہے۔ پروبیشنری اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹون کی تعلیم
انگلستان مین ہوا کریگی۔ جسوقت وہ ملازمت کے قابل قرار دئے جائینگے ہندوستان
مین بھیجدئے جائینگے اور یہان کم ازکم اٹھارہ ماہ تک ضرور کام سیکھینگے۔ ان کی تنخواہ
تین سو چار سو پانچ سو ماہوار کی شرح سے ہوگی۔ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹون کی تنخواہ
سات سو آٹھ سو ایک ہزار اور بارہ سو کی شرح سے ہوگی لفٹننٹ گورنر برہما کی

تجویز ہے کہ برہما مین ان عہدہ دارون کی تنخواہ معمولی شرح سے ۵۰ روپیہ زیادہ ہو مگر گورنمنٹ بغیر کافی ثبوت ضرورت کے یہہ تجویز منظور نہین کر سکتی۔
تمام لوکل گورنمنٹین اس بات پر متفق ہین کہ ایک پروونشل پولس سروس قائم کی جائے اور اس مین شروع سے آخر تک سب ہندوستانی ہون اور انکا عہدہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کا عہدہ ہو۔ انکی تنخواہ بشرح ۲۵۰ و ۳۰۰ و ۴۰۰ و ۵۰۰ روپیہ ماہوار ہوگی گورنر جنرل مع کونسل کو امید ہے کہ اس خدمت کے لئے لائق اور عمدہ آدمی دستیاب ہونگے اور ان کے ذریعہ سے تعلیم یافتہ ہندوستانیون کی ہمدردی پولس کے ساتھہ ہو جائیگی اور ان ہی مین سے بعض ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بھی ہو سکینگے جنکی تنخواہ ۶۰۰ سے ۹۰۰ تک روپیہ ماہوار تک ہوگی۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرلون کی تنخواہ کے دو درجے ہونگے ۱۵۰۰ اور ۱۸۰۰ روپیہ ماہوار۔ بڑے پروونسون مین انسپکٹر جنرلون کی تنخواہ ڈہائی ہزار سے تین ہزار روپیہ ماہوار تک ہوگی۔ انکے انتخاب کا اختیار لوکل گورنمنٹون کو ہوگا وہ سول سروس مین سے انتخاب کرین گے یا محکمہ پولس مین سے یہہ ضرور ہے کہ مسلح اور غیر مسلح پولس کا امتیاز برقرار رکھا جائے بلکہ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ مسلح پولس کی تعداد بڑہادی جائے۔ مجسٹریٹ اور پولس کے اختیارات کے متعلق گورنمنٹ اس اصول کا قائم رکھنا ضروری سمجھتی ہے کہ چونکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع کا سب سے بڑا اکزیکٹو عہدہ دار ہے اور اسکا فرض ہے کہ ضلع کے امن اور اطمینان کا ذمہ وار ہو اس لئے پولس تمام وکمال اسکی ہدایت واختیار مین ہو۔ اور زیر حکم کمشنر وگورنمنٹ وہ مجاز ہو کہ قانون کے عمل اور امن امان قائم رکھنے کے لئے پولس سے جسطرح چاہے کام لے البتہ اسکو پولس کے اندرونی انتظام مین دخل دینا ضروری نہین ہے۔ اور اس حال مین کہ پولس مین بدنظمی ہو یا افسر پولس نظم قائم نہ رکھ سکتا ہو تو بیشک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو دخل دینا پڑیگا مگر صرف اسقدر کہ اس معاملہ کو افسر بالا تک پہنچا دوے۔ چونکہ تمام پروونسون کے آئین حکومت یکسان نہین ہین اس لئے بعض مقامات مین حاکم اضلاع کو زیادہ اختیارات

اسقدر حاصل ہین کہ اصل اصول مندرجہ بالامین مقصود نہین ہے مگراب قانون سب جگہہ ایک ہی سا ہونا چاہیئے اوراس شکایت کا موقع نہین ہونا چاہئے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ضرورت سے زیادہ اختیارات کو استعمال کیا یا پولس کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹون پولس کا اختیار محدود کردیا گیا اوراسکے ساتھ یہہ بھی ضرور ہے کہ پولس کے کاروبار پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی نگرانی حقیقی ہونی چاہئے اور ضلع کے فوجداری انتظام مین اس کے ذمہ دار کی بابت مطلق شبہ کی گنجائش نہ رہے۔ مدراس بمبئی کلکتہ اور رنگون مین کمشنر پولس کا صوبہ کے انسپکٹر جنرل سے تعلقات کا مسئلہ بالفعل تصفیہ کے لیئے ملتوی کردیا جاتا ہے مگر سٹی سپرنٹنڈنٹ کا موجودہ عہدہ منسوخ کیا جاتا ہے اوراس کے بدلے چھوٹے درجہ کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس مقرر ہونگے۔ یوروپین پولس کنسٹبلون کی تنخواہ بمبئی وکلکتہ اور رنگون مین ۹۰ سے ۱۳۰ روپیہ کے درمیان ہوگی اور مدراس مین ۸۰ اور ۱۱۰ روپیہ ماہوار کے درمیان۔

ریلوے پولس ہر پروونس ہر صوبہ کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولس کے تحت مین ہوگو جو پروونشل کریمنیل اور انوسٹی گیشن ڈپارٹمنٹ (تحقیقات کا صیغہ) کا افسر بالابھی ہوگا صوبہ متحدہ آگرہ اوراودھ۔ بنگال اور آسام کی دریائی پولس کے مسئلہ کا تصفیہ اسوقت نہین ہوگا مگر گورنمنٹ انڈیا نے بطور عارضی انتظام مین بعد تحقیقات تین ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹون اور ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ وچھ انسپکٹرون بیس سب انسپکٹرون ۴۳ ہیڈ کنسٹبلون اور ۳۴۲ کنسٹبلون کا تقرر دریائی پولس کے نظامون کے لئے منظور کیا ہے۔

اخراجات کے متعلق کمیشن نے قریب دس لاکھ پونڈ (ڈیڑھ کروڑ روپیہ) سالانہ زائد خرچ کی تجویز اور سفارش کی ہے۔

اس رقم مین بوجہ ترمیمون کے جواوپر بیان کی گئی ہین کسیقدر تخفیف ہوگی

گورنمنٹ یہہ تمام خرچ فوراً منظور نہین کرسکتی اور اگر کافی مالی وسائل بھی گورنمنٹ پاس موجود ہون تو اسقدر زائد خرچ کا ایک ہی وقت مین منظور کرنا ممکن نہین - بہرحال گورنمنٹ نے اس غرض سے کہ سب سے زیادہ اہم اور ضروری اصلاحون مین پیش قدمی کرنی چاہئے بالفعل ۵ لاکھ روپیہ مدراس ۱۰ لاکھ بمبئی ۵ لاکھ بنگال بارہ لاکھ صوبہ متحدہ اگرہ اودھ ۶½ لاکھ پنجاب ۵ لاکھ برہما ۵ لاکھ سنٹرل پروونس ۴ لاکھ برار ایک لاکھ آسام ۱½ لاکھ اور باقی چھوٹے چھوٹے مقامات مین ایک لاکھ جسں ترتیب سے منظور شدہ رقم کام مین لائی جائیگی اسکی تفصیل یہہ ہے کہ سب سے پہلے مسلح پولس پر صرف ہوگا - کیونکہ ملک مین انتظام و امن و امان قائم رکھنے کے لئے اور جدید فوجی تقسیم کے واسطے اس قسم کے پولس کی اصلاح کی ضرورت مقدم ہے - دوسرے نمبر پر کنسٹبلون کی تنخواہ مین اضافہ ہوگا - تیسرے سب انسپکٹرون اعلے عہدہ دارون کی تنخواہ مین اضافہ کا موقع اسوقت تک نہین ہوسکتا جب تک کافی فنڈ موجود نہ ہو اور غالباً سال روان مین کافی فنڈ کے مہیا کرنے کی سبیل نکالی جائیگی تمام یہہ انتظام کیا جائیگا کہ اعلے عہدہ دار جنکا انتخاب انگلستان سے ہوگا ان کے ہر درجہ کی تنخواہ مین اضافہ ایک ہی وقت مین تمام ہندوستان مین جاری ہوجائے گا نئے انتظام کی رو سے تمام یوروپین عہدہ دارون کی تنخواہ بڑھیگی مگر یہہ مسئلہ پھر غور طلب ہوجائے گا کہ آیا اسوقت جو ایکسچینج الیوانس دیدیا جاتا ہے وہ برقرار رکھا جائے یا نہین - گورنمنٹ آف انڈیا اس مسئلہ پر علیحدہ غور کرنا چاہتی ہے اور پھر سکرٹری آف سٹیٹ کو اپنی رائے سے مطلع کریگی - پولس کمیشن کی تجاویز متعلقہ انسداد جرائم رپورٹ و تفتیش بہت وسیع ہین اور مروجہ قانون مین اہم تغیر و تبدل کی ضرورت پیش کرتی ہین - گورنمنٹ نے ان تجاویز کو پھر کسی وقت غور کرنے اور تصفیہ کرنے کے لئے ملتوی کر دیا ہے - رپورٹ کی دسوین فصل مین کمیشن نے جو کچھ پولس کی امداد اور رپورٹ کے متعلق کہا ہے اس سے گورنمنٹ انڈیا کو فی الجملہ اتفاق ہے گورنمنٹ علیحدہ لوکل گورنمنٹون سے مشورہ طلب کریگی -

ملکی انتظام کی شاخون مین پولس کا محکمہ بلحاظ تاریخ وقدیم دستور سب سے زیادہ خراب
حالت مین ہے۔ پولس کی تاریخ یہہ ہے کہ شروع مین زمیندار آدمیون کی بے فائدہ
پلٹن رکھتے تھے تاکہ ان کی جاگیرون مین امن امان قائم رکھین اسلیئے قدیم برائیون کا
اثر اسوقت تک چھوٹے درجہ کے کنسٹبلون کے اخلاق و عادت پر موجود ہے اگرچہ بہ قدر ان
کی تعریف مین نہین گو اسکی شہرت موجودہ کنسٹبلون کو وراثتاً ملی ہے۔ برٹش حکومت
مین ہندوستانی پولس کی تاریخ مین ایک مسلسل کوشش اس امر کی ہے کہ بہتر چال
چلن اور زیادہ ہوشیاری اور دیانت داری اس محکمہ مین پیدا کی جائے اور پولس کی
عام حالت تنخواہون کے اضافہ اور ترقی کے بہتر مواقع پیدا کرنے سے درست
کی جائے۔ تازہ ترین کوشش کی مثال یہہ پولس کمیشن ہے جسکی رپورٹ زیر نظر ہے
اور جو تین سال ہوئے مقرر کیا گیا تھا کمیشن کی مجوزہ اصلاحین پولس کے ہر درجہ پر
حاوی ہین اور نظم پولس کی کوئی تفصیل نہین چھوڑی گئی ہے اور اس کمیشن نے
ایک ایسے وسیع پیمانہ پر کام کیا ہے جسکا امکان گمان مین نہ تھا۔ خزانہ کی موجودہ
عمدہ حالت کی وجہ سے گورنمنٹ نے معتدبہ حصہ فوراً منظور کرلیا ہے ابھی تمام
تجاویز کی تعمیل مین بہت عرصہ لگے گا اور اس سے بھی زیادہ عرصہ تجاویز کے اغراض کے
حصول مین لگے گا۔ پولس کی درستی دراصل ملک کی کریمنیل (جرمی) انتظام کی درستی
ہے مگر کامیابی و مقصد نہ صرف پولس کے بہتر انتظام پر منحصر ہے بلکہ زیادہ تر پبلک کی
عقل و فراست و تمیز اور انکے اخلاق و عادات کی درستی عوام کے فائدہ کے خیال
اور ترقی پر منحصر ہے جسقدر عوام کا پبلک اخلاق اور کومن سنس ترقی کریگا اسی قدر گورنر جنرل
مع کونسل کو امید ہے کہ سوسائٹی کے مختلف درجون کو ان اصلاحی تدابیر سے فائدہ
پہنچیگا جنکی بسم اللہ کی گئی ہے۔ ہم نے اوپر کمیشن کی دریافت کی ہوئی باتون کو اور
انکی سفارشون کو اور گورنمنٹ کے رزولیوشن جو ابتک پاس ہوا یہہ سب باتین لکھدین
ہین زمانہ آئندہ بتائیگا کہ ان سب کا نتیجہ کیا برا بھلا ہوگا مگر ایک نیک رائے منصف
مزاج بے غرض انکا مطالعہ کرکے اس مین کچھ شبہ نہین کریگا کہ لارڈ کرزن نے اپنی

نیک نیتی اور بلند ہمتی اور والا نہمتی سے اصلاح پولس کے سوال حل کرنے مین ایسی
سعی کی ہے کہ اسکا ہندوستان کو ممنون منت واحسان ہونا چاہئے افسوس ہے کہ
ایک گروہ انگریزی تعلیم یافتہ روشنضمیرون کا جو سب سے آگے بڑھا ہوا ہے اور اسکی
دماغ مین یہہ خیال سما گیا ہے جو کسی طرح نکالنے سے نکلنے کا نہین کہ ہم سے بہتر کوئی
انڈیا کے پولیٹکل معاملات کو نہین سمجھتا اس اصلاح پولس کی نسبت وہ چنان وچنین
وچون وچرا کرتا ہے کہ اول کمیشن مین عہدہ دارون اور یوروپین کو مقرر کرنا غلطی سے
خالی نہ تھا جسکے معنی یہہ ہین کہ گورنمنٹ نے ہم کو اسلیئے نہین مقرر کیا کہ ہم اصلاح پولس
کی تدابیر گورنمنٹ کی منشاء کے خلاف پیش کرتے دوم گورنمنٹ نے پولس کی تحقیقات
کے سات عنوان مقرر کردیئے جسکے سبب سے کمیشن انکا پابند ہوگیا وہ عنوانون سے
باہر قدم رکھنے مین پابزنجیر ہوگیا۔ سوم اس کمیشن نے شہادتین عہدہ دارونکی لین
یا ان گواہون کی جنکو حکام ضلع نے مقرر کیا اور ان کے نامون کی فہرست ہر پروونس
کی گورنمنٹ نے کمیشن کے پاس بھیجدی مفصل مین ایسے جری اور دلیر گواہ میسر نہین
ہوسکتے تھے کہ وہ خودبخود گورنمنٹ کی منشاء کے خلاف گواہی دینے پر آمادہ ہوجاتے۔
چہارم اس کمیشن کے بعض ممبر بڑے نااہل تھے وہ اپنے خیالات کو پبلک کے خیالات سے
جدا کرکے دکھانا ہی نہین جانتے غرض کمیشن نے ۹۶۲ گواہون کی شہادتین لین مگر
شہادتون سے نتیجہ نکالنے کی قابلیت کسی مین نہ تھی۔ ممبرون نے اپنے پرائیوٹ
خیالات ہی لکھ دیئے جو بغیر کمیشن ممبر ہونے کے لکھتے۔ وہ شہادت پر مبنی نہ تھے۔
پنجم کمیشن نے پولس کی خرابیون کی جڑ اہل پولس کی کمی تنخواہ بتلایا اور انکے اضافہ کی
سفارش کی مگر وہ اہل پولس کی خرابیون کی تہ پر سوا رمہاراجہ دربھنگہ ممبر کمیشن کے نہیں
پہنچے کہ اگر ایگزیکیوٹو اور جوڈیشل محکمے جدا جدا ہوجائین پولس کی ساری خرابیان مٹ جائین
ان محکمون کے جدا ہونے کا سوال بڑا پرانا چلا آتا ہے اکثر وکلا اور قانون پیشہ آدمی
جب فوجداری عدالتون مین مقدمات ہارتے ہین تو اسکا سبب یہہ بتلایا کرتے ہین
کہ انصاف کی امید جبتک نہین ہوسکتی کہ تحقیق کرنیوالے اور انصاف کرنیوالے جدا جدا نہ ہون۔ پولس

مجسٹریٹ کی حمایت کے کھونٹے کے بل پر مقدمے بناتا ہے اور لوگون پر جبر و تعدی
یہہ جانکر کرتا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع اسکا حاکم ہے جو اسکی جانب داری کریگا - پولس کا
افسر جب مجسٹریٹ ہو تو پولس کا بری طرح کام کرنے کا الزام اسپر بھی عائد ہوتا ہے اسلئے
وہ پولس کو الزامون سے بچاتا ہے اسکا جواب گورنمنٹ نے خود رزولیوشن مین دیا
ہے کہ جب مجسٹریٹ ضلع مین سب سے بڑا اگزیکیوٹو افسر ہے تو پولس کو اس کی
ماتحتی و زیر حکم ہونے سے نکالنا امن امان ضلع مین خلل انداز ہوتا ہے - کمیشن نے
جو اہل پولس کے اضافہ تنخواہ کی سفارش کی اور وہ منظور بھی ہوگئی تو اسنے یہہ خیال نہین
کیا کہ اس اضافہ سے اہل پولس کی خصلت نہین بدلنے کی بلکہ جتنا انکا اضافہ ہوگا اتنا ہی
وہ رشوۃ ستانی کے لیے زیادہ پاؤن پھیلائین گے اب تو اپنی بے وجاہت اور کم تنخواہ ہونے
کے سبب سے تھوڑی رشوۃ پر راضی ہو جاتے ہین زیادہ تنخواہ ہونے سے ذی وجاہت
ہو جائین گے اور زیادہ روپیہ مانگین گے - پہلے کئی دفعہ یہہ اضافہ ہو چکا ہے مگر اس سے
انکی رشوۃ ستانی کی عادت کم نہین ہوئی - اگر وکلا اور تعلیم یافتہ گواہ کی راے کے موافق
اگزیکیوٹو اور جوڈیشل محکمے جدا ہو جائین تو انسے اور خرابیان پیدا ہونگین مگر رشوۃ ستانی
پولس کی کم نہ ہوگی - ہندوستان مین رشوۃ ستانی کا رواج ایسا ہوگیا ہے کہ کوئی
اسکو برا ہی نہین جانتا - پولس مین تعلیم یافتہ افسر کم ہین اسلیئے زیادہ رشوۃ لی جاتی
ہے دیوانی اور مال کے محکمون مین جو تعلیم یافتہ حاکم ہین وہ شاذ و نادر رشوۃ لیتے ہین مگر
عملہ مین جو تعلیم یافتہ نوکر ہین وہ رشوت مانگتے نہین مگر اس مین جو انکو رشوت خود دیدیتا
ہے اُسکو چپکے سے جیب مین رکھ لیتے ہین - شہر مین اونٹ بدنام اہل پولس کی رشوت
ستانی کی حکایتین اس سبب سے زیادہ ہوتی ہین کہ انکو رشوۃ ستانی کے مواقع زیادہ
ملتے ہین اگر رشوۃ ستانیون کا بہی کھاتہ بنایا جائے تو اہل پولس کی رشوتون کے مجموعہ
کی رقم دیوانی اور مالی عدالتون کی رقمون مین سے ہر یک سے کم ہوگی - دیوانی عدالتون سے
لکھ پتی آدمیون اور دولتمندون کو اور مالی عدالتون سے بڑے بڑے متمول زمیندارون
کو کام پڑتا ہے وہ بہت روپیہ عدالتون کو رشوۃ مین دے سکتے ہین پولس سے اکثر

اکثر بدمعاشون کو جنکے پاس دولت نہین ہوتی کام پڑتا ہے انکے پاس روپیہ ہی نہین ہوتا کہ وہ پولیس کی نذر کرین جیسے دیوانی و مالی عدالتون کے رشوۃ ستان اہل کارون کی جائیداد اور دولتمندیان نظر آتی ہین ایسی اہل پولیس کی نہین دکھائی دیتین۔ وکیلون کو جو مالی اور دیوانی مقدمات مین محنتانہ ملتا ہے وہ فوجداری کے مقدمات مین نہین ملتا۔ غرض اگزیکیوٹو و جوڈیشل محکمون کے جدا ہونے سے اہل پولیس کی رشوت ستانی کم نہوگی جب تلک پبلک کے دلون مین یہہ خیالات جمے ہوئے ہین کہ مقدمات مین بغیر رشوۃ دینے کے کامیابی ممکن نہین۔ یہہ خیالات جب اسکے دل سے محو ہوسکتے ہین کہ تعلیم سے اسکی عقل و دانش مین افزائش ہو اور ان مین حسن اخلاق اور ایمانداری پیدا ہو۔ رزولیوشنون اور کمیشنون اور قوانین سے رشوۃ ستانی کی کساد بازاری نہین ہوسکتی۔

## بارہوین اصلاح چیفس پرنسز ہندوستانی امراء عظام اور والیان ملک کی

ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ انڈیا کے تین پانچوین حصون مین قیصر ہند کی فرمانروائی ہے جنمین گورنر جنرل اور اسکے ماتحت افسر حکمرانی کرتے ہین اور باقی دو پانچوین حصون مین ہندوستانی رئیس فرمانروائی کرتے ہین۔ ہندوستانی ریاستین نہ برٹش ملکت ہین نہ انکی رعایا برٹش رعایا ہین ہندوستانی رئیس اپنے دربار یا کونسل مین قوانین بنانے کا خود اختیار رکھتے ہین انکی ریاستون کی عدالتین برٹش ہائی کورٹ کے ماتحت نہین نہ قیصر ہند کی پرائی وی کونسل مین ان کے فیصلون کا اپیل ہوتا ہے۔

چیفس اور پرنسز کا اطلاق کئی سو رئیسون پر ہوتا ہے جو تھوڑے یا بہت خود مختار حکمران ہین جنکی عظمت و شان کے مراتب و مدارج متفاوت ہین۔ نظام حیدرآباد سے لیکر چھوٹی سی ریاست کے رانا اور کاٹھیاواڑ کے آزاد تعلقہ دار تک۔ ان ریاستون کے بیرونی تعلقات اور ان کے باہمی اندرونی تعلقات پر گورنمنٹ انڈیا متسلط ہے۔

رؤساء عظام ہند و مسلمان دونو تاریخی عالی خاندان جو کمپنی کے رقیب یا دوست اُس

زمانہ مین تھے جسکا خاتمہ غدر کے فرو ہونے اور دہلی کے بادشاہ کے معزول ہونے پر ہوا اب سب انگریزی کی اعلے درجہ کی حکومت کی اطاعت کو قبول کرتے ہین لیکن وہ اپنی تاریخی علو مرتبت کو بھی بڑا جانتے ہین۔ لارڈ کرزن نے یہہ خوب مسرمین آواز نکالی کہ مین ان رئیسون کو انتظام ملکی مین اپنا شریک اور مصاحب بنانا چاہتا ہون۔ یہہ ارشاد ان کا بالکل رئیسون کے حق مین درست ہے جو انہین بہتر اور اعلے ہونا چاہتے ہین یا ہین۔ جن لوگون نے ہندوستانی ریاستون کے حسن انتظام کا مطالعہ کیا ہے وہ خوب جانتے ہین کہ ایک قابل اور راست باز ہندوستانی فرمانروا لاکھون آدمیون کی جو اسکو اپنا موروثی محافظ جانتے ہین صلاح و فلاح کر سکتا ہے۔

اگرچہ ایک نوجوان رئیس کے لئے بہت سے محمود مواقع ہین مگر اسکے ساتھ ہی بہت سی منحوس ترغیبین بھی اسکے پیچھے لگی ہوئی ہین وہ بچپن سے اپنے تابعین مین گھرا رہتا ہے اپنی نفس پرستی اور خودرائی کی عادتین ڈال لیتا ہے۔ اب دو اثر ہین جو اسکو اپنے کام مین مستقل مستغنی کر سکتے ہین ایک یہہ ہے کہ نیک رئیسون کے فرض کا اندازہ اس کے روبرو ہونا اور اس کے بجائے بند رئیسون کی راے اور خیال کا غلبہ رکھنا لارڈ کرزن نے جب کسی نوجوان راجہ و نواب کا با اختیار بنانے کی رسم سند نشینی کو ادا کیا تو بزرگ خاندانون کی صفات کو بیان کیا اور بتلایا کہ جو شخص یہہ چاہتا ہے کہ بہن اپنی بنی نوع پر فرمانروائی کرون تو اسکو چاہئے کہ سخت محنت کرے اعلے درجہ کا ضبط نفس رکھے۔ بے غیض و غضب گرم کوشی کرے۔

دوسرا اثر تعلیم کا ہے۔ اس میدان مین لارڈ کرزن نے بڑی وسعت کے ساتھ اپنی قوتون کی جولانیان دکھائین ہین چیفس کالجون کے امپیریل کیڈٹ (شاہی فوجی مدرسکے جوان) کے پیدا کرنے مین اور انکی نگہداشت کے مباحثون مین انہون نے نہایت کوشش کی کہ وہ متواتر نوجوان رئیسون کو ایسی تعلیم دلائین اور تربیت کرائین کہ آیندہ جو وائسرا آئین انکے معتمد مصاحب اور مشیر ہونے کے لائق وہ ہون چیفس کالج بہت سے پرانے نہین لیکن اپر اتنی مدت گذر گئی ہے کہ وہ اپنی ترقی ایک زمانہ تک

آہستہ آہستہ دکھلائین - انڈیا مین بڑی احتیاط سے مدارج عزت کی تمیز کی جاتی ہے اور اسکا لحاظ و پاس بڑی شدت سے رکھا جاتا ہے - یہان یہ توقع نہین کہ ہر حکمران رئیس اپنے بیٹون کو کالج اور کورز (سپاہ کی جماعت) مین بھیجدے - ڈسپلن بغیر کسی طرفداری کے کی جاتی ہے اور ان مین کم بی ٹیشن (مقابلہ) ان لوگون کے ساتھ کیا جاتا ہے جنکا خاندان اعلے نہین ہوتا - کالجون مین سکیم آف سٹڈی (کتب درسیہ کا نصاب) بھی زیادہ تھا - یہہ بات اس کے بنانے مین فراموش ہوئی تھی کہ چیفس کالج کا موضوع یہ نہین ہے کہ طلبہ امتحان کے واسطے تیار ہون بلکہ وہ اپنی زندگی کے کامون کے لئے تیار ہون ان موجودہ مشکلون کے دور کرنے مین لارڈ کرزن نے بڑی کوشش کی اور انکو سہل کیا اب لارڈ کرزن کے پانچ سپیچون سے وہ مضامین نقل کرتے ہین جو انہون نے رئیسون کے باب مین ارشاد کئے ÷

## گوالیار مین ریاست کی طرف سے دعوت

۲۹ - نومبر ۱۸۹۹ء کو گوالیار مین ریاست کی طرف سے دعوت مہاراجہ سیندھیا نے کی اس مین لارڈ کرزن نے اپنی سپیچ مین پہلی دفعہ اپنے خیالات ہندوستانی ریاستون کے باب مین ارشاد کئے جو مختصر لکھے جاتے ہین -

گورنمنٹون مین صرف گورنمنٹ برطانیہ ہی کو اس دانشمندانہ پولیسی مین کامیابی حاصل ہوئی ہے کہ وہ اپنی باج گزار ہندوستانی ریاستون کے استحکام کی بنیاد قائم کرے اور ان کی حقوق کی محافظ بنے جسکے لئے ہندوستانی فرمانروالون کی وفاداری واجب ہے - ہم جہان جاتے ہین وہان اس پولیسی کے عملی نتیجہ کی جانچ پڑتال بڑی خوشی سے کرتے ہین اور ہم یہ دیکھنا چاہتے ہین کہ ریاستین مستحکم اور ان کے رئیس قوی ہین اور ان کے حقوق مین کوئی فرق نہ آیا ہو -

جہان ہم جاتے ہین وہان اس بات کے کہدینے مین بھی تامل نہین کرتے کہ یہ فائدہ جو ہندوستانی رئیسون کے دئیے گئے ہین انکا معاوضہ بھی ہے اور سی ریاست کی محافظت کا

یہہ معاوضہ نہین ہوسکتا کہ اسکو بے جا کارروائیون کی اجازت دی جائے اور
نہ اس کے حقوق کی کفالت اس بات سے ہوسکتی ہے کہ وہ افعال بلا قید عمل مین
آتے رہین (شتر بے مہار ہو جائین) ہماری پولیسی سے ہندوستانی رئیس انڈیا کی شاہنشاہی
نظام حکومت کا ایک لازمی کاربرداز جزو ہوگیا ہے وہ ملکی انتظام مین وائسرائے یا
لفٹنٹ گورنر سے کم تعلق نہین رکھتا مین اسکو اپنا شریک وساتھی کہتا ہون۔
وہ ہرمجسٹی ملکہ معظمہ کی سلطنت کا خیرخواہ وفادار اس صورت مین نہین ہوسکتا کہ
وہ اپنی رعایا کے سبک سر بغیر ذمہ واری کے مطلق العنان حاکم ہو۔ اسپر واجب ہے
کہ جو حکومت اسکو دی گئی ہے اسکا حق ادا کرے نہ یہ کہ اسکو بدنام کرے
وہ اپنی رعایا کا خادم بھی ومخدوم بھی بنے اسکو یہہ جاننا چاہئے کہ اسکو ریاست کی
آمدنی اس غرض سے دی گئی ہے کہ وہ رعایا کی بہبودی اور آسودگی کے لئے خرچ کرے
نہ اس لئے کہ اُسکو اپنی نفس پرستی مین صرف کرے اس کے ملک کا اندرونی نظم ونسق
جتنا دیانتمندی سے کیا جائیگا اتنا ہی ہم کو وہ درست کرنا نہین پڑیگا اسکو گدی
اس غرض سے نہین دی جاتی کہ وہ اسپر بیٹھکر عیش وعشرت کرے بلکہ اس لئے کہ
اسکو اپنے فرائض کے ادا کرنے کی تکیہ گاہ بنائے فقط پولو یا گھڑدوڑ کے میدان مین
اور یوروپین ہوٹلون مین وہ اپنی صورت نہ دکھاتا پھرے یہ باتین بھی تفریح طبع کے
لئے ہین۔ مین یہ نہین کہتا کہ وہ نہین ہین لیکن اسکا اصلی کام شاہانہ فرض یہ ہے
کہ وہ اپنی ہی رعایا کے درمیان مصروف رہے ہم بہرحال اسی معیار پر اسے کسینگے۔ آخرکار
یہی امتحان پولیٹکل انسٹی ٹیوشن مین اسکو زندہ رکھے گا یا مردہ بنائیگا۔

## جی پور کی ریاست کی دعوت

جب راجپوتانہ کے دورہ مین لارڈ کرزن جے پور مین گئے تو ۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء کو
مہاراجہ جے پور نے دعوت مین جو سپیچ دیا ہے اسکے چند فقرون کا مطلب لکھا جاتا ہے
جو لارڈ کرزن کی اس اصلاح سے متعلق ہے جو وہ ہندوستانی ریاستو نکے لئے چاہتے تھے

مہاراجہ جے پور نے فرمایا کہ حضور نے گوالیار کے سپیچ مین جو یادر کھنے کے قابل ہے فرمایا کہ انتظام ملکی مین ہندوستانی رئیس میرے شریک وساتھی ہین اس مین ان تمام رئیسون کی بڑی تحسین ہے جو رعایا کی بہبودی اور آسودگی کے لئے سخت کوشش ہین مین اپنے پرانے آئین ورسوم کا اور اپنے ملک کی مذہبی پرانی روایات کا جنپر ہندو مذہب کی بنیادین رکھی گئی ہین بڑا حامی وطرفدار ہون مین اپنے باپ دادا کے قدمون پر چلنے کو ترجیح دیتا ہون۔ میری رجپوتی شعور فطری اور مذہب نے ہی برٹش حکومت کا مجھے سچا بے ریا خیراندیش بنایا ہے مین جو اپنے ملک کے قدیمی آئین وقوانین کا پابند ہون تو مجھے لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ پرانے فیشن (وضع) کا آدمی ہون۔ جب مین بوڑھا ہونگا اور اپنے گرد تبدیلیون کو دیکھونگا جو انڈیا کی قدیمی عظمت وشوکت کی سرزمین راجپوتانہ مین بھی قدم رکھینگین تو مین بعض اوقات اس خیال سے غمزدہ ومایوس ہونگا کہ مین اس آدمی کی شکل ہون جو چھپر مین رہتا ہو اور اس کے گرد سب طرف آگ لگ رہی ہو لیکن حضور کے سپیچ پڑہنے سے مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ جسمین حضور نے ارشاد کیا کہ ہم کو چاہئے کہ اپنے مذہب وروایات قدیمہ اور رعیت کے خیراندیش ونیک سگال رہین۔

راجکوٹ مین جو راجکمار کالج مین ارشاد ہندوستانی امرا اور والیان ملک کے مجمع کی مخاطبت مین فرمائے اسکو مین نہین بھولونگا کہ جب تم کو اسپر فخر ہو کہ ہم نے انگلش جنٹلمین کے کمالات اپنے مین پیدا کر لئے تو تم اپنے تئین بھلا نہ دو کہ ہم ہندوستانی امرا اور والیان ملک نہین ہین ہمارے جنم بھوم کی زبان کا حق اس زبان پر بہت زیادہ ہے جو ہم نے پسند کی ہے۔ مین حضور کے اس ارشاد کے ساتھ متفق ہون۔ سب رؤسا وامراکو اسے یادر کھنا چاہئے۔

جب مین انگلنڈ گیا اور وہان اپنے مذہب کا بالکل پابند رہا تو مجھے اس سے بڑی خوشی ہوئی کہ وہان کے نیک آدمیون نے کوئی میری تضحیک اس سبب سے نہین کی کہ مین اپنے باپ دادا کے مذہب کا پابند تھا۔

حضور کے یہہ کلام اور اس کے ساتھ یہہ کام ہم پر بڑے لطف وکرم کے ہین کہ کورز کیڈٹ

ہندوستانی نوجوان امراکو سپاہ کا کام سکھانا) بنانا اور میوکالج کو ترقی دینا - دہلی مین
دربار تاجپوشی کا قرار دینا جو اب تک ابتدار انگریزی عملداری سے کبھی نہین ہوا یہہ ہندوستانی
رئیسون کو بہت فائدہ پہنچائیگا اور انکی خیرخواہی کو نمایان کریگا - اس سپیچ کے جواب مین لارڈ کرزن نے
فرمایا کہ جس کے چند فقرے لکھے جاتے ہین مین اپنے عہد کے چار سال کے انجام مین اکثر ہندوستانی
رؤسا و امرا سے واقف اور آشنا ہوگیا ہون جنمین سے ایک آپ ہین جنہون نے
اور رؤسا کی طرف سے فرمایا کہ وہ سب آپ کو اپنا خیرخواہ نیک اندیش سمجھتے ہین آپنے
مجھے یاد دلایا کہ مین نے کہا تھا کہ وہ اپنے منصب اعلے پر میرے شریک کار ہین - بہت دفعہ
مین نے انکے ساتھ انکی اپنی گورنمنٹ اور اور ونکی گورنمنٹ کے باب مین مباحثے کئے ہین
اس بات کو آپ خوب جانتے ہین - مین نے بار بار ان فائدون کو بیان کیا ہے جو ہندوستانی
ریاستون کے ہونے سے انڈیا کی سوسائٹی کو پہنچتے ہین - زمانہ کا اقتضا یہہ ہے کہ وہ سب کو
برابر ہموار کرے اور گورنمنٹ کی لازمی آہنگ یہہ ہے کہ سابنٹفک لین پر وہ چلے اس
حالت کے اندر بھی رؤسا اپنی رسوم و عادات و مردانگی کو زندہ رکھتے ہین وہ اپنی قدیمی
عالی خاندانی کی صفات کو مٹنے نہین دیتے یہہ صفت انہین ہے جسکے سبب سے رعیت
انکو جو انکی زمین سے پیدا ہوئی عزیز رکھتی ہے وہ امرا کی سلطنت کی موروثی
فرمانروائی کو چست و چالاک رکھتے ہین اور ہندوستانی زیرکی دانائی عالی ہمتی اور
اولوالعزمی کو کام مین لاتے ہین مجھے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ باتین شاید اور سب
مقامون سے زیادہ راجپوتانہ مین موجود ہین اسکے اوضاع اطوار یوروپین کے لئے
کم قیمت نہین ہین راجپوتانہ اپنے رؤسا کو دکھاتا ہے کہ وہ نامی گرامی خاندان نیست
و نابود نہین ہوئے جو عمدہ اور بہادرانہ خیالات کی جڑ جاتے ہین اور اپنے پرانے آئین
وضع و انداز رکھتے ہین اور قومی عزیمت اور خانگی محاسن اخلاق کا اندازہ ٹھیک و
درست رکھتے ہین جو ارسٹوکریسی یعنی سلطنت امرا مین فطرتی ہوتا ہے اگر وہ اسکو فنا
ہونے دین تو انڈیا کی سوسائٹی ایسی پاش پاش ہو جائے جیسا کہ تباہ شدہ جہاز سمندر
مین ہوتا ہے -

بعض دفعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ چونکہ برٹش گورنمنٹ ان محکوم
ریاستون پر پولیٹکل تسلط رکھتی ہے جو اسلیئے وہ خوب سوچ سمجھکر انکو انگریزی بنانا چاہتی
ہے ۔لیکن یہہ امر میرے خیال مین ہے نہ عمل مین ہم یہ چاہتے ہین کہ انکی ریاستون کا
انتظام ان اصول پر چلے جو معاملہ فہمی و کاروبار کے ہوتے ہین اور نہین اکونومی (اقتصاد)
ہوتی ہے ہم چاہتے ہین کہ پبلک ورکس (تعمیر عمارات فائدہ عام کے لیئے) بروے کار
ظاہر ہون اور غریب رعیت کی تعلیم اور بہبودی پر خیال کیا جائے ۔ ہم یہ چاہتے ہین
کہ روپیہ کے ضائع ہونے کو رشوۃ ستانی اور ظلم وستم کو کم کرین ۔ ہم چاہتے ہین کہ
جب کسی ہندوستانی ریاست مین قحط پڑے تو وہ خوش اسلوبی اور فیاضی سے
قحط مین کام کرے ۔ چونکہ یہ باتین انگریزی حکومت کے سبب سے انڈیا مین آئی ہین اسلیئے وہ
انگلش کہلاتی ہین ۔ لیکن اگر کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ ہم ہندوستانی ریاستون مین یوروپین کی
جماعت کی بھرتی کرنا چاہتے ہین تو وہ بڑی غلطی کرتا ہے ہندوستانی ریاستون مین کسی انگریز
کی جب ضرورت ہوتی ہے یا کوئی پبلک کام کرنا ہوتا ہے یا کوئی اصلی اصلاح منظور ہوتی ہے
تو انگریز بھیجا جاتا ہے معدنی یا انڈسٹریل یا سائنٹفک کامون مین اکثر باہر کے آدمیونکی
قطعی ضرورت ہوتی ہے اسلیئے اگر ایسا نہ ہو تو ریاست کے مخازن مخفیہ بیکار پڑے رہین
اور انکا انکشاف ہی نہ ہو ۔

اگر کسی ہندوستانی ریاست کا انتظام اسکے اپنے طریقہ کے موافق اچھا ہو تو مجھے اسپر اصرار
نہین ہے کہ اسکا انتظام ذرا سا بھی بہتر انگریزی طریقہ سے ہو ۔ اعضا مین ایک قدرتی
انتظام ہے (یعنی ہر عضو جدا جدا اپنا کام اسلیئے کرتا ہے کہ ایک ہستی قائم رہے) جو بہ تدریج
ترقی پاکر بڑے کار ظاہر ہوتا ہے بس غالباً اسکے اندر رگون مین انکا اپنا ہی خون زیادہ تر
صحت بخش ہوگا نہ وہ خون جو باہر سے اسکے اندر بہ تصنع داخل کیا جائے اسلیئے مجھے انڈیا کی
اس حصہ کے دیکھنے سے خوشی ہوتی ہے جہان پرانی وضع ہنوز زندہ باقی ہے جیسا کہ راجپوتانہ
ہے ٭ آپ بھی جانتے ہین کہ میرے جو خیالات ہندوستانی رئیسون کی صفات اور فرائض
کی نسبت ہین مین انکو چھپاتا نہین ۔ مگر یہ خیالات عام پسند نہین ہوتے اکثر لوگ انہین

غلط بیانیان اور غلط فہمیان کرتے ہین - میرا خیال تیتری نہین ہوتا کہ بے فائدہ ایک پھول سے دوسرے پھول پر پڑا پھرے بلکہ شہد کی مکھی ہوتا ہے جو وہ کام کرتی ہے جس سے اسکا چھتا بنتا ہے اور شہد پیدا ہوتا ہے بس مین ایسے آدمی کی دل سے ہمدردی اور تحسین کرتا ہون جو رعیت اور گورنمنٹ کو جسکا نائب مین ہون عزیز ہو بعض اوقات آیندہ زمانہ کو نظر کے روبرو لاتا ہون اور اسکی تصویر ذہن مین بناتا ہون کہ ہندوستانی رؤسا مغربی تعلیم و تربیت کے پورے فائدے حاصل کرین اور اپنے طریقہ زندگی اور شعور فطری کو اپنی رعیت سے جدا نہ کرین تو برٹش قلمرو مین اس حصہ سے زیادہ حکمرانی کرنے لگین گے جس حصہ مین اب وہ حکمرانی کرتے ہین - مین ایسے دن دیکھنے کی تمنا رکھتا ہون لیکن اگر رؤسا ہند فضول خرچی مین بے باک آزاد ہون یا کاہل ہون یا اپنے ملک اور کام سے غیر حاضر ہون تو ایسا دن کبھی نہین آئیگا وہ دن تو جب آئیگا جیسا آپ نے کہا کہ وہ اپنے مذہب مین اپنی قدیمی رسم و آئین و وضع انداز و گفتار و رفتار مین اپنی رعیت کے ساتھ سچے ہون -

## نواب بہاولپور کی گدی نشینی

۱۲- نومبر ۱۹۰۳ کو بہاولپور مین لارڈ کرزن رونق افروز ہوئے اور نواب محمد بہاول خان کو مسند نشین کیا اور انکو اپنی ریاست مین حکمرانی کے پورے اختیارات دئے دربار مین جو سپیچ فرمایا اس مین سے چند فقرون کا خلاصہ مطلب لکھا جاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ کرزن ہندوستانی ریاست کی نسبت کیا خیالات رکھتے تھے اور انکی کیا اصلاح چاہتے تھے انہون نے فرمایا کہ انڈیا کا پولیٹکل نظام نہ تو فیوڈی لزم ہے اور نہ فیڈرل ہے (فیوڈی لزم کے یہ اصول ہین کہ لوگونکو جنگی خدمات کے صلہ مین زمینین دی جاتی ہین اور فیڈرل ہین ہم تو ہمین آپس کی منظوری سے متفق ہونے کیلئے معاہد ہوتے ہین) بلکہ وہ ایک سلسلہ تعلقات ہے جسنے بادشاہ اور ہندوستانی رؤسا کے درمیان نشو و نما پایا ہے جسمین تاریخی حالتین مختلف تھین لیکن زمانہ نے ان سب کو بہ تدریج ایک سانچہ مین ڈھال دیا ہے - قیصر ہند کی بادشاہی سب جگہ مانی جاتی ہے

اسنے اپنے فرائض کی اور رؤسار کے فرائض اور خدمات کی حدود مقرر کردی ہین جو
طرفین سے ایمانداری کے ساتھ ادا کئے جاتے ہین وہ کڑیان جوان دونون کو وابستہ و
پیوستہ رکھتی ہین آہنی زنجیرین نہین ہین جو زیردست کے لئے زبردست نے بنائی ہون
وہ جوڑ جوانپر لگے ہین ایسے مصنوعی نہین کہ زور پکڑنے سے آپس سے جدا ہوجائین
بلکہ وہ ریشم کی ڈوریان ہین جنکو تکبر و فرض و کسر نفسی و قدرشناسی نے بٹ کر بڑا مضبوط
رستہ بنایا ہے۔

ملکہ معظمہ کی اورنگ نشینی کے وقت رؤسار ہند کا اور رنگ تھا اب اور ڈھنگ
ہے۔ پہلے وہ ایکدوسرے بدگمان تھے۔ حکومت پر اعتماد نہین کرتے تھے اپنے ہی گھر کی سازشون
اور حسد و بغض سے پریشان رہتے تھے انتظام ملکی مین کیا بے پروائی کرتے یا نفس پروری
لیکن اب یہہ حالات نہین رہے وہ سمجھتے ہین کہ ہمارے ذمے ہماری ریاست کے
اور قیصر ہند کے تخت کے کیا کیا فرائض ادا کرنے ہین۔ میرے خیال مین اس سبب سے انکی عزت
بڑھ گئی ہے کچھ گھٹی نہین انکی توقیر مین توفیر ہوئی ہے کہ ان کے حقوق زیادہ محفوظ
ہوگئے ہین۔ وہ سلطنت شاہی کے ساجھی اور اوزار بن گئے ہین۔

## مہاراجہ الور کی مسند نشینی

مہاراجہ الور کی عمر ۱۲ سال کی ہوگئی تھی انکی مسند نشینی کی رسم ادا کرنے کے لئے ۱۰ دسمبر ۱۹۰۳ کو
لارڈ کرزن الور مین رونق افروز ہوئے اور دربار مین جو اسپیچ دیا اسکے دو چار فقرون کا
مطلب جو اس مضمون سے متعلق ہے لکھا جاتا ہے

رؤساء ہند کو قیصر ہند کے سایہ عاطفت مین رہنے سے یہہ فوائد حاصل ہوتے ہین کہ انکی
حکمرانی اصلی ہوتی ہے برائے نام نہین ہوتی انکو اپنی ریاست مین نہ کسی اندرونی بغاوت
کا خوف ہوتا ہے نہ کسی بیرونی حملہ کا ڈر انکو اپنی ذاتی اور کل ریاست کی محافظت کے لئے
بڑی سپاہ کا خرچ اٹھانا نہین پڑتا بغیر اس سپاہ کے انکی ریاست محفوظ ہے انکو لڑائیان نہین
لڑنی پڑتین۔ وہ اپنی خوشی سے کسی میدان جنگ مین جا سکتے ہین۔ سپریم گورنمنٹ کے

ان انتظامون سے وہ مستفید ہوتے ہین۔ ریلون سے پبلک ورکس سے۔ ڈاکخانون کے نظام سے سرکاری خزانون اور کرنسی کے نظامون سے۔ وہ ان کامون مین سپریم گورنمنٹ کے افسرون سے صلاح مشورہ لے سکتے ہین۔

## ڈیلی کالج اندور

اندور مین ۴۔ نومبر ۱۹۰۵ کو ہینڈ رؤسا اور ٹھاکر سنٹرل انڈیا (وسط ہند) کے اور دس ہزار انکے حوالی موالی جمع ہوئے تاکہ وائسرا سے الوداعی ملاقات اس جلسہ مین کرین جو نئے ڈیلی چیف کالج کی بنیاد رکھنے کے لیئے ہوگا مگر لارڈ کرزن ایسے بیمار ہوگئے کہ وہ اس جلسہ مین خود نہین جا سکے مگر اپنی جگہہ مسٹر فریزر صاحب کو جو پہلے فورین سکرٹری ہوئے انہین بھیجا کہ وہ اُس سپیچ کو پڑہین جو وہ خود جاکر پڑہتے انہون نے اسکو انڈیا کے رؤسا سے رخصت ہونے کے باب مین لکھا تھا اس سپیچ سے معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ کرزن کے عہد مین رؤسا نے گورنمنٹ کے لیئے کیا کام کیئے اور گورنمنٹ نے انکے لیئے کیا کام کیئے ہم فقط اس مضمون کو انکی سپیچ سے نقل کرتے ہین۔

ہین خیال کرتا ہون کہ رؤسا ہند کی مخاطبت مین مجھے کلام کرنے کا موقع یہہ آخر ہے جو پھر کبھی نہین آئیگا مگر وہ برتری مین کچھ کم نہین کیونکہ یہان آج ہم ان درسگاہون مین سے ایک درس گاہ کی بنیاد ڈالتے ہین جسکی بہتری مین مجھے ہمیشہ بڑی گہری دل آویزی اس لئے رہی ہے کہ انکی کامیابی مین اس شاہ زادہ جماعت کی کامیابی ہے جسکے بیٹون کی تعلیم اسکی چاردیواری کے اندر ہوگی اور انکا ایستادہ یا افتادہ ہونا زمانہ آیندہ مین بموجب اس خصلت کے ہوگا جو انکی پیدائشی ہے اور اُس شکل کے جو تعلیم انکی خصلت کو بنائیگی +

آج ہم جو ڈیلی کالج کو دوبارہ جوان بنا رہے ہین وہ انگریزی افسرون کی قوت دماغی سے اور متمول ریاستون گوالیار اور اندور اور ریوان کی سنٹرل انڈیا کے رئیسون کی فیاضی

اور گرم کوشی سے پھر اپنی خاکستر سے سیمرغ کی طرح زندہ ہوا ہے اسکی بنیاد کا پہلا پتھر
مین رکھتا ہون۔

گورنمنٹ انڈیا کی اور آپ کی یہہ ایک ہی تمنا ہے کہ کالجون سے ایک نسل نوجوانون کی ایسی
پیدا ہو کہ جو زور آور و عقلمند ہو اور حال کی ترقی سے مس رکھتی ہو مگر اپنی قدیمی رسم و آئین سے
بے مس نہ ہو انکی تعلیم شریفانہ اور فیاضانہ ہو لیکن یہ نہ ہو کہ تعلیم پاکر وہ اپنے کنبے
اور اپنے آدمیون کے ساتھ ہمدردی کرنا چھوڑ دین وہ تعلیم پاکر دلاور ہون نہ نامرد وہ
قوی و مانع ہون مگر قوی خود پسند نہ ہون وہ جانتے ہون کہ اورون کے حقوق
ہم پر کیا ہین نہ یہہ ہو کہ وہ خود اپنے لئے آپ قانون وضع کرین وہ دنیا مین کچھ کام کرین بانکی
ٹیڑھے نہ بنین نہ بالکل نکمے ہون۔ ان کالجون کا بڑا فائدہ یہہ ہوگا کہ اگر ریاست کو کسی دیوان
یا منشیر یا مدار المہام کی یا ایجوکیشنل افسر کی یا امپیریل سروس کے افسر کی یا انجنیر کی ضرورت
ہوگی تو اسکو گورنمنٹ سے درخواست نہین کرنی پڑیگی کہ وہ اسکو بھیجدے۔ بلکہ ان سب
طرح کے لایق آدمیون کی جماعت خود ریاست مین موجود ہوگی جو رئیسون کی اولاد ہوگی
وہ اسی سرزمین مین رہتی ہوگی بروے کار ظاہر کریگا۔ پرانی وضع کے سردار یا ٹھاکر جو باپ
دادا کے رسم و آئین اوضاع اطوار طرز و انداز و رفتار و گفتار کے پابند ہین غائب
ہوتے جائینگے اور ان کے قائم مقام انکی نوجوان نسل ہوتی جائیگی جنکی تعلیم نئی ہوگی
ان کے خیالات نئے ہونگے بعض اوقات اس تبدیلی مین عیوب لازمی ہون گے
جو دور کرنے سے دور نہ ہونگے مگر بحیثیت مجموعی اس سے فائدہ ہی ہوگا۔ مین ہمیشہ
یہی سوچتا ہون کہ آئندہ انڈیا مین کیا ہونے والا ہے۔ مین یہہ خیال کر رہا ہون کہ
پچاس سال کے بعد آیندہ کیا ہوگا مین بلاشبہ یہہ کہتا ہون کہ ان سالونکی ہماری مستعد
جدو جہد و جوش وہ نتائج پیدا کرینگے جو ہندوستان کی ریاستون کے چہرہ کو بالکل کایا
پلٹ کرکے نئی صورت پیدا کردین گے اور انڈیا کے امرا و روسا و مالکان زمین کی جماعت
کو زیادہ قوی اور ترقی کرنے والا آیندہ انڈیا کے لئے ضرور کارپرداز بنا دین گے۔

اے رؤسا ر عالیجناب آپ سے مین اپنے آخر الوداعی کلمات عرض کرتا ہون آپ جانتے ہین

کہ اپنے تمام عہد حکومت مین اپنے مقاصد اعلیٰ مین سے یہہ ایک مقصد ہمیشہ میرے پیش نظر رہا ہے کہ یہان کے رؤسا کی فلاح و بہبودی کو ترقی دون آپ کا جن چیزون مین فائدہ ہو انکی محافظت کرون آپ کے قوا دماغی کو مقوی کرتا رہون آپ کی قدر و منزلت کو بڑھاتا رہون - اس عجیب سرزمین مین کسی چیز نے میرے نبضون مین حرارت اور میری عمر کے اچھے سالون کی قوت مین پیوست ایسی نہین پیدا کی جیسی کہ انڈیا کے رئیسونکو اپنے ساتھ کام مین شریک بنانے نے - وہ قدیمی عالی خاندان ہین انکی خصلت مین جیسی شرافت ہے ایسی ہی ان کے نسب مین نجابت ہے - میرے نزدیک انڈیا مین بادشاہ کے قائم مقام کے لئے زیادہ فخر کا کام یہہ ہے کہ ان حکمرانون کو اپنی طرف کھینچے اور ان سے اپنے ساتھ محبت اور الفت پیدا کرے انکی رائون اور ضرورتون پر علم حاصل کرے اور بار حکومت مین ان سے حصہ لے - چھ سال گذرے کہ مین نے گوالیار کے دربار مین کہا تھا کہ وہ میرے ساتھی اور شریک ہین مین نے انکو دہلی مین بلایا - کلکتہ مین ان سے اکثر ملاقاتین کین مین نے خود جاکر کسی رئیس کو مسند نشین کیا کسی رئیس کے اختیار بڑھائے مین ان کے درمیان اندر اور باہر آیا گیا شاید ہی کوئی ہندوستانی رئیس باقی رہا ہوگا جس سے میری ملاقات اور خط و کتابت نہ ہوئی ہو بس مین یہہ سچ کہتا ہون کہ وہ میرے ساتھی اور شریک ہی نہین بلکہ میرے ذاتی محب و دوست ہین اسی لئے آج مین یہان آیا ہون کہ انڈیا مین میرے عہدہ کا آخر کام یہہ ہو کہ جس مین ہندوستانی رؤسا سے میری ملاقات ہو جنھون نے ہمیشہ میرا احترام کیا خصوصاً آخر چند ہفتے مین جو میری رخصت ہونے کے قریب تھے

اے عالی جناب رؤسا آپ جانتے ہین کہ ہم آپس مین ملکر سات گذشتہ سالون مین کیا کام کر رہے ہین ؟

وہ نشانیان اور علامتین کیا ہین جنکو ہم بتلائین کہ وہ ہماری قطعی پیش روی و ترقی کی ہین ؟ اسکا جواب بہت سیدھا سادہ ہے رؤسا بھی بہت کام کر رہے ہین

اور گورنمنٹ انڈیا بھی بہت کام کر رہی ہے - جب ریاستون پر قحط نے حملہ کیا تو رئیسون نے
زمانہ حال کے انتظام کے اعلے ابیش قیمت پیمانہ کو اختیار کیا اور ان کے درباروں نے
اس جنگ مین بہادرانہ معرکہ آرائی کی - رئیسون نے اپنے اندرونی انتظامون
مین آہنگ زور سے نکالی بعض رئیسون نے اپنے کرنسی (رائج الوقت سکون)
کو درست کیا اور پبلک ورکس (تعمیر عمارات برائے نفع عام) اور تعلیم مین بہت روپیہ
خرچ کیا انہون نے اپنے مخازن کے خرچ کرنے مین کفایت مندی اختیار کی
روپیہ کے فضول ضائع کرنے کو چھوڑا اور اپنے فرض کے ادا کرنے کا خیال اعلے درجہ کا
بلند کیا جب ہمارے ملک سے باہر لڑائی ہوئی تو رئیسون نے سپاہ اور گھوڑون اور
رسدون سے فیاضانہ ہماری کمک کی مین اس فیاضی کو جلد بھلا نہین سکتا کہ
روشن ضمیر مہاراجہ سیندھیا نے جو آج یہان موجود ہین ایک ہوسپٹل جہاز مع سازو
سامان انہون نے خود اپنے روپیہ سے خرید اور اسکو چین روانہ کر دیا کئی رئیسون نے
درخواست کی کہ معرکہ جنگ مین خود جاکر شریک ہون مین پارسال ایمپیریل سروس سپاہ
کے باب مین جوان سے مخاطب ہوا تو انہون نے ایسا جواب دیا جسکی زبان سے
اخلاق اور ہمت افزائی ٹپکی پڑتی تھی اور بھی انہون نے ایسی خدمات کین ہین کہ وہ فروگذاشت
نہین ہوسکتین - جب اندرونی حادثات برپا ہوئے جیسے حال ہی مین زلزلہ آیا
تھا تو انہون نے اپنی تھیلیون کے منھ کھولنے مین دریغ نہ کیا اور اپنی بنی نوع
کی جو بلا و مصیبت مین مبتلا تھی مدد و پرورش کی - کیا تم سب صاحبون کو یاد نہین
کہ مہاراجہ جے پور کی شاہانہ فیاضی نے قحط کے لئے اکیس لاکھ روپیہ امانت مین رکھا جو اسکے
بھائی بندون کی امداد سے اور زیادہ بڑھ گیا ہے ایسی بڑی بڑی دولتین زیادہ عمدہ اور
شاندار طور سے کبھی نہین خرچ ہوئین - کوئین وکٹوریا کے میموریل کے لئے رئیسون نے
بڑی فیاضی سے روپیہ دیا جو دار السلطنت ہند کلکتہ مین تعمیر ہوگا اور ایسا شاندار ہوگا
جو ملکہ معظمہ کی شان کے لئے شایان ہوگا - اسپر عیب بین اور نکتہ چین لعن طعن بہت کرتے
اور اس کے معاون بہت نہ تھے - اس مین رکھنے کے لئے رئیسون نے بہت سی عمدہ و نادر

چیزین مفت دیدین -
مین نے تمہارے سامنے رئیسون کے کارہا نمایان بیان کردئیے اب مجھے گورنمنٹ کے کامون کو کچھ کہنے دیجئے - یہہ ہمارا عین مقصد لعلے مدنظر رہا ہے کہ ان تمام فیاضانہ میلانون مین جو اوپر مینے بیان کئے رئیسون کی ہمت بندھوائین اور بڑھائین اور انپر انکو آمادہ کرائین - قحط کے لئے بندوبست اراضی کے واسطے نہرون سے آبپاشی کے اہتمام کے لئے میوٹر اور گارڈن ہونے کے سبے ہم نے اپنے افسر ستعار دئیے - مین یہہ ہرگز نہین چاہتا کہ ہندوستانی ریاست مین کسی انگریزی افسر کو ہر روز بھیجون مگر جب کوئی رئیس اسکی طلب مجھ سے کرتا ہے تو مین بہترین یوروپین افسر بھیجتا ہون - جو ریاستین مفلس تھین انکو روپیہ آسان شرائط پر قرض دیا کہ اپنی فلاکت مین فارغ البال ہون اور اپنے قرض کا سود اسکو معاف کردیا - رئیسون کے واسطے تعلیم کا سامان پورا مہیا کرادیا - ایمپریل کیڈٹ کورز جو میرا دلی لاڈلا ہے تین سال سے موجود ہے جس مین بڑے اشراف خوب تعلیم یافتہ نوجوان افسر تیار ہوتے ہین - ان مین سے چار کو شاہی فوج کا کمیشن ملا ہے مین اس خیال کرنے سے بھی خوش ہون کہ ایمپریل سروس ٹروپس کی ہمت بندھوائی اور بڑھائی مین ہی اول وائسرائے تھا جسنے اسکو انڈیا سے باہر لڑنے کے لئے بھیجا میرے تو خواب مین بھی یہہ بات نہ آتی مگر رئیسون نے اسکا تقاضا مجھ پر ایسا کیا کہ مین نے اس بات کے قبول کرنے مین جو ان مین حب الوطنی کے جوش سے پیدا ہوئی تھی انکا اعزاز و احترام سمجھا - ایمپیریل سروس ٹروپس رئیسون ہی کی رہیگی جس سے انہون نے خود بخود گورنمنٹ کی امداد کی ہے اور اسپر وہ خود ہی فرمانروائی کرین گے اور بہ نگرانی والسرائے اسکا خود ہی انتظام وہ کرین گے -

میرے عہد مین چند سنگ راہ ٹھوکر کھانے کے لئے بھی پیش آئے جنکے ہٹانے پر مجھے فخر ہے - ان مین سب سے زیادہ بڑا معاملہ برار کا تھا جو نظام کی فہم و فراست کی خوبی سے ایسا فیصلہ ہوگیا کہ نہ نظام کو نہ گورنمنٹ کو کوئی وجہ ہے کہ افسوس کرے -

کاٹھیاوار مین جو سمندری محصولون کے باب مین دشواریان تھین انکو بھی مینے آسان کرو یا۔ ایک اور بڑی تدبیر ہے جسکی آرزو مین نے اپنے عہد مین کی ہے کہ وہ رئیسون سے متعلق جاری رہے اگر وہ بار آوری کے لئے حوالہ کی جائے تو مین ابھی اپنے جانشین کو اسکی وصیت کرتا ہون جسکی مجھے امید ہے کہ وہ ہندوستانی رئیسون کے ساتھ ایسی ہی محبت والفت وموانست کریگا جیسے کہ مین نے کی ہے اور مجھے یقین ہے کہ رؤسا بھی اس کے ساتھ اپنے اعتقاد اور امداد کو ایسا ہی وسیع کرین گے جیسا کہ انہون نے مہربانی سے بڑی فیاضی سے میرے ساتھ کیا ہے۔

اب سپیچین تو ختم ہوئین اندور مین جو سپیچ مین رئیسون سے ارشاد کیا وہ نیک شگون آئیندہ کے لئے ہے اب اور باتون کا ذکر کرتے ہین دو سال ہوئے ایک دفعہ یہہ افواہ اُڑی کہ لارڈ کرزن نے یہہ حکم جاری کیا ہے کہ کوئی رئیس بغیر وائسرائے کی اجازت کے یوروپ نہ جانے پائے۔ یہہ حکم کبھی گزٹ مین مشتہر نہین ہوا۔ مگر اخبار نویسون نے لکھنا شروع کردیا کہ ہندوستان کے رؤسا عظام بھی مدرسے کے لڑکے ہوگئے کہ بغیر سیانجی کی اجازت کے مکتب سے باہر نہ جاسکین۔ غرض لارڈ کرزن کی طرف سے کوئی ممانعت رئیسون کو یوروپ جانے کے لئے نہین ہوئی اگر ہوئی تو فقط رئیسون کی ریاست کی بہبودی کے لئے کہ رئیسون کے باربار یا مدت تک ریاست سے غیر حاضر رہنے مین رعیت کا نقصان ہوتا ہے نہ یہہ کہ تفریح طبع یا کسی خاص مرض کے علاج کے لئے یوروپ جانے کے واسطے وہ منع کئے گئے ہون۔

## برار کا مقدمہ

برار کے مقدمہ کا جو فیصلہ لارڈ کرزن نے کیا اسکی نسبت کوئی بیان کرتا ہے کہ انہون نے معاہدہ کے برخلاف نظام سے اضلاع برار کو چھین لیا کوئی کہتا ہے کہ چھینا نہین بلکہ نظام کو دیدیا اسلئے ہم اصل حال لکھتے ہین کہ نہ برار چھینا نہ دیا گیا بلکہ اسکا فیصلہ اس خوش اسلوبی سے ہوا کہ نہ گورنمنٹ کو نہ نظام کو کوئی شکایت وافسوس کی وجہ ہے۔ نظام نے یہہ بڑی دانشمندانہ

دور اندیشی کی کہ گورنمنٹ کو اضلاع برار کا ٹھیکہ پچیس لاکھ روپیہ سالانہ پر ہمیشہ کیلئے
دیدیا۔ یہہ محاصل ملکی انکو کبھی خود اضلاع برار سے بعد خرچ کے اپنے انتظام و بندوبست سے
نہین بچتا۔ لارڈ کرزن نے یہہ عاقلانہ کام کیا کہ نظام پر جو قرض تھا اسکے وصول کی
سبیل نہایت سہل نکال لی ہے اور ملک کی آمدنی کو اس طرح بڑھایا کہ اسکو سنٹرل
پروونس سے متعلق کرکے ان خرچون کی تخفیف کردی ۲۔ اضلاع برار پہلے نظام کے قبضہ مین
تھے پھر انکو مرہٹون نے چھین لیا اور جب ۱۸۰۳ء مین مرہٹون کی جنگ کا خاتمہ ہوا تو وہ
نظام کے ہاتھ مین پھر آئے۔ پھر ۱۸۵۳ء مین یہہ بڑا وسیع اور زرخیز ملک گورنمنٹ کے قبضہ
مین اسطرح آیا کہ کنٹنجنٹ سپاہ جو حیدرآباد مین رہتی تھی اسکا سارا خرچ نظام حیدرآباد
گورنمنٹ کو دیتا تھا مگر وہ ایسا بھاری تھا کہ وہ ادا نہین کرسکتا تھا۔۔۔۔۔۵۰ پونڈ
یعنی ساڑھے سات کرور روپیہ باقی کے اسکے ذمے واجب الادا ہوگئے تو گورنر جنرل
نے نظام کو اطلاع دی کہ وہ برار کو اور ان زرخیز اضلاع کو جو کرشنا اور تنگ بھدرا
کے درمیان واقع ہین گورنمنٹ کو حوالہ کرے تاکہ آیندہ کے لئے وہ کنٹنجنٹ سپاہ کی تنخواہ کے
ادا کرنے کی کفالت ہو۔ جب اس معاہدہ کا مسودہ نظام کے روبرو پیش ہوا تو اسنے بہت سی
حجتین کین مگر کسی سے کچھ فائدہ نہین ہوا اسنے استفسار کیا کہ اس دوستی کا جو
ساٹھ برس سے چلی آتی ہے خاتمہ اس طرح ہوتا ہے اور یہہ عذر کیا کہ جب اسکی ریاست
مین تہائی چھن جائیگی تو وہ اپنی رعایا کی نظرون سے گر جائیگا مگر یہہ سب عذرات
بیفائدہ تھے اسنے عہدنامہ پر دستخط کردئیے اور اسکے بعد جلد دنیا سے رخصت ہوا۔ اسکا
بیٹا جانشین ہوا جو نابالغ تھا اس لئے سر سالار جنگ مدار المہام مقرر ہوئے ان کے
حسن انتظام سے حیدرآباد کو وہ رونق ہوئی جو پہلے کبھی اسکو نصیب نہ ہوئی تھی انہون نے
ان اضلاع کی واپسی کے لئے بڑی جد و جہد کی مگر کامیابی نہ ہوئی گو اس باب مین مباحثون
کی طوالت ہوئی مگر آخر کو یہہ فیصلہ ہوا کہ جب نظام بالغ ہوکر تخت نشین ہوگا تو اسکو اختیار
ہوگا کہ وہ اس معاملہ کو از سرنو چھیڑے۔ ایک طرف برٹش گورنمنٹ اس ملک کو جو برسون سے
اس کے قبضہ مین تھا چھوڑنا نہین چاہتی تھی دوسری طرف مدار المہام یہہ چاہتا تھا کہ نظام کو

اسکی پوری مملکت بغیر کسی کمی کے ملجائے۔ جب نظام تخت نشین ہوا تو اسنے اس معاملہ
مین کچھ مداخلت نہین کی برار کی آمدنی مین سے جو بعد خرچ کے توفیر ہوتی وہ باقاعدہ
نظام کی گورنمنٹ کو ملجاتی پہلے بحساب اوسط بیس لاکھ روپیہ سالانہ ملا مگر یہہ توفیر
بہ تدریج ۱۸۹۰ء سے کم ہونی شروع ہوئی سال بسال گھٹتی چلی گئی مگر ملک کی آمدنی
اس طرح بڑھتی گئی جسطرح توفیر گھٹتی گئی۔ اسکی وجہ یہہ تھی کہ پروونس مین خرچ بہت
بڑھ گیا تھا ۱۸۹۹ء-۱۹۰۰ء مین قحط پڑا۔ حیدرآباد کی ریاست کو دو کرور روپیہ
قرض لینا پڑا کہ اپنے غیر معمولی خرچون مین صرف کرے۔ برار پر بھی یہہ مصیبت پڑی
توفیر ہونی اس کی موقوف ہوگئی وہ سوا کرور روپیہ کی قرضدار ہوگئی۔ تو لارڈ کرزن
نے اس معاملہ کو اپنے ہاتھ لیا اور اسکا فیصلہ اسطرح کرنا چاہا کہ طرفین راضی رہین
اول ایک کمیشن مقرر کیا کہ وہ سول اور ملٹیری خرچون کی تحقیقات کرے۔ جب اسکی
رپورٹ آئی تو انتظام کرنا پڑا۔ جو عہد و پیمان ہوئے وہ رزیڈنٹ سر ڈیوڈ بار اور
نظام کے درمیان ہوئے ان مین کسی وزیر کا توسط دستور کے موافق نہین تھا بس اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کام اس معاملہ مین ایسا نہین کیا گیا کہ جسکے ساتھ نظام کو پورا
اتفاق نہین تھا۔ دہلی کے دربار سے پہلے اسکا نتیجہ شائع کیا گیا کہ اس صوبہ پر نظام
کی سورنٹی (بادشاہی) کے حقوق بدستور قائم رہین گے اور ہمیشہ کے لئے اس صوبہ کا
انتظام گورنمنٹ کے ہاتھ مین رہیگا جسکے معاوضہ مین وہ پچیس لاکھ روپیہ سالانہ نظام کو
ادا کریگی اسکا ایک حصہ بالفعل ادا کیا گیا باقی گورنمنٹ اپنے قرضہ مین محسوب کریگی غرض
اسطرح سے گورنمنٹ نے نظام کا پیچھا کنٹنجنٹ سپاہ کی جوابدہیون سے چھٹایا وہ
اب گورنمنٹ کی سپاہ ہوگئی۔ مقدمہ کا فیصلہ خود نظام نے کیا ہے جس سے معلوم ہوتا
ہے کہ جو کچھ ہوا ہے وہ انکی مرضی سے ہوا ہے نظام خود بڑے ہوشیار اور دانشمند
ہین انہون نے خود وہ کام کیا جو ان کے نزدیک اپنے لئے بہتر اور مفید تھا۔ لارڈ
کرزن نے اس معاملہ کو فیصلہ کیا جو برسون سے جھمیلے مین پڑا ہوا تھا۔ بڑی دانشمندی
یہہ کی کہ اس معاملہ مین جو گفتگو ہوئی وہ نظام اور رزیڈنٹ کے درمیان مین ہوئی

بیچ مین کسی غیر کا توسط نہ تھا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ دہلی کے دربار مین اعزاز جی سی بی
کا ملا جو اب تک پہلے کبھی کسی رئیس کو نہین ملا تھا جی سی بی اول حروف خطاب
گرینڈ کروس آف دی باتھ کے ہین جسکی نسبت لارڈ کرزن کے مخالفین لکھتے ہین کہ کیا تین
حرفون کے بدلہ مین انہون نے اضلاع برار کو لے لیا۔

لارڈ کرزن کی مخالفت مین یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ راجہ ادت نراین سنگھ دیو بہادر کو
جو اس کے باپ راجہ چکردھار سنگھ دیو بہادر کی جگہہ سرا کلا کی مسند نشینی کے نئے سند دی
ہے اس مین ایسی شرائط لکھی ہین جو پہلے معاہدون کے خلاف ہین اور ان سے
رئیس کا قافیہ بڑا تنگ ہوتا ہے۔ ہندوستانی رئیسون کی نسبت یہہ اکثر کہا
جاتا ہے کہ وہ اپنی دار الحکومت مین شیمپین اور عورتون کے طائفہ کے ساتھ شغل
رکھتے ہین اور اپنی ریاست اور رعیت سے بالکل بے خبر ہوتے ہین یہہ الزام
ہندوستانی رئیسون کی نسبت عموماً درست نہین اگر ہو تو اسکا الزام بھی گورنمنٹ کی
ذمے تھوپا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ہندوستانی رئیسون کو دنیا کے معاملات مین
دخل نہین دینے دیتی اور ایسا امن امان قائم ہے کہ رئیسون کو تلوار کے کام مین لانے
کی ضرورت نہین پڑتی اسلئے وہ اپنی زندگی عیش پرستی مین صرف کرتے ہین
لیکن یہہ الزام تو بالکل غلط ہے۔ ہندوستانی رئیسون کے لئے اپنی ریاست
مین بہت سے کام کرنے کے لئے موجود ہین جنمین گورنمنٹ کچھ مداخلت نہین
کرتی اور جو رئیس ان مین نیک کردار ہین وہ ان کامون کو کرتے ہین مگر بعض رئیس
ایسے ہین کہ جنکو جب اختیارات زیادہ ملتے ہین تو وہ انکو بری طرح استعمال کرتے ہین
نیک و بد رئیسون کے ساتھ اسناد مین ایک شرائط نہین ہونی چاہئین۔ سرائے کلا کی
راجہ کی سند مین جو شرائط لکھی گئین وہ اسکی ریاست کے حق مین مفید نہین۔

مہاراجہ گائکوار بڑودہ نے اپنی ایک چھوٹی سی کتاب فیمن نوٹس (قحط کی تنبیہات) مین
اور رئیسون کو مجبور کرنے کا شوق ہوا ہے کہ انکو اس بات مین استفسار کرنا پڑتا ہے
جس مین انکو بالکل آزادی سے خود اگر ہندوستانی ریاستون کی زندہ دلی قائم

رکھنی منظور ہو تو ضرور ہے کہ ان کو زیادہ آزادی دینی اور خود اعتمادی کی عادت ڈلوانی چاہئے اور پولیسی جو انکی مخالفت کرنے کی غلط مہربانی کرنے سے اختیار کی گئی ہے وہ موقوف کرنی چاہئے نامردی اور وقت پر نہ فیصلہ کرنے کو بعض فاش غلطیون پر ترجیح ہے قحط کے زمانہ مین برٹش حکمرانی کا میلان ہندوستانی انتظامات کے ساتھ مدارات کرنے مین اپنی استیلا و استعلا کے ظاہر کرنے کا زیادہ ہی اس زیرکی و تیز فہمی کا اقتضا یہہ ہے کہ ہندوستانی حاکمون اور اُن کے محکومون کے درمیان فصل پیدا کرتا ہے اور تمام مردانہ تعلقات جو نیکی اور متانت حکومت کے ہوتے ہین وہ شکستہ ہوتے ہین بیشک مہاراجہ بڑودہ بڑے ہندوستانی لایق فرمانروا ہین مگر وہ قحط کے وقت مین اپنی رعایا سے دور انگلنڈ مین شاید تشریف فرما تھے جب انکو آنا پڑا تو بیشک گورنمنٹ کا انتظام جو ہندوستانی رؤسا کے ساتھ کیا گیا تھا ناگوار گذرا ہوگا جو انہون نے یہہ فقرات قحط کی تنبیہات مین لکھے۔ بیشک ہم اس کے قائل ہین کہ ان مین لیاقت قحط کے انتظام کی نہی کہ وہ گورنمنٹ کی کسی ہدایت کے محتاج نہ تھے مگر اور رئیس کمتر ایسے تھے اسلئے گورنمنٹ کو ضرورت ہوئی کہ ایسے قحط کا انتظام اپنی ہدایتون کے موافق کرائے۔

## کامرس (سوداگری) اور انڈسٹری (صنعت)

انتباہ۔ اس مضمون کے پڑھنے والون کو وہ الفاظ انگریزی جنکے معانی بیان کئے ہین اور وہ الفاظ اردو جنکے خاص اصطلاحی معانی لکھے ہین یاد رکھنے چاہئین تاکہ مضمون سمجھ مین آوے مثلاً سوداگری اور مختلف ممالک کی پیداوار اور مصنوعی اجناس کے مبادلہ سے مراد ہے اور تجارت سے ایک ہی ملک کی پیداوار اور مصنوعی اجناس کے مبادلہ سے مراد ہوگی۔ یہہ فرق سوداگری اور تجارت کے معانی مین اکثر ملحوظ رکھا ہے سوداگری اور تجارت وصنعت و حرفت کے کامون مین لارڈ کرزن نے بڑی دلی ہمدردی کی ہے انکو اپنے عہد حکومت مین دو موقعون پر مشکلات پیش آئین جنکی اصلاح کرنا انکا ضروری

فرض تھا کہ محنت کی محافظت کے واسطے جو قوانین جاری تھے انکی اصلاح و ترمیم کرکے مستحکم کرین۔

۱۸۹۹ء سے پہلے بنگال مین مشرقی بازارون کے اندر کان کھودنے والونکی بڑی قدر و منزلت تھی۔ کوئلہ اچھا بے غش آسانی سے نکلتا تھا اسکی کانون مین محنت مزدوری کرنے والے سنتھالی اور اور آدمی تھے جو کم و بیش وحشیانہ حالت مین تھے۔ اس بات مین شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی کہ کام کرانے والون کی جو جماعت تھی وہ اپنے مزدورونکی خیریت کی کچھ پروا نہین کرتی تھی اور بعض صورتون مین یہہ بھی معلوم ہوا تھا کہ مزدورون کی صحت کے لئے اور تازی ہوا کھانے کے سامان پیدا کرنے کے لئے بالکل غفلت کی جاتی تھی جسکے سبب سے ایسے حادثات وقوع مین آتے تھے جنکا پہلے سے انسداد ہوسکتا تھا اور خاص کانون مین ۲۰۰ فیٹ زیر زمین زندگی بسر کرنی کسی طرح قابل اطمینان نہ تھی بس اس کے لئے قانون بنانے کی سخت ضرورت تھی لیکن جب قانون کا مسودہ پیش ہوا تو اسپر لوگ بہت بڑبڑائے پہلے سے یہہ معلوم ہوگیا تھا کہ وائسرائے پر یہہ الزام لگایا جائیگا کہ وہ بے ضرورت قاعدے بنا کے محنت کو جکڑبند کریگا اور نیک نہاد کام مین لگانے والون کو ان کے کم خبر رکھنے والے ہمسایہ کے گناہ کے عوض مین سزا دیگا۔ لارڈ کرزن کی یہہ تمنا تھی کہ وہ اپنے ضابطون اور آئینون کے بنانے مین کانون کے مالکون سے استعانت لین۔ ایک سال تک یہہ بل التوا مین پڑا رہا اور اس اثنا مین اور اچھے اچھے کام ہوئے اور ۱۹۰۱ء مین کانون کا اکٹ پاس ہوا جسکو ان لوگون نے پسند و قبول کیا جو کانون سے تعلق رکھتے تھے اور کانون کا اثر اب ہوتا تھا سال آئندہ کے کلکتہ کے اجلاس کونسل مین جو فہرست قانون بنانے کی پیش ہوئی اسمین آسام کے قلیون کے قانون کا مسودہ اول نمبر پر تھا۔ آسام مین گورنمنٹ نے اول تجربتہً چا کی کاشت کی بعد ازان ایک نئی آسام کمپنی نے اس کام کو اپنے ذمے لے لیا۔ انگریز جو چا کی کاشت کراتے تھے انکا نام پلینٹرز رکھا گیا اور جو آدمی مزدوری کرتے تھے ان کا نام

قلی - یہان مزدورنکی مزدوری بڑی مہنگی تھی اس لئے کمپنی نے آسام سے دور دراز فاصلون سے پہاڑی قلیون کو بلایا اور انکو آسام مین چار کے باغات مین مزدوری پر لگایا ان قلیون کے باب مین ایک خاص اکٹ جاری ہوا جسکے موافق قلیون سے اقرارنامے رجسٹری شدہ لکھائے گئے کہ اجرت معینہ پر سالہا مقررہ تک وہ کام کرینگے اور اگر وہ اپنے اقرار کے موافق کام نہ کرین گے تو وہ سزا مجرمانہ پائین گے جاہل عورتون مردون کو ترغیب دیکر اقرارنامہ پر دستخط کرالئے - انڈیا مین اور دنیا کے بعض حصون مین یہہ ناممکن ہے کہ کوئی نیا کام محنت مزدوری کا جاری کیا جائے اور اس مین ایسے مزدورون سے کام نہ لیا جائے کہ جنمین اقرارنامہ کے موافق کام کرنے کی اہلیت ہو - یہہ گورنمنٹ کا کام ہے کہ اس اہلیت کو ان مین پیدا کردے اور جب تک گورنمنٹ کو یہہ تحقیق ہو کہ قلیون کے ساتھ انکے کام مین لگانے والے اچھی طرح سلوک کرینگے اور وہ اپنی محنت کی مزدوری سے محروم نہ کئے جائین گے تو ان کے کام لگانے والونکو ضروری اختیار دینا انصاف سے بعید ہے -

چا کی زراعت تو برگ وبار سے سرسبز ہوئی مگر وہ قلیون کے حق مین خار ہوئی - پلینٹرز نے زبردستی ظالمانہ قلیون سے محنت لی - انکو قید کیا - انکو اور سزائین دین - اگر وہ بھاگے تو انکو پکڑوا بلایا ان سے دغا فریب کئے انکے عورتون اور بچون پر اور ستم ڈھائے - بنگال کی فوجداری عدالتون مین یہہ سب جرائم پلینٹرون پر ثابت ہوئے آسام کے اعلے منتظمون نے جنکے ذمے اسکی جوابدہی تھی یہہ چاہا کہ قاعدے جو قلیون کے لئے مقرر کئے گئے ہین وہ منسوخ کئے جائین ان کے لئے یہہ تعزیری قاعدے ایسے تھے جو انڈیا مین کسی اور صورت کی محنت مزدوری کے نہین تھے - وہ یہہ چاہتے تھے کہ مزدوری کے بازار مین جو معمولی قواعد ڈیمینڈ اور سپ پلای (طلب و رسد) کے ہین جاری کئے جائین لیکن جن انگریزون نے اپنا سرمایہ لگایا تھا انکا دباؤ ایسا تھا کہ نہ سکرٹری آف سٹیٹ نے نہ وائسرائے نے قلیون کے تعزیری قواعد کو مسترد کیا جو نصف غلامی کے تھے -
سرہنری کوٹن چیف کمشنر آسام نے قلیون کی اس حالت زار کو دیکھ کر گورنمنٹ مین

سفارش کی کہ قلیون کی مزدوری مین ایک روپیہ ماہوار کا اضافہ ہوجائے جس سے
چار کے پلینٹرز نے مخالفت کی لارڈ کرزن نے ثالث بالخیر مین کو آٹھ آنے ماہوار کا
اضافہ کیا جسپر عمل دو سال بعد ہوا۔ پلینٹرز نے درخواست کی کہ جو چار انڈیا سے
باہر جاتی ہے اسپر محصول لگایا جائے گورمنٹ نے چار کے سینر (محصول) کا اکٹ جاری
کردیا۔ پلینٹرز نے جو لارڈ کرزن کی دعوت ۸۔ نومبر ۱۹۰۱ع کو تلپچارین کی اسمین
انہون نے ارشاد فرمایا کہ ابتدا مین وہ بلاشبہ یہان اپنی روزی کمانے کے لئے
اور اپنے حصہ داران کو نفع کا حصہ تقسیم کرنے کے لئے آئے تھے۔

مگر یہہ بھی بھولنا نہین چاہئے کہ اگر وہ ملک سے کچھ روپیہ لے جاتے ہین
تو وہ بہت سا روپیہ اس ملک کو بھی دلا دیتے ہین جہان ہندوستانی شاید
باستثنار بمبئی کے پارسیون کے اپنے سرمایہ کے لگانے مین دل چراتے ہین وہان
پلینٹرز اپنے روپیہ کو بے دریغ ایسے کامون مین صرف کرتے ہین جس سے ملک کی
استعداد اور قابلیت بروے کار ظاہر ہو وہ ہزارون ہندوستانیون کو محنت مزدوری
کے کام مین لگاتے ہین جس سے اجرت کی شرح بڑھتی ہے وہ ملک کے ان حصون کے
مخازن مین بڑے بڑے کام کرتے ہین جو انکے بغیر کلرا وسر پڑے رہتے اور انکو کوئی
یاد بھی نہ کرتا کہ وہ ہین۔ ہر علمی ومحنت مادی اخلاقی کامون مین اشد ضرورت ہوتی ہے
کہ ملک کی استعداد وقابلیت بروے کار نمایان ہو کہ ملک اس قابل بنے کہ وہ اپنی بہترین
چیزون کو ظاہر کرسکے اور اپنی پیداوار اور ترقی کی پوری تدابیر کو عمل مین لاسکے بس ملک کی
قابلیت کے بروے کار ظاہر کرنے مین پلینٹرز کا بڑا حصہ ہے اب لارڈ کرزن کی سپیچون سے
چند فقرے نقل کئے جاتے ہین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ تجارت وصنعت کے باب مین
کیا انہون نے کیا اور انکے سبب سے کیا نمایان ترقیان ان مین ہوئین اور جو انپر اعتراضات
کئے گئے وہ کیسے ابلہانہ اور ملک کے حق مین زہر تھے بڑے معترضین نیروجی دادابھائی
اور بابو رومیش چندر اور مسٹر گوکھلا ہین جنکے ابلہانہ اعتراضون کے عاقلانہ جوابات
ان سپیچون مین اصول اکونومی اور انڈسٹری کے سائنس کے موافق موجود ہین۔

۱۲- فروری سنہ ۱۹۰۱ کو بنگال چیمبرس آف کامرس کے ممبرون نے کلکتہ کے ٹون ہال مین چیمبرس کی پچاسوین سالگرہ مین لارڈ کرزن کو مدعو کیا اور جب انکا جام تندرستی پیا گیا تو انہون نے یہ سپیچ فرمایا جسکا خلاصہ ہم نے لکھا ہے۔

تنبیہہ۔ چیمبرس آف کامرس مقامی تاجرون کی مجلس ہوتی ہے اور وہ ان معاملات اور فوائد کو انجام دیتی ہے جو تجارت سے متعلق ہوتے ہین اور اپنے طرز کی اور مجالس سے اور گورنمنٹ کے محکمون سے اپنے مقاصد کی ترقی کے لئے خط و کتابت کرتی ہی اور مشورہ لیتی ہے اور گورنمنٹ بھی اس سے تجارت کے لئے قوانین بنانے مین صلاح و مشورہ لیتی ہے لارڈ کرزن نے فرمایا کہ جب کوئی وائسرائے آتا ہے تو اسکا وہ خیر مقدم کرتی ہے اور جب جاتا ہے تو اکثر اسکی دعوت کرتی ہے مین اس ملاقات کو باہمی مساوات کا جانتا ہون جس سے طرفین کو نفع پہونچتا ہے۔ اس سے کل سوداگرون کے گروہ کی ترقی ہوتی ہے کہ اسکے اعلے درجہ کے ممبرون کی جماعت اور لائق کمیٹی اسطرح کام کرے کہ وہ سارے کاروبار دنیا کی راے کو ظاہر کرے اور وہ گورنمنٹ کی ایک کل بنے جس سے وہ تمام تجارت کے کامون کو جو اس سے متعلق ہون سرانجام دے۔ اس لئے مین نے کبھی چیمبر آف کامرس کو یہہ نہین خیال کیا کہ وہ عارضی مجمع آدمیون کا محض اپنے فوائد اور اغراض کی حمایت و محافظت کے لئے ہوتا ہے بلکہ مین نے ہمیشہ اسکو یہہ خیال کیا کہ تمام مقاصد تجارت کے لئے عمدہ راے کے بیان کرنے کے واسطے ایک پولٹکل جماعت ہوتی ہے۔

مین بہت سے مضامین اپنی پسند کے سامعین کے روبرو کچھ نہ کچھ بیان کرونگا۔ آپنے کلکتہ کی تجارت کا اور اسکی بندرگاہ کا ذکر کیا ہے مین بھی پانچ سال سے اس مین رہتا ہون وہ سب سے بڑے پروونس کا دار السلطنت نہین ہے بلکہ کل برٹش انڈیا کا۔ وہ انگلش کے کام کامون کو جو انہون نے کئے ہین اور کر رہے ہین نمونہ ہے دریا کے دونو طرف اسکی آبادی گیارہ لاکھ آدمیون کی ہے جس مین تیس ہزار یوروپین اور یوریشین رہتے ہین لیکن اگر دریا پر سے شہر کی عمارات کو اور دھوئے کو دیکھئے اور غل شور کو سنئے تو یہہ معلوم

ہوگا کہ وہ کوئی یوروپین شہر ایشیا مین آباد کیا گیا ہے وہ برٹش ایمپائر مین لندن کے بعد دوسرے نمبر کا شہر ہے جو سیاح آتا ہے وہ ایسے کارخانے کاروبار کے دیکھتا ہی جس سے اسکو یقین ہوتا ہے کہ کوئی شاہی قوم یہان رہتی ہے نئی نئی بڑی عمارتین بن رہی ہین - نئی دکانین کھل رہی ہین - شہر بڑھتا جاتا ہے -

مین چند منٹ تک وہ مضامین بیان کرتا ہون جنسے آپ کو بڑا سروکار رہتا ہے اور مین نے انپر بڑی توجہ کرکے علم حاصل کیا ہے میری مراد اس سے یہہ ہے کہ مین روپیہ کے قواعد و نظامات جو ہوشیاری اور دانائی سے بنائے گئے ہین بیان کرون اور بتلاؤن کہ آیندہ انڈیا کا حال کیا ہوگا اور اس حال مین گورنمنٹ کو نسا حصہ لیگی -

میرا خیال ہر سوال کی نسبت یہہ ہے کہ اسپر گفتگو حبب کرنی چاہئے کہ اول وہ خوب سمجھ لیا جائے اور سمجھنے کا طریقہ یہ ہے کہ تحقیقات اور تجربہ کی خوب کاوش کی جائے یا اسکو اپنے کانون سے سنا اور اپنی آنکھون سے دیکھنا چاہئے - بعض اوقات آدمی کہتے ہین اور لکھتے ہین کہ وائسرائے کا دورہ ایک رسم پڑگئی ہے جسمین کچھ شان و شکوہ کی نمایش ہوتی ہے مگر مین اس نمایش کو ان چیزون کے دیکھنے مین نہین دکھا سکتا تھا کہ آسام و برہما مین تیل کے کنوین اور امریا و جھریا و ملکوا مین کوئلہ کی کانین اور کولار مین سونے کی کانین جاء اور ربر کی زراعتین اور روی کی ملین فیکٹریان وورک شوپس مین نے معائنہ کئے ان سب کارخانون کے مالکون اور منیجرون نے میری بڑی تعظیم اور تکریم کی اور فیکٹس (واقعیتین) بڑے شوق سے تبلائین جس سے میرے دل مین قومی اکونومیکل اور اندسٹریل باتون کا شوق بڑھ گیا - مین نے پہلے بھی کہا ہے اور اب بھی کہتا ہون کہ یہہ ملک بڑا وسیع ہے اور ایک مستقل حکومت کے ماتحت ہی اور محنتی و جفاکش باشندون سے بھرا ہوا ہے مگر ابھی تک اسکے قدرتی مخازن محقق و منکشف نہین ہوئے - یہان کے باشندے زراعت مین استاد ہین اور ان کے جسمانی قوا ہر زراعت کے لئے موزون ہین اور وہ زراعت ہی سے اپنا شغل رکھینگے لیکن ملک نے بہت سے حصون مین ایسے آدمی بھی رہتے ہین کہ ان کے جسمانی و عقلی

تو وار کنیکل اور انڈسٹریل محنت کرنے کی بھی اہلیت رکھتے ہین۔ لیکن ابھی تک اس کام مین بہت پیچھے ہین اس دوڑ کو ابھی شروع کیا ہے مین نے ان نقصون پر بہت غور کی ہے جنکو بیان کرنا مین پسند کرتا ہون۔

یہہ بالکل سچ بات ہے کہ اکونومیک (حسن کفایت کے ساتھ روپیہ کے قواعد اور انتظامات) یا انڈسٹریل (کسی کام یا پیشہ مین عادتاً مصروفیت) بغیر کے پی ٹل (مال اور روپیہ جو سوداگری مین لگایا جائے) یعنی سرمایہ کے بروئے کار ظاہر نہین ہو سکتے اب اس سرمایہ کی دو قسمین ہین ایک دیسی دوسرا پردیسی ان مین سے ہر یک کی نسبت ایک دو لفظ کہتا ہون کہ انگلنڈ انڈیا کے حال سے بڑا لاعلم ہے اگر یہہ لاعلمی پارلیمنٹ پر اثر کرتی ہے جسکے سبب سے بعض اوقات اچھے اچھے نیک آدمی عجیب عجیب سوالات کرتے ہین تو وہ اسی کی برابر کاروباری دنیا پر بھی اثر کرتی ہے ہمارے روپے کی کفائتین ہمارے روپیہ کے لگانے کے میدان ہمارے روپیہ کے بڑے بڑے کامون کے دروازے ایسے ہین کہ بہت سی صورتون مین کوئی انپر خیال کرتا ہے نہ کوئی انکو جانتا ہے۔ سرمایہ نے اسطرف پھیلنا چاہا نہین وہ تو اور طرف نالیون مین چلا گیا۔ بہت سی ہماری سکیورٹیز (کفالتین) کو لنڈن کے ساہوکارے کے بازار مین کوئی جگہہ نہین ملتی اور وہ یہان بھی دخل نہین پا سکتین۔ مین خیال کرتا ہون کہ جن لوگون نے اپنی ناک یہان دانہ کے برتن مین ڈالی ہے اور دانہ کو بہت اچھا پایا ہے وہ بھی تھوڑے سے حسد رکھتے ہین کہ اسکی اطلاع نہین کرتے اور ونکو اس غنیمت مین شریک نہین کرتے شاید یہ بات اس سبب سے حیرت انگیز نہین ہے کہ سوداگری بالکل راست بازی کا پیشہ نہین ہے گو یہہ معاملات کی حالت ہو مگر مین یقین کرتا ہون کہ وہ عنقریب ختم ہونے کو ہے اور اس یقین کرنے کی وجہ یہہ ہے کہ انڈیا سے باہر سرمایہ کے لگانے کی جگہین فقط انگلنڈ ہی کے سرمایہ سے نہین بلکہ دنیا کے کل متمول ملکون کے سرمایہ سے بتدریج پر ہوتی جاتی ہین اگر ایسا ہوا تو ایک وقت جلد ایسا آئیگا کہ برٹش سرمایہ سے جو بنکون مین مدتون سے چکر مین پڑے رہنے پر قانع ہے وہ ان سے باہر نکلکر نئی جگہون مین جائیگا اور اور

اور اکونومیک کشش کے قاعدہ کے موافق وہ انڈیا مین آئیگا اور اسکی اس کشش کی افزائش کا سبب برٹش قوانین اور آئین کی کفالت ہوگی۔

ہندوستان مین انگلستان کے سرمایہ کے نہ لگنے کا سبب یہہ بھی تھا کہ انڈیا کے کررنسی کی حالت قابل اعتبار نہ تھی جسکی اصلاح تین سال محنت کے بعد ہوئی ہے اور اور ساری شکایتین جو رات دن ہوتی تھین وہ رفع ہوگئین ہین اب کررنسی کی پولیسی وہ اختیار کی گئی ہے کہ اس سے ملک کا اعتبار ہونے لگا ہے جسکے سبب سے یقین ہے کہ انڈیا سرمایہ کی کشش کرنے لگے گا۔

ایک سبب سرمایہ کے نہ لگنے کا خود گورنمنٹ ہے۔ اہل سرمایہ جو اپنا سرمایہ لگاتے ہین اسکا معاوضہ بہت جلد چاہتے ہین۔ یہان گورنمنٹ کا انتظام ایسا ہے کہ اس مین خواہ مخواہ عرصہ لگتا ہے وہ سرمایہ کے معاملات مین لوکل گورنمنٹون اور ہندوستانی رئیسون و دربارون سے اول صلاح کرتی ہے پھر اس سبب سے کہ وہ خود مختار نہین ہے اور انڈیا کے باہر حکومت نہین رکھتی ہے وہ اس معاملہ کو سکرٹری آف سٹیٹ کے روبرو پیش کرتی ہے جہان بعض اوقات پھر از سر نو تحقیقات کا سلسلہ جاری ہوتا ہے اس لئے سرمایہ کے لگانے کے معاملات مین ضروری التوا ہوتا ہے جسکے سبب سے اہل سرمایہ جو اپنے سرمایہ کا معاوضہ جلد چاہتے ہین انڈیا مین سرمایہ لگاتے ہوئے ڈرتے اور جھجکتے ہین اب مین ہر صورت مین جو میرے سامنے پیش آئیگی حتی المقدور اسکو تیز رفتار بناؤنگا میری اور میرے ہمراہیون کی کوئی تمنا اس سے زیادہ نہین ہے کہ تجارت و حرفت پیشہ کے معقول حقوق کے ساتھ ہمدردی کی جائے۔

ترقی کے وسعت پانے کے لئے دو مزاحمتین ہین اول یہہ کہ ہمارے ملازمین کی تربیت کی یعنی تعلیم بالعمل کی کمی ہے۔ اس ملک مین چار سال رہنے سے یہہ تجربہ ہوا کہ یوروپ مین جو درجہ دوم کے تربیت یافتہ افسر ہین انسے بھی یہان کم تربیت یافتہ افسر ہین ہم یہان تاجر آئے تھے پھر فاتح ہوگئے فاتح ہوکر منتظم ہوگئے اب ہم کو محقق دعالم ان چیزون کی ہر بات کا ہونا چاہئے زراعت کا تجارت کا آدمیون کے تارک الوطن ہونے کا محنت

مزدوری کا - جہاز کے کل کامون کا - اور آمد و بر آمد مال کے محصولون کا - پیداوار کی ہر صورت مین سائنس کے استعمال کا کوئلے و لوہے و فولاد و نمک و نیل و چار و روئی و نیل اور جوٹ کی تحقیقات کا - واقعی امر یہہ ہے کہ ہمارا جو بیا منصب ہے اسکی ضرورتون تک ہم نہین پھیلنے پائے - ایک لحہ کے لئے کوئی فرقہ خاص تربیت یافتہ منتظمون کا نہین لے سکتے کہ ان سے یہہ توقع ہو کہ ان مین سوداگری کی لیاقتین ہون - بہ تدریج لیکن یقینی ہم ان چیزون کو درست کرینگے - مین آخر آدمی ہون جو عہدون کی افزائش پیش کرتا ہون - یہہ مجھے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اب تک جو کچھ کام کیا ہے اس سے بہت زیادہ اپنے کامون یا انتظامون کو تحقیق کے ساتھ کرنا چاہئے - ہم کو ان کامون کے لئے خاص محکمے و خاص آدمی مقرر کرنے چاہئے جو خاص چھوٹے چھوٹے کام کیا کرین بجائے اسکے کہ ہم ان کامونکو اس سویلین کے سپرد کردین جو دن بھر کا تھکا ہارا ہو - اس باب مین اب تک مین نے اپنے زمانہ مین بہت کچھ کیا ہے - تعلیم اور ارکی اولوجی (تعمیرات) کے سرشتون کو اعلے درجہ کے افسرون کے ماتحت کیا ہے - معدنیات کے معائنہ کے لئے ایسا افسر مقرر کیا ہے جو معدنیات مین تجربہ کار اور اس سے ماہر ہے - ایک زراعت کا محکمہ بنا کے اسکا انسپکٹر جنرل مقرر کیا ہے - انگلنڈ سے میر عمارت بلایا ہے جو ہماری عمارت کے ہمارے گندہ مذاق کو پاکیزہ بناوے اب مین یہہ تجویز پیش کرنے کو ہون کہ فیپس صاحب جو امریکہ کے بڑے دولت مند اشراف ہین ایک عطیہ بزرگ جو عطا کیا ہے اس سے مدد لیکر زراعت سے متعلق جو مختلف سائنٹفک تحقیقاتون کے محکمون کی ہین انکو یکجا متحد کرون -

ریلی صاحب اس بیان پر یہہ حاشیہ لکھتے ہین کہ لارڈ کرزن نے اپنے انتظامات مین بڑی اصلاحین بھی کی ہین کہ گورنمنٹ انڈیا مین جو نقص مدتون سے چلے آتے تھے انکو دور کیا ہے - اور جن عہدون کے تقرر کا نام لیا گیا ہے انکے سوا یہہ عہدے اور اپنے عہد مین مقرر کئے ہین - معدنیات کا چیف انسپکٹر - والنٹیر کا انسپکٹر جنرل - گورنمنٹ کا میر عمارت - شاہی لائبریرین - گورنمنٹ اکوڈی کل ایڈوائزر - ڈائرکٹر کری می نل جرونکے محکمہ کا

سینیٹری کمشنر - ڈائرکٹر جنرل کمرشیل انٹیلی جنس کا - ڈائرکٹر سنٹرل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا انسپکٹر جنرل آبپاشی کا - ان عہدون کا مقرر ہونا انتظام کی جلد وسعت پانے کے لیئے ضروری تھا اب مین دیسی سرمایہ کی نسبت گفتگو کرتا ہون کہ مین نے دہلی دربار مین کہا تھا کہ ہندوستان کی صنعت وحرفت کا دوسرا جنم ہندوستانیون کے ہاتھ سے ہوگا انڈیا کی صنعت وحرفت جبتک سرسبز نہین ہوگی کہ ہندوستانی سرمایہ اس مین صرف نہ کیا جائیگا - مجھے حسابات دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانیون پاس ۸۲۵ کرور روپیہ کی پونجی ہے خواہ یہہ اعداد صحیح ہون یا نہ ہون وہ تخمیناً سچ کو بیان کرتے ہین - یہہ روپیہ نکما پڑا رہتا ہے یا زیادہ سودی چلایا جاتا ہی یا ایسی صورتون مین رکھا جاتا ہے جو بلا اضافت کچھ اور روپیہ نہین پیدا کرتا - مجھے اس سی تعجب ہوتا ہے کہ ہندوستانی اپنی دولت کو تھیلیون مین بند کرکے زمین مین گاڑتے ہین اور وہ کبھی ایسا غل نہین مچاتے جیسا کہ اسوقت کہ برٹش سرمایہ انڈیا مین داخل ہوتا ہے جو اس خندق کو بھرتا ہے جسکو انہون نے اپنی نامردی اور بے پروائی سے کھلا رکھا تھا - مجھے وہ دلیل ابلہانہ وخوفناک فریب آمیز معلوم ہوتی ہے کہ برٹش سرمایہ کا ہندوستان مین داخل ہونا ہندوستان کے افلاس پیدا کرنے کا اور انگلنڈ مین اسکی دولت کے بھیجے جانے کا ماخذ ہے - ابلہانہ تو اس وجہ سے ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکونومیک سائنس کی ابجد بھی وہ لوگ نہین جانتے جو یہہ کہتے ہین اور خوفناک فریب آمیز اس سبب سے کہ وہ برٹش سرمایہ سے جو ملک کی استعداد بروے کار ظاہر ہوتی ہی اسکو وہ مانع ومزاحم ہوتے ہین - اگر یہہ سچ مان لیا جائے تو پھر کس لئے ہندوستانی اپنی سرمایہ کو نہین لگاتے؟ کوئی انگریز ایسا نہ ہوگا جو کہ اس کام مین انکی مدد کرنے کو اپنے لئے مبارک نہ سمجھے گا - مین اسکو قطعی خوشی سے دیکھتا ہون کہ روشن ضمیر ہندوستانیون کا ایک چھوٹا سا گروہ اپنے اہل ملک کی ناوقت کی خطرناک خبرون سے ایسا برتر پیدا ہوا ہے کہ وہ بمبئی اور ناگپور مین اور اور مقامات مین اور کسیقدر کلکتہ اور بنگال مین اپنی دولت کو ایسے کام مین لگاتا ہے کہ یہہ ملک دوسرا جنم لے اور بجائے اسکے کہ وہ ان برٹش پر جنھون نے سرمایہ لگانے کی ابتدا کی ہے آوازے قوازے کسے اور مغالطونکا پبلک کی

نقل اتارے کہ ملک سے دولت انگلنڈ کو کھنچی چلی جاتی ہے اور وہ دولت سے خالی ہوا جاتا ہے وہ یہہ کوشش کرتا ہے کہ اسی ملک مین سرمایہ کا سود رہے اور سرمایہ کا سرانجام ہو اور وہ اس ملک مین مستغرق ہو۔ جب مین سنتا ہون کہ انڈیا مین برٹش سرمایہ کے لگانے پر افسوس و ماتم ہوتا ہے تو میرا دل بے اختیار چاہتا ہے کہ پوچھون کہ بغیر برٹش سرمایہ کے کلکتہ کا وجود کہان ہوتا؟ اور بمبئی کہان ہوتی؟ ہماری ریلین اور جہازون کے سارے کارخانے۔ دریاؤن مین جہازرانی اور تجارت کی کامیابی بکثرت کہان ہوتی اور ملکون مین جو دلیل مستقل نہیں ہے وہ انڈیا مین کسواسطے استعمال ہوتی ہے؟ جب جنوبی امریکہ اور چین مین برطانیہ اعظم نے اپنی دولت کو لگایا تو مین نے نہین سنا کہ وہان کے آدمیون نے یہہ فریاد مچائی ہو کہ ہم غارت اور تباہ ہو گئے۔ مصر مین جب غیر قوم نے وہان کی انڈسٹری مین جان ڈالی اور دریاے نیل کے بند باندھے تو اسپر کسی مصری نے افسوس نہین کیا روس کی انڈسٹری کو غیرون کے سرمایہ اور دماغ نے ایک کارسترگ بنا دیا جس سے اب ملک نے فائدہ اٹھانا شروع کیا ہے۔ جب انگلنڈ مین امریکہ اپنی جمع کی ہوئی دولت اور حیرت انگیز ایجادون اور اپنی سوداگری کی ذہانت کا دریا بہاتا ہے تو انگلنڈ مین کوئی شخص اپنی قسمت پر نہین روتا کہ غیر آدمی ہماری دولت کھینچے لیے جاتے ہین۔ اسواسطے کہ میرا کہنا یہان کے لوگون پر کچھ بھی اثر رکھتا ہے تو مین اسنے کہتا ہون کہ وہ فیکٹس یعنی واقعیتون کو اپنے سامنے رکھکر دیکھین۔ سرمایہ ایسی چیز نہین ہے کہ وہ کسی ملک کے جھنڈے کی لیٹ ہوا ہو وہ تو ساری قومون مین بالاشتراک ہے وہ تو مثل ہوا کے ہے جہان چاہتا ہے وہان جاتا ہے کل انڈسٹریل اور تجارتی دنیا ایک بہت بڑا کھیت بونے کے لیے بونے والے کے واسطے ہے اگر کوئی شخص اسپر رہتا ہو اور وہ اپنے بیلچے سے اسمین نہ بوئے تو پھر اسکو یہہ حق حاصل نہین ہے کہ وہ کسی باہر کے آدمی پر الزام لگائے جو اپنا ہل لاکر اسمین کھیتی کرے۔ البتہ وہ ملک بڑا زبردست ہے جسکا سرمایہ اس مین خود رو ہو اور خود ہی کارکن ہو اسی وجہ سے مین کہتا ہون کہ انڈیا مین جو شخص محب وطن ہو وہ بجائے

اسکے کہ وہ ان لوگون کو برا کہے جنھون نے اسکی غفلت سے فائدہ اوٹھایا ہے وہ
کھیت مین جائے گا اسکے جانے کے وقت مین دیر ہوگئی ہے اور اپنی دولت کو جو ورثہ
مین ملی ہے یا خود پیدا کی ہے اسکو اپنے اپنے ملک کی استعداد کو بروے کار
ظاہر ہونے مین اور ان کے فائدہ پہنچانے مین کام مین لائیگے -
انہون نے یہہ بھی کہا کہ مین نے کبھی یہہ دعوے نہین کیا کہ جن چیزون مین مین نے
کوشش کی انکا موجد مین تھا مجھ سے پہلے بڑے بڑے عالی دماغ ان خیالات کو پیدا
کر گئے ہین اور انکی کل کو دانشمندانہ ہاتھون سے اپنی راہ مین چلا گئے ہین مین نے تو اسکو
اپنے زمانہ مین چند قدم آگے چلایا ہے -
۸- نومبر ۱۹۰۵ء کو جب بمبئی کے چیمبر اف کامرس نے لارڈ کرزن کو ایڈرس دیا ہے تو
اس کے جواب مین اپنے الوداعی سپیچ مین اپنے عہد کے فائی ننیس اور تجارت کی
حالتون کا خلاصہ فرمایا ہے جسکا ماحصل ہم لکھتے ہین -
انہون نے کرنسی کی درستی سے جسکا ذکر ہم نے کرنسی کے باب مین کیا ہے فائی ننس اور
تجارت کی حالت کو بہتر بنا دیا - ریلون کے باب مین فرمایا کہ پہلے کسی وائسراے کے
عہد مین جو ریلین بنین اسکا طول کبھی ۳۹۹۸ میل سے زیادہ نہ تھا میرے عہد مین ۶۱۱۰
میل ریل تیار ہوئی - اب کل ریلین ۲۸۱۵۰ میل روان ہین - پہلے کبھی کسی وائسراے کے عہد
مین ۷۴½ کرور روپیہ سے زیادہ نہین خرچ ہوا میرے عہد مین ۱۶۰ کرور روپیہ خرچ ہوا
اب تک کل ریلون مین ۲۴۰ ملین سٹرلنگ یعنی ۳۶۰ کرور روپیہ صرف ہوا ہے -
پہلے کبھی ریلون مین توفیر نہین ہوئی تھی اب پچھلے چھ سالون مین توفیرات کا مجموعہ ۴½
ملین سٹرلنگ یعنی پونے سات کرور روپیہ ہوا ہے ہمیشہ انڈیا کی ریلون مین رولنگ سٹوک
یعنی انجنون و گاڑیون کے اندر مشکلات رہتی تھین اب انجنون مین ۲۸ فیصدی کا اور
مسافرون کی گاڑیون مین ۲۱ فیصدی کا اور اسباب کی گاڑیون مین ۳۲ فیصدی کا اضافہ
ہوا ہے - ریلون کی نقد آمدنی ایسی جلد سے چند ہوگئی ہے جیسے کہ اس کے قرض کا سود سنہ چند
ہوگیا ہے انہون نے ریلوے بورڈ مقرر کیا جسکا حال ہم ریلون کے بیان مین لکھ آئے ہین

آبپاشی کے باب مین لارڈ کرزن نے جو کام کئے ہین انکا ذکر آبپاشی کے بیان مین کیا گیا ہے -

انہون نے زراعت اور تجارت کی ترقی کا دروازہ کھول دیا شکر جو باہر سے آتی تھی اسپر ایسا محصول مقرر کیا کہ پھر دیسی شکر کی تجارت کو رونق ہوگئی - چاء کی نکاسی پر محصول لگنے کا قانون جاری کیا - نیل کو گرینٹس عطا کین - لوہے اور فولاد کے کارخانون مین جو پہلے گھاٹا ہوا تھا انکو بند نہین کیا بلکہ انکی امداد کر کے پھر جاری کرایا - بنکون کے نظام موجودہ کی بعض مزاحمتون کو دور کیا کسٹمس ڈپارٹمنٹ کی اصلاح کی - شاہی کسٹمس سروس پیدا کی اور ایک نیا ڈپارٹمنٹ کامرس اور انڈسٹری کا ایجاد کیا ٹیلیگراف کے محصولات کو کم کیا جسکا ذکر ہم ٹیلیگراف کے باب مین کر چکے ہین زراعت کے باب مین اصلاح کی جو پہلے کبھی نہین ہوئی تھی کہ ہندوستانی زراعت کے عمل مین سائنس کو داخل کیا انہون نے فرمایا یہہ بالکل سچ ہے کہ ہندوستانی کاشتکار خاصکر گجرات کے کاشت کے کامون سے ایسے ہی ماہر ہین جیسے کہ دنیا کے کسی ملک مین کاشتکار ہوتے ہین مگر ان کے مداح بھی اس بات کو نہین کہہ سکتے کہ زراعت کے سائنٹفک انکشافات اور تجربہ کی بھی کوئی بات وہ جانتے ہین - سکرٹری آف سٹیٹ سے درخواست کی گئی ہے کہ ہر پروونس مین ایک زراعتی کالج اور تحقیقات جدید کے لئے ایک مقام مقرر کیا جائے بس اسطرح سے سینکڑون کیا ہزارون ہندوستانی جوان سائنٹفک زراعت اور تحقیقات جدید کا کرنا سیکھ جائینگے -

مین مانتا ہون کہ ہمارا کبھی اس کریہ منظر طائفہ کے کھٹ راگون سے بیچھا نہین چھوٹے گا جو اپنے وقت کو انڈیا کی مفلسی اور بدبختی کے لئے رونے پیٹنے مین صرف کرتا ہے اور کبھی ان برائیون کے بالفعل علاج کی طرف متوجہ نہین ہوتا جنکی شکایت کرتا ہے ہمکو کبھی افلاس اور فلاکت کے دیکھنے مین آنکھین نہین بند کرنی چاہئے مگر ہم کو ایسا اندھا بھی نہین ہونا چاہئے کہ ان ترقیون کو جو افراط سے ہورہی ہین نہ دیکھین کہ اس ملک مین ہر جگہہ پر روپیہ موجود ہے - چلنے دبرتنے مین جمع ہونے مین معاملات مین لگانے کے اندر بنکون مین امانت رکھنے مین

امانت رکھنے مین لوگون جیبون اور تھیلیون مین محنت کی اجرت بڑھنے مین - غریب سے غریب آدمیون کی زندگی بسر کرنیکے خرچ مین اس کے آرام و آسایش کی چیزون کے بہم پہنچانے مین بلکہ عیش و نشاط کی چیزون کے برتنے مین چوتھائی صدی پہلے اسکے خواب مین بھی نہین آتی تھین چارون طرف یہہ دیکھنے مین آتا ہے کہ خریداری کا مقدور بڑھ گیا ہے جہان کوئی ٹیکس لوگون کے چٹکیان لیتے تھے وہ کم کردئیے گئے اور شاید اس سے بھی زیادہ اور کم کردیجائے انصاف یہہ ہے کہ یہہ فیکٹس (واقعتین) تسلیم کی جائین - مین نے جو اعداد حساب کرکے تیار کئے ہین وہ تم خاص کاروباری آدمیون کے روبرو بیان کرتا ہون مین نے ان حسابون کے لئے اپنے ہی عہد کے زمانہ کو نہین لیا اس لئے کہ میری دلیل کا کل مقصود یہہ ہے کہ ترقیون کی تاریخ جب سے شروع کرون کہ لارڈ ہلینسڈون اور سر باربر نے ٹکسالون کو بند کیا گو میرے زمانہ مین اسکے اثمار شیرین چکھے گئے مگر اسکی تخم ریزی انہون ہی نے کی تھی مین ہر صورت مین ۹۴-۱۸۹۳ اور ۵-۱۹۰۴ کے درمیان مقابلہ کرون گا اس عرصہ مین ریلون اور نہرون کے کامون مین گورنمنٹ نے اپنا سرمایہ ۵۶ فیصدی زیادہ صرف کیا - انڈسٹریل کامون مین جاینٹ کمپنیون نے جو روپیہ لگایا اس مین ۲۳ روپیہ فیصدی کا اور سیونگس بنکس کی امانتون مین ۴۴ فیصدی کا اور پریسیڈنسی بنکون مین لوگون کی امانت کے روپیہ مین ۱۷ فیصدی کا اور جاینٹ سٹوک بنکون مین ۱۳ فیصدی کا اور اکسچینج بنکون مین ۹۵ فیصدی کا اور انڈیا مین جس قدر گورنمنٹ نوٹ ہین انمین ۲۹ فیصدی کا اور لوکل سرکاری ڈبنچرون مین ۹۰ فیصدی کا اور انکم ٹیکس مین ۲۹ فیصدی کا - روپیہ جو روزمرہ چلتا رہتا ہے اس مین ۲۱ فیصدی کا اور نوٹ جو کامون مین چلتے رہتے ہین ان مین ۶۸ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے - انکم ٹیکس کے اضافہ مین ان آمدنیون کے ٹیکس محسوب نہین جنپر ٹیکس معاف ہوگیا ہے اور ۹۴-۱۸۹۳ و ۵-۱۹۰۴ کی تحقیقات کے بموجب دس برس مین سونے کے خرچ مین ۱۲۰ فیصدی کا اور چاندی کے خرچ مین ۱۳۰ فیصدی کا اور

برآمد مال کی قیمت مین ۳۵ فیصدی کا اور برآمد مال کی قیمت مین ۴۸ فیصدی کا اضافہ ہوا اسی عرصہ مین جس قرض کے روپیہ سے آمدنی ہوتی ہے وہ بقدر ۶۰ کرور روپیہ کے بڑھ گیا اور جس قرض سے آمدنی نہین ہوتی وہ ۱۶ کرور روپیہ گھٹ گیا۔

یہہ اعداد جو خاص تمہارے لئے تیار کئے غور وخیال کرنے کے قابل ہین انکو خواہ کسی نظر سے دیکھو وہ ایسی حالت مین کہ آبادی کی ترقی ۴ فیصدی ہوئی ہو حیرت انگیز افزایشین ہین بس ترقی کی اس مجموعی شہادت سے انکار کرنا ناممکن ہے جو انکو قومی ترقی کی کسی کسوٹی پر کسو۔ اسکی نظیر انڈیا کی پہلی تاریخ مین نہین ملیگی اور اگر کسی اور قوم کی تاریخ مین کوئی نظیر ہوگی تو شاذ و نادر یہہ ایک بڑی عظیم الشان مالیت ہے جسکو مین اپنے جانشین کو حوالہ کرنے والا ہون جسکو وہ دیانت و محنت سے محفوظ رکھے گا۔

جب لارڈ کرزن انڈیا سے رخصت ہوئے تو چیمبر آف کامرس نے کاروباری دنیا کی طرف سے بڑی شد و مد سے انکی قدر شناسی کا اور انکی جدائی کے افسوس کا آوازہ بلند کیا

## لارڈ کرزن کے دربارون کی بہار

### دربار لکھنؤ

۱۳۔ دسمبر ۱۸۹۹ع کو لکھنؤ مین لارڈ کرزن نے دربار فرمایا جسمین اودھ کے تعلقہ دار اور درباری مدعو ہوئے مارٹینیر پارک مین ایک بڑا خیمہ کھڑا کیا گیا اس مین یہہ دربار ہوا اور ہزار آدمیون سے کچھ زیادہ آدمی اس مین موجود تھے اس مین جو انہون نے سپیچ فرمایا اسکا خلاصہ ہم لکھتے ہین۔ یہہ دربار پہلا دربار تھا۔

مین دربار کو شان و شکوہ کی معمولی رسم نہین جانتا کہ وہ یہان کی قدیمی دستور و آئین کے موافق ادا کی جاتی ہے بلکہ مین اُسکو یہہ جانتا ہون کہ اس مین والسرائے کو یہہ موقع ملتا ہے کہ وہ ذی جاہ سربرآوردہ اشخاص کے مجمع سے جو اسکے گرد جمع ہوتا ہے ملاقات کرتا ہے اور اس مین باقاعدہ اعتبار و اعتماد کا باہم مبادلہ ہوتا ہی جو مجھے زیادہ تر اخلاق سے زیادہ پسند اس سبب سے ہے کہ ان ہی باہمی اعتبار و

اعتماد پر ملکہ معظمہ کی انڈیا کی شاہنشاہی مستحکم بنیاد پر قائم ہے۔ یہہ سلطنت والسرائے
اور وفا شعار رعایا کی آپس کی معاونت پر مبنی ہے اس کے استحکام کے واسطے ضرور ہے کہ
ان دولون کے درمیان آپس مین بے تکلف گفتگو اور ملاپ ہو۔ مین جب تک اپنے
اس عہدہ پر مامور ہون ایسے موقع کو کبھی ہاتھہ سے نہین جانے دونگا جسمین کہ آپس
مین صفائی قلب اور نیک نیتی کے ساتھہ ملاپ ہو۔ میرے خیال مین اب وہ زمانہ
نہین رہا کہ حاکم یا ان کے نائب اولمپس کے بادلون مین رہین (یونانیون مین اولمپس
دیوتاؤن کے رہنے کا مقام ہے) انکو چاہئے کہ پہاڑون کی چوٹیون سے اُتر کر
آدمیون کی آبادی مین آئین اور اپنے ہمجنسون سے انکی زبان مین بات چیت
کرین اور انکے ساتھ یک دل و یک جہت و ہم خیال ہو جائین اس طرح سے وہ
اپنے اعلے منصبون کی داد دین گے اور انکی حکومت پر کوئی اعتراض اس سبب سے
نہین ہوگا کہ وہ اعتماد پر مبنی ہے لارڈ کیننگ اکتوبر ۱۸۵۹ء مین اس غرض سے یہان
آئے تھے کہ غدر کے داغون کو مٹائین اور فیاضانہ و ملائم حکومت کی طرز جدید کے موافق
تعلقہ داران اودھ کو ان کے حقوق اور مراتب مرحمت کرین اور ان سے وعدہ کرین کہ
جب تک تعلقہ دار خیر خواہ رعایا اور عادل مالک ہین گے انکے حقوق اور اعزاز کو ہر وائسرائے
قائم رکھے گا اور کبھی انمین کسی طرح کی دست اندازی نہین کی جائیگی۔ پھر ۱۸۶۷ء
مین سر جان لارنس آئے تا کہ لارڈ کیننگ کی پولیسی کی تائید کرین ۱۸۸۲ء مین ان ہی
خیالات سے لارڈ رپن آئے اب سترہ برس کے بعد مین آیا ہون کہ بادشاہ وقت کے
الطاف آمیز وعدون کی تجدید کرون میرا خیال مثل ان اشخاص کے نہین ہے جو یہہ دعوی
بڑی جراءت سے کرتے ہین کہ ہر وقت مین اور ہر مقام مین ہمیشہ گورنمنٹ برطانیہ کی پولیسی
انڈیا مین ایک ہی اصول پر یا دور اندیشی یا دانشمندی پر مبنی رہی ہے۔

ہم نے بہت سے تجربے کئے ہین اور انمین بعض مین ناکامیاب ہوئی ہین مجھے یقین نہین ہے
کہ اودھ مین ایسے تجربے اور ناکامیان نہ ہوئی ہون ہم نے بعض اوقات پرانی بوتلون
مین نئی شراب بھروائی اور اگر وہ ہمارے ہاتھہ مین پھٹ گئین تو ہم دیکھتے کے دیکھتے رہگئے

لیکن زمانہ گذشتہ مین گورنمنٹ سے خواہ کچھ غلطیان اور حساب مین بھول چوکین ہوئی ہون لیکن مین یہہ سچ دعوے سے کہتا ہون کہ ہم نے اپنے معاہدہ سے ذرا سا بھی انحراف نہین کیا ایفاء وعدہ پر برٹش کی عزت مبنی ہے وہی اسکی محافظ و معین ہے ایک بڑے مورخ (لارڈ مکولی) کا قول ہے کہ مشرق مین انگلش بہادری اور انگلش دانائی سے سلطنت کو وسعت ایسی نہین حاصل ہوئی ہے جیسی زیادہ تر انگلش کی راستبازی سے حاصل ہوئی ہے مین اس مقولہ کے ساتھ متفق ہون ۔ برٹش گورنمنٹ اپنے ایفاء وعدہ مین ایسی پختہ ہے کہ خواہ اسے کیساہی نقصان اسکے پہنچے مگر وہ اپنے وعدہ سے نہین ہٹتی اسکی ایک مثال تعلقہ داران اودھ کے ساتھ معاہدون کی ہے جسمین چالیس سال سے سر مو فرق نہین آیا رئیسون اور زمینداروں اور تعلقہ دارون کے حقوق کی محافظت کے واسطے ایکٹ علاقجات اودھ ۱۸۶۹ء اور ایکٹ امداد تعلقہ داران ۱۸۷۰ء اور ایکٹ لگان اودھ ۱۸۸۶ء جاری ہوئے اور لفٹنٹ گورنر موجودہ سر انٹنی میگڈونل نے ایکٹ علاقہ جات محفوظ کا مسودہ تیار کیا ہے ۔

یہہ افسوس کی بات ہے کہ آپ کی جماعت کے اگر اکثر نہین تو بعض صاحب قرضہ کی زیر باری کے سبب سے پریشان حال ہین ۔ یہہ قرضہ بعض صورتون مین اسراف بیجا سے بعض صورتون مین مجبوری سے ہوا ہے جسکے سبب سے انکے علاقے جنکو آپ کے ہاتھ مین گورنمنٹ رکھنا چاہتی تھی اکثر منتقل ہو گئے اسلئے تعلقہ دارون کی اس درخواست پر کہ اس انتقال جائداد کا انسداد گورنمنٹ کرے گورنمنٹ نے مسودہ ایکٹ مذکورہ تیار کیا ہے ۔

اب یہہ تمہارے اختیار مین ہے کہ جب وہ بطور ایکٹ کے جاری ہو جائے تو اس سے مستفید ہون یا نہ ہون ہم نے اپنے عہد و پیمان کا حق ادا کر دیا ۔ ہم ایسا قانون تو بنا نہین سکتے تھے کہ جس سے آپ کے قرضخواہون کی حق تلفی ہو ۔ ایکٹ کورٹ وارڈس ایکٹ علاقجات محفوظہ دونو ملکر آپ کو قرضہ کی زیر باری سے تھوڑے عرصہ مین سبکدوش کردین گے ۔ ریلون کا جاری ہونا تعلیم کا اشاعت پانا چھاپہ کا پھیلنا اور پبلک ورکس کا تیار ہونا اور کارخانون کا جاری ہونا یہہ سب عوام مین ایک قسم کی جان ڈال رہی ہین ۔

آپ پرانی دقیانوسی وضع جسکی پابندی جبلی تھی وہ نئے طریقون کی مزاحم کم ہوتی جاتی
ہے گوشہ نشینی کا مراقبہ تو نہین بلکہ تروتازہ جوانی کی جودت پیدا ہوتی جاتی ہے ۔ ملک
اودھ جو ہندوستان کا بوستان مشہور ہے ریلوں سے نہال ہو رہا ہے آپ نے
اپنے محسن لارڈ کیننگ کے نام نامی سے ایک کالج بنا رکھا ہے اور ۳۰ سال سے
اسکی امداد برابر کی ہے اور کالون انسٹی ٹیوٹ یعنی اسکول مین آپ کے لڑکے
تعلیم پاتے ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اعلےٰ تعلیم کی طرف آپ کو خیال ہے
مگر آپ کی رعایا مین جم غفیر ایسا ہے کہ وہ تعلیم سے بالکل محروم ہے اسکی طرف بھی توجہ
کرنی چاہئے ۔ جتنی کاشتکارون اور دہاتیون کی حالت زیادہ سقیم اور واجب الرحم ہو
اتنی انکی امداد مرفہ الحال آدمیون پر لازم ہوتی ہے کہ ان بیکسون کے لئے دنیاوی
بہبودی کا سامان بہم پہنچا ئین ۔
یہہ خوشی کی بات ہے کہ انگلنڈ مین جیسے رؤساء اپنی رغبت سے بغیر اجرت کے قرب وجوار
مین عدالت کے کام کرتے ہین اسکی نقل کا اصل اودھ مین بھی موجود ہے اس لئے ہم
آنریری مجسٹریٹون کا شکریہ ادا کرتے ہین ۔

## برما کے اندر منڈلے مین دربار

۵ - نومبر ۱۹۰۱ء کو وائسرائے نے منڈلے کے محل کے مغربی تخت گاہ کے کمرہ مین دربار فرمایا
جسمین شریک ہونے کے لئے دور دور سے جنوبی شان کے تیس رؤساء اعظم
آئے اور برما کے اور شرفا و معززین جمع ہوئے ۔ وائسرائے نے جو انکی مخاطبت مین
ارشاد کیا اسکا خلاصہ نیچے لکھا جاتا ہے ۔
انہون نے فرمایا کہ اس دربار مین میرا فرض جو اول اور خوش کن تھا وہ ابھی ادا کر چکا ہون
کہ جنوبی شان کی ریاستون کے خاص رئیسون کو خطاب دئے اور برما کے بعض
شرفا اور پولیس کے افسرون کو اپنے کامون کی حسن خدمات کے عوض مین انعامات تقسیم
کئے یہہ کام بڑی محنت کا اکثر حسد انگیز ہوتا ہے کہ بہت سے مستحق اشخاص مین سے چندہی

اشخاص خطاب انعام کے لئے منتخب کئے جاتے ہین میری رائے مین اعلے حاکم کے نزدیک اس فضیلت اور جوہر ذاتی کی قدر و منزلت کا استحقاق زیادہ ہونا چاہئے جسمین کوئی خودغرضی اور خودنمائی و خودبینی نہ ہو۔

جنوبی شان کی ریاستون کے رئیس جو اس دوپہر کو میرے سامنے سے گذرے ہین وہ ایسے خطے مین رہتے ہین جسکا رقبہ چالیس ہزار مربع میل اور آبادی آٹھ لاکھ آدمیون کی ہے مال متاع کا حال اب تک نہین کھلا انکے باشندے تیز فہم تاجر ہین زمین زرخیز ہے بہت قسم کے اناجون کے پیدا کرنے کی قابلیت رکھتے ہین اس مین بیش قیمت معدنیات زیر زمین مدفون ہین پندرہ برس سے مسٹر ہلڈر ریڈ صاحب انکے منتظم ہین انکے معاون و مددگار بڑے بڑے رئیس ہین جو بجائے اسکے کہ آپس مین ایک دوسرے کی ریاست پر فتنہ انگیزی اور اپنے باپ دادا کی طرح رعایا کی خونریزی کرتے رفاہ عام کے کامون مین ایک دوسرے پر سبقت لیجانی چاہتے ہین سڑکین بنا کر آپس مین آمد و رفت جاری کرتے ہین۔ ٹانگ گئی مین ایک خاص اسکول انہون نے اپنی اولاد اور رشتہ دارون کی تعلیم کے لئے جاری کیا ہے جس سے اگر انکی نسلین دانشمند ہوئین تو اس سے وہ فائدہ اٹھانے مین ناکام نہین رہینگین اور وائسرائے انکے وطن مین آکر مبارکباد دیگا کہ وہ برٹش انڈین ایمپائر کی مرفہ الحالی اور فارغ البالی مین شریک ہوگئین۔

اب مین اپر (بالا) برما کی طرف مخاطب ہوتا ہون کہ ہر وائسرائے کی خاص توجہ اس ملک کی طرف ضرور ہے کہ وہ ابھی حال مین گورنمنٹ کے قبضہ مین آیا ہے اور اسکی تکمیل کے لئے جو کچھ کیا گیا ہے اور آئندہ جو اس سے امیدین ہین وہ عجیب ہین اور وہ خاصکر اس آدمی کے لئے تو بڑی دلچسپ ہین جسنے سلطنت کی تجدید کو خاص اپنا مطالعہ بنایا ہو اس سے زیادہ کسی بات کو مدنظر نہ رکھا ہو کہ مشرقی آدمیون کو جہالت کی پستی سے نکالکر تہذیب اور شائستگی کی بلندی پر پہنچائے بغیر اسکے کہ انکے اپنے مذہبی اعتقاد و رسم و آئین و قومی خصائل مین کوئی رخنہ پیدا ہو۔ بالا برما مین ایک طرف ذہین و

تربیت پزیر اور اپنے کسی نہ کسی نہایت قدیم مہذب مذہب کے پابند رہتے ہین -
دوسری طرف شمال مشرق مین ایسے فرقے رہتے ہین کہ ایک دوسرے کا گلا کاٹتے ہین مین
شبہ کرتا ہون کہ اگر انڈیا کی شمالی مغربی سرحد پر جسے مین خوب جانتا ہون لوقلمون خط وخال
قومون کے زیادہ بہ نسبت شمالی مشرقی سرحد کے ہون - بالا برما کی سرحدین چین اور
سیام کی سرحدون سے ملی ہوئی ہین جکے سبب برطانیہ اعظم کے ممالک کا فرانس کی
ایشیای سلطنتون سے ڈانڈا مینڈا مل گیا ہے وہ منی پور اور آسام تک پھیلی ہین
شمال مین ان اضلاع سے ملتی ہین جنمین مجہول الحال وحشی قومین آباد ہین جن سے ابتک
کوئی ملا نہین تھا یہ ایسا مقام اور بڑا کام ہے کہ برٹش قوم آیندہ زمانہ مین مدتون تک
اپنی ذہانت کو مصروف دکھیگی - سو برس بعد بالا برما مین اس کے بے شمار مخازن
بروے کار ظاہر ہوجائین گے اسکے پانی کی راہین بکار آمد ہوجائیگین اسکی آمد ورفت
کی راہونکی ترقی ہوجائیگی اسکی آبادی بہت گنی ہوجائیگی اور ہوکونگ کوہستان سے
خلیج مرتبان تک اور ہونگ کونگ کوہستان سے یونان تک امن امان ہوجائیگا - غرض اسکی
حالت آجکی موجودہ حالت سے ایسی مختلف ہوجائیگی کہ بنگال کی حالت موجودہ وارن
ہیسٹنگس کے بنگال کی حالت سے مختلف ہے ہمارے اضلاع بالا کی آبادی چالیس
لاکھ سے کچھ کم ہے اس کی آب وہوا معتدل ہے - زمین زرخیز ہے ارزان خوراک بکثرت
ایسی ہے کہ قحط اس مین اپنا عمل نہین کریگا مین کوئی وجہ نہین جانتا کہ اس مین ایک کرور
چالیس لاکھ آبادی کیون نہ ہوجائے مین چاہتا ہون کہ اسے اپنی آنکھون سے دیکھون
لیکن یہہ ناممکن ہے مگر مین اس سے خوش ہوتا ہون کہ میرے بعد آیندہ آنیوالون
کے لئے کیا باقی رہ گیا ہے - بہت نسلون تک انڈیا کی سرحدین میرے ہموطنون کے لئے
وہ کام پیش کرینگین جنکے لئے انہین عقلین دنیا کی قومون کے لئے خاص موزون ہین
بالا برما کے الحاق پر ۱۶ سال گذرے ہین انہین اسکی ترقی کے چار زمانے آئے
ہین اول زمانہ فتح کا تھا جو بہت جلد ختم ہوگیا دوسرا زمانہ بدانتظامی کا تھا جس مین
تھوڑے تھوڑے گروہ لڑائیان لڑتے پھرتے تھے تیسرا زمانہ امن امان کا آیا جسمین

زمین کے سارے بندوبست مالی کئے گئے دیوانی فوجداری کی عدالتیں مقرر ہوئیں پولس کارپرداز مقرر ہوا تعلیم کا انتظام ہوا سڑکین اور پل بنائے گئے ہوسپٹل و ڈسپنسری قائم ہوئین ویکسی نیشن سے فائدہ پہنچایا گیا حفظان صحت کا سررشتہ مفید ہوا۔ زراعت کی ترقی کے لئے سامان تیار کئے گئے۔ آبپاشی کی نہرین بنائی گئیں کوہستانی اضلاع مین امن قائم کیا گیا شورہ پشت قومون کی شورش مٹائی گئی تیسرے زمانہ کے ساتھ ہی چوتھا زمانہ آیا کہ دولت مین جو کمی تھی وہ باہر کے سرمایہ سے بڑھائی گئی جیسے ملک کی لکڑی و تیل و جواہر کے مخازن کو ایسا درست کیا کہ ان مین باقاعدہ سرمایہ صرف ہونے اور اس سے نفع اٹھنے لگا۔ غرض برہما کا نمو وارتقا بالاضافت بہت جلد ہوا۔

جب سے بالا برما کا الحاق ہوا ہے اسکے روے نیو کی آمدنی ۵۰ لاکھ روپیہ سے بڑھ کر ۱۴۱ ۱/۴ لاکھ ہو گئی اور آخر دس سال مین آبادی کا اضافہ پانچ چھ لاکھ یعنی ۴ اور ۱۵ فیصدی ہو گیا اگر ملک کی ترقی کا پیمانہ ملک کی آمد و رفت کے وسائل ہون تو ۱۸۶۹ مین اپر برما مین ایک میل ریل نہ تھی اب ۵۰۰ میل ریل ہے اور سڑکین تین ہزار میل بنی ہوئی ہین جنمین آخر پانچ سال مین ۷۰۰ میل بنی ہین۔ نہرون کا حال یہہ ہے کہ منڈلے کی نہر جو کھلنے والی ہے پچاس لاکھ روپے مین تیار ہوئی ہے وہ ایک لاکھ ایکڑ زمین مین آبپاشی کریگی اور دو اور نہریں بننی شروع ہوئی ہین جب بن جائیگین تو ان تینون نہرون مین ڈیڑھ کرور روپیہ صرف ہو گا۔ ۱۹۰۰ء مین ۱۴۰۵ جرائم کبیرہ جو زیرین برما سے سرخند تھے سرزد ہوئے اہل برہما کو گورنمنٹ نے بہت سے اعلے عہدے دئیے اور تعلیم کا سامان انکے لئے ایسا تیار کیا ہے کہ وہ اور زیادہ عہدون پر مامور ہونے کی لیاقت حاصل کرین گے۔

ہم نے بہت سی اصلاحین کین اور کبھی ہم نے یہہ نہین چاہا کہ اہل برما اپنی قومی خصائل اور رسم و عادات کو جو نیک کام ہین چھوڑ دین یہ بڑا مشکل کام ہے کہ مشرق و مغرب کو ایسا گھلا ملا دین کہ وہ شیر و شکر ہو جائین یہہ اسطرح سے نہین ہو سکتا کہ قومی عادات و

آئین و طرز دبائے جائین - قدیم زمانہ مین اہل برما مشہور تھے کہ وہ اپنے مربیون کا استاد و نکا
حاکمون کا اپنے سے بڑی عمر کے آدمیون کا ادب کرتے تھے سو سائٹی کی اچھی حالت
نہین ہوسکتی جب تک کہ چھوٹے بڑون کا ادب انکی وجاہت و منصب و عمر کے سبب سے
نہ کرین - یہہ فرائض منزلی (گھر کے) لئے بنیادی پتھر ہین اگر ہماری تعلیم اس ادب مین خلل
پیدا کرے تو تعلیم کے فوائد کا بھاری نقصان اٹھانا پڑے اگر ہماری تعلیم کا نتیجہ یہہ ہو کہ
شرطین لگانے اور جوا کھیلنے کا مذاق پیدا ہو اور تجارتی عزت کی کم قدری کی جائے تو مین
جانونگا کہ تعلیم کا جو عین مقصود تھا اس کے حاصل ہونے مین ناکامی ہوئی -

ایک اور بات مین آپ سے کہتا ہون کہ آپ کو اپنے پرانے دستور سے انحراف نہین
کرنا چاہئے آپ معزز مشہور معروف وہ مذہب رکھتے ہین جسکے آثار قدیمہ کل مشرق
مین منتشر ہین ان مین معابد کے اندر شرقی حسانت پائی جاتی ہے - اگر تم پیگوڈا
(معبد) بناؤ اور اسکی اچھی خبرگیری نہ کرو تو اسسے کچھ فائدہ نہین - قومی عام پسند مذہب
کی معابد کے کھنڈر اسکی شان کے اچھے بیان کرنے والے نہین ہوتے - یہی حال
تمہارے آرٹ و عمارت کا ہے کہ ایک زمانہ مین اسکے خوبصورت بنانے مین بڑی ذہانت
و قوت متخیلہ خرچ کی گئی تھی مگر اب ایسا زوال آرہا ہے کہ وہ فنا ہونے کو ہین مین نے
جو اس ملک کے آثار قدیمہ کے قائم و برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے اسکی بڑی وجہ یہی ہے
کہ اس ملک مین بھی عبادت گاہونکی عمارات زندہ رہین مین یقین کرتا ہون کہ اگر وہ
مٹ مٹا گئین تو پھر وہ اس طرز کی نہین بنینگین اور جو نئی انکی جگہہ بنی ہین یا بنینگین غالباً وہ
گریہ منظر ہونگین تمہارا آرٹ تمہاری عمارات تمہاری چوبی اور چاندی کے نفیس کام
اور نقاشی خارجی امداد سے زندہ نہین رہ سکتین وہ تمہاری خود اپنی متواتر امداد سے
سلامت رہ سکتی ہین -

آج اہل برما کے لئے میرے آخری الفاظ یہہ ہین کہ وہ اپنے مذہبی ایمان مین اپنی
قومی سیرت مین اور اپنے رسم و آئین کاروبار و گنون مین بہترین باتون کو سلامت رکھین
برما مین قیصر ہند کی نہایت خیرخواہ وفادار وہ ہین جنکی عزت کرنے کو مین بہت پسند

کرتا ہون جو لیورو ہین کے زیرک نقال نہین ہین بلکہ نہایت سچے سیدھے سادے ایماندار اور اپنی عقل اور اپنی قدیمی رسوم قومی مین مشہور و نامور ہین۔

## دربار کوئٹہ

۱۲- اپریل ۱۹۰۰ء کو سینڈ فورڈ میموریل ہال کوئٹہ مین وائسرائے نے دربار کیا اس مین روسا رعظام اور سردار و شرفا و بلوچستان مدعو ہوئے۔ خان قلات. لاس بیلا کا جام اور تین سو کے قریب خان و سردار اور کوئٹہ کے کل سول اور ملیٹری افسر دربار مین جمع ہوئے اور وائسرائے نے یہہ سپیچ فرمایا۔

مجھے افسوس ہے کہ آپ کی زبان مین آپ سے مین باتین نہین کرسکتا لیکن آپ کی زبان مین میرے کلمات ترجمہ ہوکر آپ کے کانون مین پڑجائینگے۔ اگرچہ مین آپ سے اس طرح مخاطب نہین ہوسکتا کہ آپ سمجھین لیکن مین یہہ دعوے کرسکتا ہون کہ آپ کی تاریخ کی آپ کے مراسم و آئین کی اور آپ کے ملک کی بعض باتین مین جانتا ہون۔ برسون پہلے اس سے کہ مجھے اس عہدہ پر ملکہ معظمہ نے مقرر کیا ہو انڈیا کی سرحد اور اس کے قرب وجوار کی ممالک کی سیاحت مین مین نے اپنا بہت وقت صرف کیا ہے مین آپ کے بہت سے جرگون سے ملا ہون پامیر سے کوئٹہ تک جو ایک ہزار میل سرحد ہے اسکے بڑے بڑے امرار عظام کو مین جانتا ہون یہان کے آدمیون سے اور ان کے حکمرانون سے بڑی گرم مہری رکھتا ہون۔ برسون اسپر گذر گئے کہ مین نے ایران کی سیر مین بھی اپنا وقت صرف کیا ہے اس ملک کے ساتھ آپ مین سے بہت آدمی قریب کی رشتہ سندیان رکھتے ہین۔ ایک دفعہ مین چترال مین مہتر نظام الدین کے ساتھ مقیم رہا تھا جسکو اسی کے بھائی نے قتل کرڈالا تھا اب اسکا بھائی برٹش انڈیا مین مقید ہے۔ پانچ برس گذرے کہ مجھے یہہ آخر موقع ملا تھا کہ مین کابل سے غزنی و قندھار کے رستہ سے چمن سے نیچے اترکر کوئٹہ مین آیا تھا۔ کابل مین دو ہفتہ تک مین امیر کا مہمان رہا تھا۔ اس وقت سے سات برس پہلے مین یہان سر روبرٹ سینڈمنورڈ کے ہان مہمان رہا تھا اور جب تک خجک کا ٹنل (ازمین دوز راستہ)

بننابھی نہین شروع ہوا تھا کہ ہم نے چمن سے پرانی سڑک پر چڑھکر اسکے کوہستان دیکھے تھے ان تجربون نے مجھے سکھایا تھا کہ مین سرحد کو جانون اور اس سے الفت کرون اور پٹھانون اور بلوچون سے محبت کرون - ان اضلاع مین جو میری کشش ہوئی اور ان کے ساتھ جو مجھے وابستگی ہوئی اسکی دلیل نہایت سیدھی سادی ظاہر ہے کہ مین سرحدی اقوام کی مردانہ ہمت و جرأت کو سراہتا ہون مجھے ان سے لڑنا پسند نہین مین انکی ساتھ معزز مصالحت رکھنی چاہتا ہون - بہت سی حالتون مین مثلاً جیسے بلوچستان مین پہلے زمانہ مین ہمیشہ آپس مین جھگڑا فساد برپا رہتا تھا جسکے سبب سے انکی قوت کم ہوتی تھی اور اس مین انکے اندر اتحاد نہین ہوتا تھا مین یہہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے ملک کی محافظت کرنے اور آپس کے جھگڑے فسادون کے فیصلہ کرنے کے لئے برٹش راج کے سایہ عاطفت مین آجائین - اور جو شخص اسپر حملہ آور ہو وہ ہمارا اور تمہارا دشمن سمجھا جائے - مین یہہ چاہتا ہون کہ وہ ملکہ معظمہ کے معتمد سپاہی اور خیر خواہ دولت از روے عہد و پیمان ہو جائین جیسے کہ بہت سے اہین سے ہین - ہمارے ساتھ انکا لڑنا بیفائدہ اس سبب سے ہے کہ ہم زبردست ایسے ہین کہ آخر مین انکو شکست دیدیتے ہین اور جب وہ برٹش گورمنٹ کے ساتھ اپنا دوستانہ تعلق پیدا کرتے ہین تو انکا مذہب اور انکی شریعت اور نیز انکی آزادی سلامت رہتی ہے - جیسا مین اور آدمیون سے دلیرانہ سچ کہتا ہون ایسا ہی سرحد کے آدمیون سے آزادانہ کہہ دیتا ہون کہ اپنے مقاصد مین کہان بھلائی کرینگے اور کہان برائی بلوچستان کے سردارون نے یہہ سبق مدت دراز کے کامیاب تجربہ سے سیکھا ہے - اس ملک کی تاریخ بست سالہ میرے بیان کی تصدیق کرتی ہے جس مین بدنظمی کی تبدیلی امن امان سے ہوئی ہے اور مستقل ترقی ہوئی ہے اسکی آبادی اور دولت اور خوشنودی بڑھتی ہے -

آج اس دربار مین مین مختلف جماعتون کے آدمیون سے مخاطب ہو رہا ہون - ہر جماعت کی نسبت کچھ الفاظ کہتا ہون یہان عالیجناب خان قلات اور لاس بلاس کے حاکم موجود ہین

خان قلات کے باپ دادا مین سے اول نامر خان تھا جسکو رعیت اسکی عدل پروری اور راست بازی کے سبب سے عزیز رکھتی تھی - اگر کسی ریاست کی برتری و اقبال مین زوال آتا ہے تو اسکا سچا الزام اسکے حکمران پر لگایا جاتا ہے - حکمران کو رعیت کی بڑی ذمہ داری حوالہ ہوتی جب حکمران خود ہی اپنے منصب پر مذبذب حالت مین ہو اور پولیٹکل خوف اس کے پیچھے لگا ہو اسکی خود جان جوکھون مین ہو تو ذمہ داری کا حق ادا کرنا نہایت مشکل ہے - لیکن جب برٹش حکومت اسکی محافظ ہو اور ہر بیرونی حملہ سے بچاتی ہو تو پھر اس کے لئے کیا عذر باقی رہتا ہے کہ وہ اپنی رعیت کی صلاح و فلاح مین مستعدی سے جدوجہد کرے اور نظم و نسق مین اپنی روشن ضمیری نمایان کرے سرکار اسکو اپنی کشادگی کف سے دیتی ہے مگر اسکا وہ معاوضہ پانی کی بھی امید کرتی ہے اس احسان کا حق ادا کرنا بھی انکو ضرور چاہیے -

دوم مین یہان ان سردارون کو دیکھتا ہون جو از روے عہد و پیمان ہمارے رفیق ہین سردارون کے آپس کے پرانے جھگڑون کا مٹ جانا - اور اس مین مصالحت کا ہونا اور عام امن و عافیت کی مسرت کا حاصل ہونا - برٹش گورنمنٹ کے طفیل سے آپ کو حاصل ہوا ہے مین تمہاری تاریخی خیر خواہی کو جانتا ہون مجھے یاد ہے جو آپ نے جنگ کابل مین خیر خواہی کی تھی لیکن اے سردارون صرف نازک وقت ہی مین تم پر گورنمنٹ کا حق ادا کرنا واجب نہین ہوتا - جب لڑائی شروع ہوتی ہے تو تمہارا اعتبار کرتے ہین لیکن امن و عافیت کا وقت بھی اپنی خدمت گزاری لڑائی کے وقت سے کم نہین جاننا حال کے سالون مین حرص اور بوالہوس نے گورنمنٹ پر اکثر حملے کئے جنکے سُننے سے میرے بدن مین سناٹا آتا ہے اس سے جرگون کی بیعزتی اور ان کے سردارون کی بے اعتباری ہوتی ہے - مین یقین کرتا ہون کہ اگر سردار مستقل مزاج اور آپس مین متفق ہون تو ان کے واسطے یہہ ممکن ہے کہ ان فسادون کو روک دین - مین یقینی جانتا ہون کہ بہت سی وارداتون مین یہہ ممکن ہے کہ وہ مجرمون کو گرفتار کر کے سزا دین اسواسطے اے سردار و مین تم سے کہتا ہون کہ گورنمنٹ جو تم کو تنخواہ دیتی ہے اور خدمات سپرد کرتی ہے وہ اس لئے نہین دیتی کہ تم کچھ کام نہ کرو

مجھے توقع ہے کہ تم خلاف ورزی قانون کے فسادون کے مقدمات کو روک دوگے اور اپنے جرگون کی عزت کے داغون کو دھو دوگے - جب مین دیکھتا ہون کہ کوئی شخص اپنے حق خدمت کو اچھی طرح بجالاتا ہے تو بہت جلد اسکی قدرشناسی کرتا ہون اسی واسطے مین بڑا خوش ہوا جب ایجنٹ مسٹر برنیز نے مجھے مطلع کیا کہ خانصاحب بہاءالدین خان زئی نے ایک قزاقون کے گروہ سے آگاہ کیا اور رستم زئی کی سپاہ نشکی نے مفسدون کے ایک گروہ کو مار کر منتشر کردیا اور گورنمنٹ کی بڑی قابل قدر خدمت کی ان آدمیون کی نیک اطوار کو مین قبول کرتا ہون اور اسکو ایک مثال بناتا ہون - سوم مین دیکھتا ہون کہ وہ سردار اور خان موجود مین جو برٹش قلمرو کے اندر رہتے ہین ان سردارون اور ان خانون مین بہت سے تنخواہ یا معافی گورنمنٹ سے پاتے ہین تمہارے بھی فرائض ہین جنکا ادا کرنا تمپر واجب ہے - زمانہ حال مین برٹش بلوچستان مین کئی واقعات ایسے واقع ہوئے ہین کہ ان مین انگریز اور یوروپین کے قتل کرنے کے لئے قصد کیا گیا ہے جسکا نام یا غلط نام غزا رکھا یا ہے - اے سردارو اس بات کو یقین کرو کسی ایسے شخص کو قتل کرنا جسنے فقط اس سبب سے کہ وہ خدا کی عبادت دوسری طرح سے کرتا ہے سب سے زیادہ احمقانہ خیال ہے جو انسان کے دماغ مین گذرا ہے اگر عقبے پر سے پردہ اٹھا دیا جائے اور ان شریر غازیون کی حالت وہان دیکھی جائے تو مین خیال کرتا ہون کہ پٹھانون کی سرحد پر اور بلوچون مین بہت سے غازی مرد نہ دکھائی دین گے مین نے یہہ مصمم قصد کرلیا ہے کہ گورنمنٹ کا جہان تک اختیار ہے ان منحوس جرائم کو کم کرے - مین سخت سے سخت سزا دینے مین نہین جھجکونگا - اگر مجھے ضرورت آنکر پڑیگی تو مین منع کردونگا کہ کوئی شخص کسی قسم کا ہتھیار لگا کے نہ نکلے مین ان لوگون کو جنکے ذمے جوابدہی ہے الزام دونگا - رعایا کے سربرآوردہ آدمی گورنمنٹ کی دو طرح سے معاونت کرسکتے ہین - اول یہہ کہ وہ اپنی ساری حکومت اور رعب داب کا بوجھ ان لوگون پر ڈالین جو یہہ بیجا یا نہ حملے کرتے ہین وہ گورنمنٹ کے معاون ان مجرمون کے کرانے مین ہون - مین ان لوگون کے انعام دینے مین ذرا تامل نہین کرونگا جو ایسی نیک اور

سچی خدمات بجالائین گے لیکن مین ان لوگون کے معاف کرنے مین بھی جلدی نہین کرونگا جو کچھ نہ کام کرنے سے مطمئن ہین اور اپنے فرض کے بجالانے مین ظاہر غفلت کرتے ہین۔ اس کے بعد کچھ قحط سالی کا بیان ہوا اور سینڈ ہرسٹ فورو ہال کھولا گیا۔ انکے اوصاف بیان کیئے اور ایجنٹ مسٹر برنیز کی کارگذاریون کی تعریف کی گئی۔

## دربار پشاور مین

۲۶ - اپریل ۱۹۰۲ء کو پشاور کے شاہی باغ مین وائسرائے نے دربار کیا اس مین روساء عظام اور شرفا اور شمال مغربی پرووِنس کے اور متصل کے ماوراالحد کے سرخیل مدعو ہوئے کل تین ہزار آدمی موجود تھے جنمین مہتر چترال وخان دیر وخان نواگئی اور مال کنڈ ایجنسی کے سردار اور خیبر کے سردار اور ہزارہ کی حد کے سردار اور بہت سے درباری اور ہندوستانی افسر خاص تھے۔ انکی طرف وائسرائے نے مخاطب ہوکر یہہ سپیچ دیا جس سے گورنمنٹ کی سرحدی پولیسی کی پوری حالت معلوم ہوتی ہے۔ کوئٹہ اور پشاور کے دربارون کی پولیسی کیا ہے اور مین کن تعلقات کو چاہتا ہون کہ ہمارے تمہارے درمیان ہون۔ پندرہ برس ہوئے کہ مین پہلی دفعہ خیبر مین گیا تھا اور اس سے آٹھ برس بعد چترال مین ہوتا ہوا دوسری دفعہ کابل جاتے ہوئے اس مین آیا تھا اس کل زمانہ کی تایخ سرحدی کی ہر منزل کو مین نے طے کیا تھا۔ مین افغانون کی جانب مین بھی گیا تھا مین نے پٹھان جانب کے سمجھنے مین سعی بلیغ کی۔ سرحد کے اس مسئلہ کے تین رخ ہین اگر کوئی آدمی سرحد کی کوئی بھلائی کرنی چاہتا ہے تو اسکو چاہیئے کہ ان تینون رخون کو دیکھے اور ان مین ہم آہنگی پیدا کرے مین مانتا ہون کہ ماوراالحد کی قوم کے آدمی کی بڑی آرزو یہہ ہے کہ وہ اپنے مذہب اور اپنی آزادی کو قائم رکھے۔ برٹش گورنمنٹ ان دونون مین سے کسی ایک مین ذراسی بھی مداخلت کرنی نہین چاہتی۔ انڈیا کا ہر مسلمان تم سے کہے گا کہ مسلمانون کا مذہب ہمارے ہاتھون کے حملہ سے سب طرح محفوظ ہے۔ لیکن سرحد پر بہت سے خوفناک آدمی ایسے رہتے ہین جو ہمیشہ مذہبی فسادون کے اٹھانے مین کوشش کرتے ہین

ہم ان آدمیون کو خوب جانتے ہین جو جہاد کے لئے وعظ کیا کرتے ہین جو مین کہہ سکتا
ہون وہ یہہ ہے کہ جسوقت کوئی مسئلہ رزم سے متعلق ہو جاتا ہے تو میری نگاہ کے
سامنے سے سارے مذہب باہر نکل جاتے ہین کسی قسم کی جنگ کا خواہان نہین مگر
امن و عافیت کا جویا ہون - چار سال سے بالکل امن امان ہے جس سے طرفین کو
فائدہ پہنچا ہے - مین اس مین کسی تغیر کا خواستگار نہین ہون اور اگر تم بھی دانشمند
ہوگے تو اس مین تغیر کے خواہان نہ ہوگے - اگر سرحد مین جنگ کرنے پر مجبور کیا گیا
تو مجھے ایک لمحہ بھی اسکا خوف نہین ہوگا کہ آدمی جہاد کرتے ہین یا کوئی اور لڑائی
لڑتے ہین مین اس کے ختم ہونے تک جنگ کو جاری رکھونگا اب دوسری بات
تمہاری آزادی کی ہے - ہمیشہ بہت سے آدمی سرحد کے اوپر اور نیچے آنے جانے
والے فتنہ انگیز ہوتے ہین کہ وہ قومون سے کہتے ہین کہ گورنمنٹ کے ارادے ہین
کہ وہ تمہارے ملکون کو تسخیر کرلے یا تمہاری آزادی چھین لے دنیا مین کہین اور ایسی
دروغ بافیان نہ ہوتی ہونگین جیسی کہ سرحد پر وہ ایسے ایجادون کی دانگی کا باغ ہی
مین یقین کرتا ہون کہ آخر چند ہفتون کے اندر اسکی فصل خوب اچھی ہوئی ہوگی -
لوگ کہتے ہون گے کہ اگر اس دربار مین تم جاؤ گے تو گرفتار ہو جاؤ گے یا بطور اول کی
رکھے جاؤ گے اور وائسرائے تم کو مطلع کریگا کہ گورنمنٹ تمہارے ملک پر قبضہ کرنے آتی ہی
اب کیا تم ان برسون کے اندر بھی دانشمند نہین ہوئے ؟ تم ان بے معنی باتون کے
آر پار نہین دیکھ سکتے ؟ اگر ۱۸۹۷ء کی جنگ کے بعد ہم نے تیرہ و دیر و سوات نہین لئے
تو کیا غالباً ہم انکے لینے کی اب کوشش کرین گے ؟ گورنمنٹ انڈیا کی پولیسی ماوراء الحد
کے آدمیون کے باب مین بہت سیدھی سادی یہہ ہے کہ نہ ہمارا ارادہ یہہ ہی
کہ تمہارے ملک پر قبضہ کرین یا تمہارے آزادی مین دست اندازی مداخلت
کرین اگر تم دق و حیران کرو گے دنگہ فساد مچاؤ گے حملے کرو گے تو ایک وقت آتا ہے کہ
ہم کہین گے کہ تم اسکو ختم کرو اور اگر جرگے ہماری اعانت اس کام مین نہین کرین گے
تو پھر ہم خود اسکو انجام دین گے - بس اسطرح کل معاملہ تقریباً تمہارے اپنے ہاتھ مین ہے

تم اپنے گھر کے آپ محافظ ہو اور ہم بالکل تم کو اختیار دیتے ہین کہ اپنے گھر کو اپنے قبضے مین رکھو اگر اپنے دروازہ کی آڑ کے پیچھے سے جھپٹا مار کر دق کرو گے اور لوٹو گے اور قتل کرو گے تو تم کو حیرت زدہ نہ ہونا چاہئے کہ ہم جلدی سے پھر کر تمہارے دروازہ کو اندر سے توڑ کر ٹکڑے اُڑا دین۔

ہماری پولیسی کا دوسرا رُخ یہہ ہے کہ ہم تم کو جرگون کے وظیفے ادا کرین تا کہ تم سڑکون اور دورون کو جیسے خیبر و کوہاٹ کے درے مین اور چترال کی سڑک ہے ایسا محفوظ و مامون رکھو کہ امن و عافیت رہے اور جرمون کی سزا ہوتی رہے اب اس باب مین بھی اختیار بالکل تمہارے ہاتھ مین ہے۔ جرگے خواہ کوئی صورت اپنی گورنمنٹ یا حکومت کی اختیار کرین ہم اسکے قبول کرنے پر راضی ہین کبھی صرف ایک خاص آدمی ہوتا ہے جسکو مہتر یا نواب یا خان کہتے ہین کبھی وہ ملک یا سردار ہوتے ہین کبھی کل جرگہ ہوتا ہے جو حکومت کرتا ہے۔ یہہ تمہاری اپنی خوشی ہے کہ جس طرح چاہو اپنے اوپر حکومت کرو لیکن جب ہم سے روپیہ لینے کا معاملہ کیا جائے تو کوئی ایک خاص شخص یا کئی خاص اشخاص روپیہ لینے آئین۔ اور وہ ذی اختیار جوابدہ ہون خواہ وہ ایک آدمی ہو یا ایک جرگہ ہزار آدمیون کا ہو۔ ان روپیون کے ادا کرنے مین گورنمنٹ جو فیاضی کرتی ہے مجھے شبہ ہے کہ انڈیا مین کبھی کوئی گورنمنٹ ایسی ہو کہ اس فیاضی کی تنصیف کرے فرض کرو کہ ہم ان وظائف کو کل ہی سے موقوف کردین تو تمہارا ٹھکانا کیا ہوگا؟ جب ہم لڑتے ہین اور آخر کو امن امان ہو جاتا ہے تو سب سے اول جرگے یہہ تقاضا کرتے ہین کہ ہمارے وظیفے پھر دئے جائین مین نے اپنے اختیار سے ۲½ سال مین بہت سے وظیفے بحال کئے ہین جو ملتوی یا جرمانہ مین ضبط ہو گئے تھے۔

تیسرا رخ ہماری پولیسی کا یہہ ہے کہ ہم نے تمہاری جنگی ملازمت کو وسیع کر دیا ہے مقامی سپاہ ملیشیا مین تمہاری بھرتی ہوتی ہے۔ حال کے برسون مین ہم نے بڑی چھلانگین اس میدان مین ماری ہین تمام سرحد پر ہماری پولیسی بڑی فیاضی کی ہے۔

شمالی حصون مین ہم سوات و دیر و چترال کے آدمیون کو سپاہ مین بھرتی کرتے
ہین۔ زیرین اضلاع مین خیبر رائیفل وسمانا رائفل قرم کی اور وزیرستان کی
ملیشیا ہین۔ ان سپاہون مین تمہارے جوانون کے لئے مردانہ روزگار اور
اچھی آمدنی کا دور چلا دیا ہے۔ کئی ہزار آدمیون کی اسطرح پرورش ہوتی ہی
وہ ہمارے پاس آتے ہین ہم انکو قواعد سپاہ سکھاتے ہین انکو اچھی تنخواہین
دیتے ہین انکی بیویون اور کنبون کی پرورش کرتے ہین وہ بجائے اس کے کہ
بدمعاش اور گدا ہو جاتے ہین اب کچھ کام کرتے ہین ہم ان سے کام ان کے
اپنے ملک ہی مین لیتے ہین جسکو وہ خوب اچھی طرح جانتے ہین اور جنگی خدمات
ایک مستقل ضمانت انکی آزادی کی ہے اگر وہ ملیشیا مین کام اچھی طرح کرین گے
تو اس تجربے مین ہمین جتنی کامیابی ہوگی اتنا ہی ان کے لئے سپاہ مین داخل
ہونے کا دروازہ کشادہ ہوتا جایگا۔ اب بھی ہم سرحد کے آدمیونکی اچھی بھرتی سپاہ
مین کرتے ہین خانات وملکان مین تم سے کہتا ہون کہ یہہ بڑی فیاضی کی پولیسی ہے،
اسکا احسان تم کو ماننا چاہئے۔ ایسے آدمی بھی ہین جو مجھ سے ہمیشہ سرگوشی مین کہنے کو
تیار رہتے ہین کہ یہہ بڑی خوفناک پولیسی ہے کہ دشمنون کے ہاتھ مین ہتھیار
دئے جائین تو مین اس کے جواب مین کہتا ہون کہ کسواسطے وہ دشمن ہون؟ وہ
کونسی چیز ہے جسکے لئے لڑائی ہو؟ اگر مین پٹھانون کے ہاتھ مین چھرے دیدون
تو کسواسطے وہ بہ نسبت کسی اور آدمی کے زیادہ میری پیٹھ مین وہ چھرے کھوبے گا؟
واقعیت یہہ ہے کہ ہم اس باب مین یہہ چاہتے ہین کہ طرفین کو آپس مین اعتماد
ایک دوسرے پر ہو۔ مین نے تمپر اعتماد کرنے مین بڑی لمبی ڈگ بھری ہے تم کو بھی
چاہئے کہ اس کے معاوضہ مین اپنے کان ان جھوٹی اور منحوس باتون کے سننے
مین بند کرلو جو خودغرض لوگ دلیلون سے بیان کرتے ہین جنسے سرحد پر ہمیشہ
فساد و شر برپا رہے تم کو معزز آدمیون کی طرح اپنا معزز معاملہ کرنا چاہئے۔
مصالحت کا ایک اور نتیجہ یہہ ہے کہ امن و عافیت کے لئے حکمت آمیز تیاریان ہوتی ہین

جس سے سلامتی و دل جمعی حاصل ہوگی۔ آپ جانتے ہین کہ جب سے وائسرائے
ہوا ہون مین ریل کی سڑکین اس لئے بنواتا ہون کہ سرحد مستحکم ہو اور اس کے
جس مقام پر حملہ ہو اسکی حفاظت کرنے کے قابل ہم ہون۔ درگائی تک لین تیار
کرلی ہے پشاور سے جمرود تک لین کو بڑھایا ہے۔ البتہ مقامی شریر آدمیون نے
تم کو اس بات کے یقین دلانے مین کوشش کی کہ ہم لین ڈکہ یا میدان تک یا
کسی اور جگہہ تک لیجائین گے۔ لیکن جیسے ہمیشہ وہ جھوٹے اپنی پیشین گوئیون
مین ہوتے تھے اب بھی ہوئے۔ مین نے جرگون کے ساتھ دوستانہ انتظام
کرکے کوہاٹ کے درہ کو کھول لیا ہے اور آخر کو ریل کی سڑک خوشحال گڈھ سے
کوہاٹ تک لے جائین گے اور کوہاٹ سے ٹھل تک لین جاری ہے یہہ سڑک
تیار ہوکر جاری ہوگئی ہے۔ یہہ ریل کی سڑکین برٹش عملداری مین ہین۔
اُن کے بنانے مین ہم کو کسی آدمی کی اجازت لینے کی ضرورت نہین ہے ابتدا
مین ان سے ہمارا مقصد یہہ تھا کہ ہم اپنے مقام کو استحکام دین اور جہان کہین
کوئی تکلیف کی واردات ہو وہان اپنی افواج بغیر کسی تاخیر کے پہنچادین۔ لیکن مین
یہہ کہتا ہون کہ کس وجہ سے تمہارے لئے بھی انکا بننا مبارک ہے۔ وہ جرگون کی
لیشیا کے واسطے جسکا ذکر مین نے کیا ہے بڑے سہارے ہین ایک لمحہ کے اندر
اطلاع پانے سے ان مقامون مین کمک پہنچائین گے جنکو برٹش افسرون کے ماتحت
تمہاری محافظت کے لئے سو بنایا ہے اسواسطے وہ مقامی لشکرون مین بڑی خوش اعتقادی
پیدا کرینگین انکی خیر خواہی سرکار کے لئے دل جمعی و اطمینان پیدا کرین گے اور انکو
سمجھائینگے کہ سرکار اپنے ہاتھون کو جیب مین ڈالے ہوئے نہین بیٹھی ہے بلکہ وہ
مدد کے لئے تگ و دو کے لئے دست یازی کے واسطے یا انتقام لینے کے لئے تیار ہے
اب تم دیکھو کہ ان ریلون کا تجارت پر اور تجارت کے سبب سے آپس مین حسن ظن و
نیک خواہی کے پیدا ہونے پر کیا اثر ہے پٹھان ایک عجیب مخلوط شئے ہے۔ وہ جنگ
آزما سپاہی ہے اور تاجر پیدا ہی ہوا ہے بنگال کے بازارون مین اسکو اپنا سودا بیچتی

ہوئے مین نے دیکھا ہے برما اور آسام مین مین اسکے پاس سے گذرا ہون - نوشہرا کی لین پر سوات کی تجارت ہوتی ہے بعض دنون مین افغانستان کی تجارت سرحد کی لینون پر اُتر آئیگی - جو لوگ آپس مین تجارت کرتے ہین وہ ایک دوسرے کو خوب پہچاننے لگتے ہین اور سرحد کی ریل کی سڑک کا جو ایک میل بناتے ہین بالآخر وہ دوستی کی اور نیز امن و عافیت کی لڑی کی ایک کڑی ہوگی -

ایک اور لحاظ سے بھی گورنمنٹ کی پولیسی کی مدد تم کرسکتے ہو جسمین تمہاری بھلائی ہے سرحد پر ہر آدمی اپنی ذاتی عزت کے سمجھنے مین تیز فہم ہے اسکی اپنی زندگی کے مقاصد یہہ ہوتے ہین کہ وہ اپنی عزت پر دھبہ نہ لگنے دے وہ ذرا سی اپنی تحقیر کو بے عزتی سمجھتا ہے مین جو تم سے کہتا ہون وہ یہہ بات ہے کہ تم اپنی عزت کے سچے معنی سمجھو غلط نہین اسکے معیارون کو صحیح بناؤ اس مین خودغرضی اور قابل حقارت مقصد نہ ہو بلکہ وہ گرامی قدر ہو - تم وہ اوصاف پیدا کرو جو تمہاری سچی عزت پیدا کرے اپنی بات کا اعتبار پیدا کرو اور اپنی زندگی مین سچا اور پسندیدہ چال چلن اور انتقام لینے اور خونریزی مین اپنے جذبات نفسانی کو قابو مین رکھو - تم یقین جانو کہ جب تک تم اپنی عزت کا اعلے اور مناسب پیمانہ رکھو گے ہم تمہارے منصب و جاہ کو قائم رکھینگے اور تم کو اپنے ملک کے آدمیون مین شرمندہ نہ ہونے دین گے -

اب مین سب درباریون کی طرف مخاطب ہوتا ہون خواہ سرحد کی کسی جانب مین رہتے ہون - مین پشاور مین اس لئے آیا ہون کہ مین نے جو نیا سرحدی پروونس بنایا ہے اس مین اپنی دلچسپی کو تمہین دکھلاؤن اور کرنیل ڈین (جو اب سر ڈین ہین) کی اعانت کرون جنکے لائق کارگزار و کارفرما ہاتھون مین اسکو مین نے سپرد کیا ہے - اس عہدہ کے لئے مین نے اسکو اس لئے منتخب کیا ہے کہ وہ آپ سب کو اچھی طرح جانتا ہے وہ آپ پر اعتماد کرتا ہے اور اپنے کام مین دل لگاتا ہے - اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ جب یہہ نیا پروونس بنایا گیا ہے تو بڑی جھوٹی افواہین اڑی تھین جنکا ذکر مین نے تھوڑی دیر

گذری ہے کہ کیا تھا بہت سی سفیہانہ باتین کہی گئی تھین اور انکا یقین کیا گیا تھا
یہہ افواہ اڑی تھی کہ ہم رعیت پر زیادہ تشدد کرینگے اور اپنے سخت ہاتھ سے
انکو دبائینگے اب تک کوئی خوفناک بات وقوع مین نہین آئی شاید تم
جان گئے ہوگے کہ ان پیشین گوئیون مین کتنی سچی ہونے کی قابلیت تھی مین تم سے
ایک فقرہ مین کہے دیتا ہون کہ یہہ نیا انتظام گورنمنٹ نے کس لئے کیا ہے اسکی
وجہ یہہ تھی کہ ہم نے یہہ خیال کیا کہ سرحد کی امن وعافیت اور خوش حالی ایسی
عظیم الشان بات تھی کہ وہ گورنمنٹ انڈیا کی زیرنگاہ براہ راست رہنی چاہئے
تھی بجائے اسکے کہ اس کے اندر کسی اور گروہ کا واسطہ ہو۔ کاروبار بہت اچھی طرحسے
پھرتی کے ساتھ کیا جائے جسمین کوئی التوا وقت افزا نہ پیدا ہو حکومت کا
نظام کچھ نہین بدلا جائے مگر وہ زیادہ تر موثر اور کارگر و تیر بہدف بنایا
جائے اس سے سرحدی اضلاع کا ہر ایک آدمی اپنا فائدہ براہ راست یہہ جانیگا
کہ وہ مقامی گورنمنٹ اپنی سکونت کی جگہہ پر رکھتا ہے اور اس لوکل گورنمنٹ کے
اوپر کوئی اور گروہ سوا گورنمنٹ انڈیا کے بالادست نہین ہے اور اس واقعیت
کی اور بھی زیادہ قدر کریگا کہ لوکل گورنمنٹ کا افسر اعلے ایسا ہے کہ جو اسکی زبان بولتا ہے
اور اس کے معاملات سے واقف ہے اور اسنے سرحدی اضلاع مین اپنی زندگی کا
بہترین حصہ صرف کیا ہے اس نئے نظام مین لیاقت کی شناسائی اچھی طرح ہوگی
خدمت گزاری کا صلہ جلدی سے مل جائیگا اور برائیون کا جلد انسداد ہو جائیگا۔
ذمہ واری کا تقاضا شدید ہوگا اور سزا دینے کی جہان ضرورت ہوگی وہ جلد دیجائیگی
اس پروونس کے اور سرحد کے سربرآوردہ آدمیون کا یہہ بڑا مہتم بالشان کام ہے
کہ وہ لوکل کے انتظام کی معاونت کرین خصوصاً سخت جرائم کے ارتکاب کرنے اور
گرفتار کرانے اور انکی سزا دلانے مین انکی اعانت کی بڑی ضرورت ہے۔ تم جانتے
ہو کہ پشاور و کوہاٹ و بنو کے اضلاع سخت جرائم کے ارتکاب کرنے مین بڑے
بدنام مشہور ہین بس جو دیسی سوسائٹی اور رالیون کے بادی ہین انکو یہہ داغ

مٹانا چاہئے بغیر انکی مدد کے دیسی مجسٹریٹ اور پولس تھوڑے فائدہ کا کام کرسکتے ہین - سربرآوردہ معزز آدمیون کو خطابات اور جاگیرین اس لئے نہین دیئے گئے ہین کہ وہ اپنی آیندہ زندگی مین کچھ کام نہ کرین نکمے بیٹھے رہین - ان مین سے ہریک شخص اپنے رعب داب واثر کا ایک احاطہ رکھتا ہے اور سب ملکر تو اپنے رعب داب واثر کا ایسا بڑا فراخ دائرہ رکھتے ہین کہ جس مین کل پروونس سما جاتا ہے ان سے توقع ہے کہ وہ اپنے خانگی جھگڑون کو چھوڑکر جرائم کے موقوف کرانے مین اور ان افعال کی حمایت نہ کرنے مین جنسے کہ جرائم پیدا ہوتے ہین گورنمنٹ کے معاون ہوجائین انکی بڑی ذمہ داری اسکے بجالانے کے لئے ہے مین کہتا ہون جب ان مین آپس مین جھگڑا فساد ہو تو اسکی نالش عدالتون مین نہ دائر کرین کہ جسکے سبب سے خرچہ اور التوا کے گڑھے مین پڑین ان مقدمات کو پنچایت مین فیصل کرالیا کرین مین یقین کرتا ہون کہ وہ اپنا میلان اسطرف زیادہ دکھاتے جاتے ہین اور جب دیکھین کہ گورنمنٹ ستائی جاتی ہے تو وہ اپنے سارے رعب داب اور اثر کو قانون اور انصاف کی جانب مین کام مین لائین اور استقلال سے فریب و دغابازی اور غلط کاری سے بیرخی وبے التفاتی کرین -

مین اسکی کوئی وجہ نہین جانتا کہ آیندہ اس پروونس کی خوش حالی کی توقع نہ کرون مین خیال کرتا ہون کہ نیا انتظام جو نہایت استحکام کے ساتھ قائم ہوا ہے اور جب تک کہ مین یہان ہون اور اپنے بعد بھی امید کرتا ہون کہ برسون تک گورنمنٹ انڈیا بڑے شوق اور مربیانہ آنکھون سے اسکی محافظت کریگی - مین پھر مکرر یہہ کہتا ہون کہ تمہارا اپنا مقدر تمہارے ہاتھون مین ہے مین مقامی فخر اور حب الوطنی کو دیکھتا ہون کہ وہ شک کے ساتھ ملحوظ کئے جاتے ہین اور شمالی مغربی پروونس روز بروز زیادہ مستحق دلچسپی کا ہوتا جاتا ہے کہ اسنے اپنی ہی ہستی اور آزاد نام حاصل کیا ہے -

## خلیج فارس

## موشیرگاہ مین دربار

نوامبر سنہ ۱۹۰۳ مین لارڈ کرزن خلیج فارس مین سرکاری طور پر تشریف فرما ہوئے ان کی
جلو مین مشرقی انڈیا کے بیڑے کے جہاز تھے جسکے امیر البحر ایٹ کن سن ویلیس تھے
یہہ پہلی دفعہ تھی کہ انڈیا کے وائسراے اپنے عہدہ کی مدت کے اندر دور افتادہ برٹش
رعب و داب و تجارت کی سیر بن دیکھی ہون۔ مسقط مین ایک دن قیام فرما کر خلیج
مین وہ داخل ہوئے اور ۲۱ نومبر کو شیرگاہ مین جہاز ارگونوٹ کے اوپر دربار فرمایا
ساحل عرب کے رؤسا جنسے کہ برٹش گورنمنٹ کا تعلق مصالحت کا ہے حاضر ہوئے
اول یہہ رئیس رسم کے موافق وائسراے کے روبرو پیش کئے گئے پھر انکی مخاطبت مین
وائسراے نے تقریر کی جسکا خلاصہ یہہ ہے۔

آپ کے باپ دادا نے یہہ تاریخ سنائی ہوگی کہ سو برس کا عرصہ گذرتا ہے کہ اس
خلیج مین ہمیشہ جنگ و فساد برپا رہتے تھے یہان ہر شخص آوارہ گرد تھا یا مجرمی قزاق یا
بردہ فروش یا بچون کا چرانے والا بغیر کسی التوا والانسداد کے جنگ و خونریزی جاری رہتی
تھی۔ سمندر مین کوئی جہاز نہین آتا تھا جسکو یہہ خوف نہ ہوتا تھا کہ اسپر حملہ ہوگا۔ صدف
شکاری مین ہنگامہ جنگ برپا رہتا تھا۔ تجارت و امن و عافیت کی کوئی محافظت نہ تھی
ان سب خرابیون کو برٹش گورنمنٹ نے دور کر دیا اسکے جہازون کے بیڑون نے ساحل
کے تمام قلعون اور شہرون پر جو جہاز پر سے سامنے نظر آتے ہین اپنا قبضہ کر لیا۔ مصالحت
ایسی کرادی کہ جس سے جنگ و پیکار موقوف ہوئی آپس مین اتحاد و وداد پیدا ہوا۔ رئیس
جانتا ہے کہ عہدنامون کے موافق وہ نہ کسی دوسری گورنمنٹ سے خط و کتابت کر سکتا ہے
نہ اسکے ایجنٹ کو اپنی ریاست مین رکھ سکتا ہے۔ اس کے معاوضہ مین گورنمنٹ اگر
وہ خیرخواہ رہین تو ان کے حقوق اور آزادی مین کسی دوسرے کو دست اندازی
نہین کرنے دیتی ہے۔

مین خیال کرتا ہون کہ زمانہ گذشتہ کی اسناد کو اندیشہ ہے کہ فراموش ہو جائین ایسے
آدمی بھی ہین جو یہہ پوچھتے ہین کہ برطانیہ اعظم کے یہہ اختیارات کیون قائم رکھے جائین؟
اسکا جواب ہے تمہاری ریاستون کی تمہارے خاندانون کی تاریخ اور خلیج کی حالت

موجودہ زمانہ حال مین پہلے اس سے کہ کوئی اور حکومت خلیج مین نمودار ہو ہم یہان موجود تھے ہم نے یہان فساد دیکھا اسکو مٹاکر امن امان قائم کیا جیسی ہماری سوداگری ایسی ہی تمہاری سلامتی دھمکائی جاتی تھین اور حمایت کے لئے پکارتی تھین پھر بھی ان ساحلون پر شاہ انگلنڈ کی رعایا رہتی تھی اور تجارت کرتی تھی انڈیا کی سلطنت عظمی جو تمہارے دروازہ پر واقع ہے اسکی محافظت کرنی ہمارا عین فرض ہے ہمنے تم کو اپنے ہمایون کے ہاتھ سے فنا ہونے سے بچایا۔ ہم نے ان سمندرون مین تمام قومون کی جہازون کی آمدورفت کو جاری کیا اور صلح و امن کے ساتھ اسکے پھریرونکو پھرانے دیا۔ ہم نے تمہارا ملک چھینا نہین اسکو اپنے قبضہ مین نہین کیا۔ ہم نے تمہاری آزادی کو غارت نہین کیا بلکہ اسکو برقرار و استوار کیا۔ اس ضلع مین امن امان قائم رکھا جائیگا تمہاری آزادی بدستور برقرار رہیگی اور برٹش گورنمنٹ کا استیلا و استقلال رہے گا آیندہ زمانہ مین اگر کوئی نیا فساد کھڑا ہوگا تو رئیس خود اسکو مٹا سکتے ہین۔ برٹش گورنمنٹ کی خواہش کبھی یہہ نہین ہے کہ وہ مداخلت بیجا کرے تمہارے اندرونی معاملات مین کبھی مداخلت نہین کی بشرطیکہ رئیسون نے اس ملک و رعیت پر عدل و انصاف سے حکومت کی ہو اور ان دیسی سوداگرون کے حقوق کو مرعی رکھا ہو جوانکی ریاست مین رہتے ہون اگر کوئی فساد اندرونی برپا ہو تو تمہارا دوست برٹش رزیڈنٹ موجود ہین جو اپنے رعب داب و دباؤ اثر سے اسکو دور کریگا جیسا کہ زمانہ گذشتہ مین وہ کرتا رہا ہے۔

وہ ان جھگڑون کو سر نہین اٹھانے دیگا اور جیسی حالت ہوگی اسکو سنبھال لے گا اسواسطے ہم نہین پسند کرسکتے کہ ایک آزاد رئیس دوسرے رئیس پر خشکی کی طرف سے حملہ کرے اور اس طرح عہدنامہ کے جو فرائض رئیس پر تھے اس سے کنارہ کشی کرے ۔ یہہ تعلقات برٹش گورنمنٹ اور تمہارے درمیان ہین برٹش ایمپایر کا بادشاہ تم سے اسے دور دراز فاصلہ پر رہتا ہے کہ تم مین سے کسی نے کبھی اسکی صورت نہ دیکھی ہوگی اور نہ اسکو دیکھو گے ہر جا اس کے وسیلے سلطنت مین ہر جگہہ اس کی

گورنمنٹ کے افسرون کی معرفت اس کے احکام جاری ہوتے ہین اور اسکا قائم مقام انڈیا مین رہتا ہے جسکے ذمے تمہاری صلاح و فلاح کی ذمہ داری ہے کہ مین یہان آیا ہون کہ تم سے ملکر خوش ہون اور تم مجھ سے ملکر مسرور ہو اور مین پرانی توقع تازہ کرون اور آیندہ کے لئے تمہاری بہبودی چاہون۔

## بوشہر مین جو رعایا رہتی تھی اُنکی طرف سے وائس رائے کو بوشہر مین ایڈریس

۴ دسمبر ۱۹۰۳ء کو بندرعباس و لنگاہ و بحرین اور قویت مین گذر کر وائسرائے بوشہر مین رونق افروز ہوئے ایران کی گورنمنٹ کی طرف سے انتظامات مین کم بختی سے کچھ ایسی لیت ولعل ہوئے کہ وہ خشکی مین وائسرائے کے فروکش ہونے کی مانع ہوئے لیکن جہاز ہارڈنگ کے اوپر بہت سے برٹش بوشہر کے رہنے والون انگریز و ہندوستانیون نے وائس رائے کو ایڈریس دیا جسکے جواب مین وائسرائے نے جو ارشاد کیا اسکا خلاصہ یہہ ہے۔

مین تمہارے دوستانہ ایڈریس سے خوش ہوا مجھے افسوس ہے کہ مین تم کو ساحل پر نہ بلا سکا جہان بہت سے بوشہر کے رہنے والے انگریزون و سوداگرون سے ملاقات ہوتی اگرچہ ۱۹۰۳ء مین یہان پہلے پہل وائسرائے آیا ہے مگر سو برس پہلے اس سے سرجان مالکم بہت دفعہ یہان آئے تھے۔ بوشہر مین ۱۸۱۲ء مین اول پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوا ہے اور ۱۷۶۳ء مین اول فیکٹری ایسٹ انڈیا کمپنی نے قائم کی ہے اسوقت مین صرف ایک جہاز سالانہ اس بندرگاہ مین آتا تھا وہ انگریزی اسباب تجارت کے لئے کافی ہوتا تھا۔ ۱۹۰۲ء مین اس بندرگاہ مین ۱۳۶ اسٹیمر داخل ہوئے جنمین سے ۱۳۳ انگریزون کے جہاز تھے آخر بیس سال مین درآمد مال ۱۳۵ لاکھ روپیہ سے جسمین ۱۱۷½ برطانیہ اعظم انڈیا کی تھی اس عرصہ مین انڈیا سے چاء کی درآمد ۶۵۰۰۰ روپیہ سے تقریباً دس لاکھ روپیہ کی ہوگئی ۱۴۰ برس کی تاریخ بے مثل ہے کہ ان سواحل سے کسی پردیسی قوم کے ایسے تعلقات نہین پیدا ہوئے جیسے کہ مقامی گورنمنٹون و باشندون سے دوستانہ تعلقات انگریزون کے پیدا ہوئے ہین۔ تاریخ کے اس باب پر ہمکو فخر و ناز

کرنا چاہئیے اور اس سے لاعلم نہ رہنا چاہیے۔
ان تعلقات کا صدر مقام بوشہر ہی پہلے سے برٹش رزیڈنٹ خلیج فارس پر اور مقابل کے ساحل پر جو جزیرے رہتے ہین انپر مسلط رہتا ہے پہلے سے کاروانی شاہراہ ملک کے اندر بڑے بڑے شہرون مین سے ہوکر آخر کو دارالسلطنت سے جاکر ملجاتی ہے یہین انڈو یوروپین تار برقی ہے جسنے ایران کو یوروپ سے منسلک کر دیا ہے۔ہم نے شاہ کی حکومت کو اسکے اپنے ملک مین بہت مستحکم کر دیا ہے جہان کسی انڈیا سے انگلنڈ کو بکثرت تار سمندر مین ڈوبے ہوئے جاتے ہین یہان ایرانی عہدہ دار رہتے ہین جنکو خلیج فارس کی بندرگاہون کی حکمرانی شاہ ایران کی طرف سے سپرد ہوتی ہے جنسے ہمارے تعلقات دوستانہ رہتے ہین۔بوشہر پہلے ایک چھوٹا سا گاؤن مچھلیون کے شکار کرنے کا تھا اب وہ ایسا آباد و شاد ہوا ہے کہ ۲۰ ہزار باشندے اس مین رہتے ہین۔ اس مین غیر سلطنتون کی کونسل اور انکے عہدہ دار رہتے ہین۔تاجر زیادہ تر جنوبی ایران مین تجارت کرتے ہین۔ترکی کے افسر و نائب یہان رہتے ہین کوئی دن شاذ و نادر ایسا ہوتا ہوگا کہ سٹیمر اس بندرگاہ مین نہ گذرتے ہون۔بوشہر ایسا نامور شہر ہوگیا ہے کہ دنیا کے ہر حصہ کے آدمی اسے جانتے ہین۔
بوشہر مین مشکل سے کہہ سکتے ہین کہ کوئی بندرگاہ ہے جہان جہازسے خشکی مین اُترنا مشکل ہے اور اکثر اُتر نہین سکتے۔ ملک کے اندر اسباب تجارت کے لے جانے کی سڑکین ایشیا مین سب سے زیادہ دشوار گذار ہین۔ ملک مین دولت مند آدمی نہین انکی تہذیب و آسائیش و آرام کا پیمانہ بڑا نہین انکی جگہ بادیہ گرد آدمی بہت ملتے ہین اور ملک کے آباد حصون مین اور بڑے شہرون مین لوگون کو اسباب خریدنے کا مقدور بڑا نہین معلوم ہوتا۔واقعی امر یہہ ہے کہ وہان باوجود ان نقیضون کے جو تجارت وسیع اور سرسبز ہو رہی ہے قطعی ثبوت اسکا ہے کہ ایران مین بہت سی ضروری چیزین اور اور زندگی کے عیش و نشاط کے اسباب باہر سے وہان جاتے ہین۔
مین جب سے انڈیا مین اس اپنے عہدہ پر مامور ہون مین نے ترقی تجارت کے لئے

بہترین سہولتین اور خلیج اور اس کے متصل کے ممالک مین برٹش مفاد کے واسطے سفا. یقینی محافظتین کین ہین۔ انگلنڈ کی شاہی گورنمنٹ بھی اس باب مین دلچسپی رکھنے مین سرگرم ہے ان کوششون کا نتیجہ یہہ ہے کہ نشکی سیستان سے تجارت کی راہ نکالی ہے جس سے مشرقی ایران مین سوداگری ہوتی ہے ہم نے سیستان مین کونسل مقرر کیا ہے اور ٹیلیگراف جاری کرنے کو ہین (یہہ اب برٹش بلوچستان وایرانی بلوچستان کے درمیان جاری ہوگیا ہے) انڈین افسر بطور کونسل کے کرمان مین اور وائس کونسل بندرعباس مین رہتے ہین جہان ہم کونسل رسیڈنٹ بنانے کو ہین ہم نے مسقط اور جبک کے درمیان بحری تار لگا دیا ہے اور تجارت کی خاطر سے ہم ٹیلیگراف کو اور زیادہ وسعت دینے کو ہین ہم نے بحرین مین ایک پولیٹکل ایجنٹ مقرر کیا ہے مہم میرا مین کونسل اور اہواز مین وائس کونسل مقرر کیا ہے۔ قرم کی تجارتی راہ نے بڑی اعلی ترقی کی ہے بختیاری ملک سے اصفہان تک جاری کی گئی ہے جسپر کاروان سرائین اور پل بنائے گئے ہین شیراز مین بھی ایک کونسل مقرر کیا گیا ہے خلیج کے بندرگاہون مین میل کے جلد جلد پہنچنے مین ترقی ہوئی ہے۔ برٹش انڈیا کے سٹیمر قویت مین بھی جاتے ہین اسی عرصہ مین ڈاکٹر ایران کی گورنمنٹ کو مستعار اسلیے دیئے گئے ہین کہ وہ خلیج مین قرنطینہ کا انتظام کرین۔ طہران مین سفیر انگلستان سر آرتھر ہارڈنگ رہتا ہے۔ وہ میرے ساتھ تمام دورہ مین ہمراہ رہا ہے جس سے بہت سی ان معاملات مین بحث ہوئی ہے جو انگلنڈ اور ایران دونو کی گورنمنٹون مین اغراض مشترک رکھتے ہین مین امید کرتا ہون کہ ایک سو برس کی محبت وکوشش سے جو مفاد حاصل ہوئے ہین وہ برقرار رہین گے اور جنوبی ایران اور خلیج کا مرکز بوشہر ہوگا جس سے برٹش رعب داب واثر کی شعاعین ایران پر پھیلین گین۔

## دہلی دربار تاجپوشی

یہہ ماننا غلطی مین داخل ہے کہ انڈیا مین ایکٹ ۱۸۵۸ء کے موافق انگلنڈ کی پادشاہ کی پادشاہی داخل ہوئی وہ تو ابتداہی سے اسطرح داخل تھی کہ ایسٹ انڈیا کمپنی جسکا آغاز تجارت سے اور خاتمہ سلطنت پر ہوا تھا وہ پادشاہی سند سے بنائی گئی تھی اسکو صلح وجنگ کا اور ہندوستانی رئیسون کے ساتھ عہد وپیمان کرنے کا اختیار برطانیہ اعظم کے پادشاہ اور اسکی پارلیمنٹ کے حکم سے ملتا تھا وہی اسکے ڈائرکٹرون اور عہدہ دارون کو مقرر کرتے تھے لارڈ ہارڈنگ نے انکے روبرو یہ توجیہ بیان کردیا تھا کہ وہ ڈیلی گیٹ اور ٹرسٹیز ہین — پادشاہ انگلنڈ کی طرف سے امین السلطنت ہین مالک السلطنت نہین ملکہ معظمہ کے ہاتھ مین براہ راست عنان سلطنت کا آنا اور ان کے اشتہار کی شرائط کا مشتہر ہونا اور ۱۸۷۶ء مین انکا قیصر ہند کا لقب اختیار کرنا یہہ سب باتین اس لئے تھین کہ پادشاہ اور رعایا کے درمیان براہ راست ذاتی وابستگی پیدا ہو اسواسطے یہہ حق تھا کہ اول شہنشاہ ہند کی تاجپوشی کا جشن حسب ضابطہ بڑی کروفر وشان وشکوہ سے کیا جاے پس شہنشاہ انگلنڈ کے حکم سے لارڈ کرزن نے اس جشن کا انتظام کیا جسکا حال انہون نے خود اپنی اسپیچون مین ایسا فرمایا ہے کہ اس سے بہتر کوئی اور نہین بیان کرسکتا اس لئے مین اول انکے اسپیچون کی نقل کرتا ہون

## شملہ کی لیجس لیٹو کونسل

۱۱ ستمبر ۱۹۰۲ کو شملہ مین لیجس لیٹو کونسل کا اجلاس ہوا جس مین تاجپوشی کے دربار کے باب مین جو دہلی مین یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء مین ہونے والا تھا یہہ اسپیچ دیا جسکا ترجمہ بہت سے اخبارون اور کتابون مین چھپ چکا ہے مگر مین اپنا ہی ترجمہ تحریر کرتا ہون ۔

مین آج کے دن اس موقع پر اس اہم فرض یا ان اہم فرائض کی نسبت جو دہلی مین ادا ہونے والے ہین چند الفاظ بیان کرنے سے مستفید ہونا چاہتا ہون یہہ فرائض آیندہ چند ماہ تک ہماری توجہ کو بالکل اپنی طرف مصروف رکھین گے اور آیندہ جنوری مین

مغلون کے قدیمی دارالسلطنت مین ہندوستانیون کا ایسا مجمع کثیر جمع کرین گے
جو پہلے کبھی نہین ہوا تھا انگلنڈ مین اس کے بادشاہ کی تاجپوشی بخیر و خوبی ہو چکی ہے
اب وہ ہمارا بادشاہ یا شہنشاہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ملکہ معظمہ کی وفات کے بعد دوسرے
دن تھا۔ اس جشن کی رسم نہ کچھ اسکے خطابون مین اضافہ کریگی اور نہ اسکے جائز منصب کو
بڑھائیگی تو پھر یہہ سوال ہوگا کہ جب یہہ بات نہین ہے تو کیون تاجپوشی کا جشن کیا جاتا
ہے؟ اس سوال کا جواب جمہور عوام نے اپنی خاطر جمعی کے موافق دیا ہوگا مگر مین بھی
اس جواب کی تائید مین چند الفاظ کہنے چاہتا ہون کہ مشرق مین یہہ بات کچھ
انوکھی نہین ہے بلکہ مروج ہے اور متبرک سمجھی جاتی ہے کہ جب بادشاہ تخت نشین
ہوتا ہے تو وہ جشن کرتا ہے جس سے اس کے ساتھ رعایا کو قربت میسر ہوتی ہی
اور اس قربت سے انکو مسرت ہوتی ہے۔ انڈیا مین یا اس کے حصون مین سلف
سے بادشاہون کی یہی رسم جشن چلی آتی ہے۔ یہان تو رؤسا اور زمیندار بھی اپنی
مسند نشینی کی شادی کرتے ہین۔ غرض سارے ملک مین ایک سرے سے دوسرے
سرے تک جانشینی کا دربار مقبول انام ہے اور سب اسکو مانتے ہین بس جب ہمارے
بزرگون کی معاشرت کے ہر درجہ مین اس رسم کا برتاؤ ہو تو ضرور ہے کہ اعلے درجہ مین
بھی اسکا استعمال ہو اس بات مین کہ ایک بادشاہ نے انتقال کیا اور دوسرا بادشاہ
اسکا جانشین ہوا اسکے باضابطہ جانشینی کی رسم کے ادا کرنے کے سوا کچھ اور زیادہ باتین
بھی مجھے سجھائی دیتی ہین۔ اس دربار تاجپوشی سے ان کروڑون آدمیون کی زندگی مین
کچھ فرق نہین پیدا ہوگا جو دراز فاصلہ پر اپنی زندگی تنگی سے بسر کر رہے ہین لیکن یہہ
جشن بادشاہ اور رعایا کے درمیان جو فائدہ عام ہوتا ہے اسکے لئے نہایت جان بخش
اور اہم ہے اس فائدہ کو [illegible] سردار کی ضرورت ہوئی ہے جسکی تعظیم و تکریم کی گئی ہے اسکی
عام پسند صورت بادشاہی ہے جسکو تقریباً کل عالم کی فہم و عقل نے مان لیا ہے۔ بادشاہ
اور رعایا کے درمیان جو رشتہ مندی ہوتی ہے وہ اسی تناسب سے گران قدر و
قیمت باقی ہے کہ بادشاہ کی بزرگی جو رعایا خوشی سے قبول کرتی ہے وہ محض ضابطہ اور

خطاب ہی نہین رہتی بلکہ بادشاہ رعایا کا نائب ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ اسکا سردار - کسی قوم کی زندگی اور زورمندی اسکے بادشاہ کی ذات مین مجتمع ہوتی ہے جو دنیا کے روبرو ہوتی ہے بادشاہ اپنی رعایا کے ساتھ متحد ہونے کی نشانی بنتا ہے اور اسکے لئے دروازہ پر کھڑا ہو کر گفتگو کرتا ہے - انڈیا مین تاجداری برطانیہ کے زمانہ مین پہلی ہی دفعہ یہہ اتحاد حاصل ہوا ہے کہ کل اقلیم فقط ایک ہی بادشاہ کو تسلیم کرتی ہے جب رعایا اور بادشاہ کے درمیان اسطرح کا اتفاق ہوتا ہے تو اسکی پولیٹکل قوت اور اخلاقی وشوکت وصولت بلاکسی مناقشہ کے اپنے اصلی ثبوت دینے سے دنیا کے تخمینہ مین بڑھ جاتی ہین ایک اور بات بھی غور کے قابل ہے جس سے مین اس جشن کی نمائش کو اوپری قدر وقیمت سے زیادہ اس مین خوبی دیکھتا ہون کہ اس ملک مین آدمیون کی مختلف طرح کی اقسام ہین بہ اعتبار نسل کے بہ اعتبار ملت کے با عتبار رسم ورواج کے باعتبار مذہب کے ایک چیز ہے جو ہم سب کو اکٹھا کرتی ہے اور ان چیزون کو مطیع کرتی ہے جو اس اتحاد کی زور آور طاقت سے جدا کرنی چاہتی ہے - وہ چیز وفادار ہونا ایک مشترک حکمران کے ساتھ اور ایک ہی پولیٹکل گروہ کا ممبر ہونا اور ایک ہی سلطنت کا شہری ہونا جتنا اسکو ہم پیدا کرینگے اتنی ہی ہماری افراد کی زندگانی خوشی سے بسر ہوگی اور قومی بھاگ کھلینگے اس واسطے مین دہلی کے جشن تاجپوشی کو ایک بزرگ کام بڑی شان وعظمت کا خیال کرتا ہون جس سے ہمکو ثابت ہوگا کہ کیسا اتحاد ہم آپس مین رکھتے ہین اور دنیا کو معلوم ہوگا کہ ہم کیسی قوت رکھتے ہین اور یقینی اسکو تماشا بنانا مقصود نہین ہے کہ اسکو چند گھنٹے یا چند دن دیکھکر آنکھین خیرہ ہو جائین اور پھر اسکو بھول جائین - میرے خیال مین لارڈ لٹن سابق وائسرائے ہند نے عہد سلطنت برطانیہ اعظم مین پہلی ہی دفعہ دربار شاہی ایسا ہی منعقد کیا تھا جیسا کہ ہمارا اسکے منعقد کرنے کا قصد ہے لیکن ان دونو کے سبب مختلف ہین اور پہلا دربار ہمارے دربار سے درجہ کم رکھتا ہے مگر وہ ایک نظیر ایسی قائم کر گیا ہی جس سے مدبری اور قوت متخیلہ کی صناعی ثابت ہوتی ہے - مجھے اس مین شبہ نہین

کو دربار قیصری یکم جنوری ۱۸۷۷ء سے بہت بھلائیان پیدا ہوئی تھین مجھے یقین ہے کہ خدا کے فضل سے پہلی بھلائیون کے متشابہ زیادہ بھلائیان جشن تاجپوشی یکم جنوری ۱۹۰۳ء سے پیدا ہونگین۔

اگر قیصر بادشاہ اس موقع پر خود ہی آنکر انڈیا کا تاج قیصری آپ سر پر رکھتا تو یہہ جشن بڑا تاریخی اور متبرک ہو جاتا۔ مین جب اس دربار کی تجویز کر رہا تھا تو مدت ہوئی کہ مین بادشاہ کے بلانے کی درخواست کرنے کی جرات کی تھی اور وہ اس ملک سے ایسی الفت محبت وشفقت رکھتے تھے کہ میری اس درخواست کے قبول کرنے سے بہت خوش ہوتے اور مین دلیری سے کہتا ہون کہ انگلش انڈیا کے اول شہنشاہ ہونے کا فخر ایسا ہی حاصل ہے جیسا کہ ملکہ معظمہ کو اول ملکہ ہونے کا۔ مگر انگلنڈ مین سلطنت کے کارہا معظم کے سرانجام دینے کا بار انکے سر پر ایسا ہے کہ وہان سے وہ چند ہفتے کے لئے غیر حاضر نہین ہو سکتے تھے اس لئے میری درخواست مجبوراً نامنظور ہوئی اور انہون نے بجائے اپنے اپنے بھائی ڈیوک آف کناٹ کو اپنے خاندان کا نائب بنا کے بھیجنا منظور فرمایا جس سے یہان بڑی خوشی ہوئی ان کے بھائی کا یہان آنا خود انکا آنا تھا جس سے اس جشن مین بڑی شان وشکوہ پیدا ہوگئی بھائی کے بھیجنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک کے ساتھ کیسی ہمدردی اور الفت رکھتے تھے کہ جب خود نہ آسکے تو اپنے بھائی کو بھیجدیا جسکو ہم یہہ سمجھے کہ وہ خود ہی آگئے۔

مین ایک اور بات بھی خیال کرتا ہون کہ دہلی مین اس مجمع کا ہونا ایک اور طرح بھی نہایت مفید ہے انڈیا کا بڑا ضعف یہہ ہے کہ اس مین نظام ان کمرون کا سا ہے کہ جنمین سے پانی باہر جا ہی نہ سکے۔

ہریک پروونس اور ہریک ہندوستانی ریاست اپنے ہمسایہ سے کم وبیش ایسی جدا رہتی ہین کہ یہہ معلوم ہوتا ہے انکے درمیان تختہ بندیان ایسی لگی ہوئی ہین کہ وہ باہم ملنے نہین دیتین اگرچہ انگلش ریل کی سڑکون کا پھیلنا اور معاشرت وتمدن کی قیود کا ڈھیلا ہونا توڑ رہا ہے مگر پھر بھی وہ بڑی مستحکم ہین۔ جو رئیس دکن مین رہتے ہین شاید ہی کبھی

انہون نے اُتر کی ریاستون کی سیر کی ہو یا دیکھا ہو ان مین بعض رئیس تو ایسے ہین
جنھون نے اپنے گھر سے باہر قدم ہی نہین نکالا بس صرف یہی ایک طریقہ دربار کا تھا
کہ سب رؤسا آنکر ایک جگہ جمع ہون اور آپس مین ایک دوسرے سے شناسا ہون
اور باہمی خیالات کا مبادلہ کرین جس سے وہ بہت مستفید ہون۔
اسکی برابر اس ملک مین مستقل سلطنت کے لئے بھی یہہ فائدہ ہے کہ وہ مختلف پروونس
سے آنکر آپس مین ملین ان مین بہت سے مدراس مین ایسے افسر ہین کہ کبھی انہون نے
پنجاب نہین دیکھا اور بمبئی مین ایسے افسر ہین کہ انہون نے بنگال نہین دیکھا۔
انڈیا مین صرف وائسرائے ہی ایسا حاکم ہے کہ جسکو تمام ملک کا علم ہو سکتا ہے اور
انہین وہ آپس مین مقابلہ کرنے کے معیار کو کام مین لا سکتا ہے ملوگ شکایت کیا کرتے
ہین کہ گورنمنٹ ایک سی نہیں ہے مین انکو یقین دلاتا ہون کہ انڈیا مین نظام اور نظم و
نسق کا مختلف ہونا تعجب انگیز ہے۔ مین وہ آدمی نہین ہون کہ اُن اختلافات کو
مٹانا چاہتا ہون مگر بڑے اعتماد کے ساتھ کہتا ہون کہ ایسے موقع پر جیساکہ دربار
دہلی ہے جب سپاہی اور سویلین ملک کے تمام حصون سے آپس مین ملینگے اور یہ
ملنا بھی ایک گھنٹہ یا ایک دن کے لئے نہین ہوگا بلکہ دو ہفتے کے لئے تو وہ آپس مین
ایک دوسرے کو بے حساب فائدے پہنچائنگے اور اس حصہ کے نظم و نسق کو نفع ہو گا
جس مین وہ اپنا کام کرتے ہین میرے نزدیک اس دربار سے بادشاہ کی تعظیم و تکریم
بجالانے کے سواء اور بھی بہت سے فوائد عظیم کل انڈیا کو حاصل ہونگے۔ سب جانتے ہین
کہ اس دربار سے عملی فائدہ اٹھانے کے لئے یہہ کوشش کی گئی ہے کہ ہندی
دستکاریون اور صنعت کاریون کی نمایش گاہ کا انتظام دہلی مین کیا ہے جس مین
بوقلمون اور گوناگون اشیا لوگ دیکھکر خوش ہونگے۔ کیا یہہ سچ ہے انڈیا کی
پرانی دستکاریان یورو مین دستکاریون کے مقابلہ سے مٹ رہی ہین یہہ
الزام اکثر وہ لوگ لگایا کرتے ہین جو خود اسکے زندہ رکھنے مین بہت کم کوشش کرتے ہین
یا یہہ سچ ہے کہ وہ آپس مین بے اعتنائی سے معدوم ہو رہے ہین۔ لیکن میرے

نزدیک ہندوستان سے دستکاریان ایسی مفقود نہیں ہوئین کہ اگر انکی مانگ ہو تو دستکار ایسے موجود نہون کہ وہ انکو بہم نہ پہنچادین - مجھے یقین ہے کہ اس نمائش سے ان دستکاریون مین تازہ جان پڑ جائیگی - سب سے زیادہ ضروری بات یہہ ہے کہ دست کارون کا حوصلہ بڑہائین اور ہندوستانیون مین اپنی دستکاریونکا مذاق پیدا کرین -

اب مین یہہ بیان کرتا ہون کہ اس ملک کی آمدنی پر دربار کے خرچ کا بار کیا پڑیگا ایک طرف سے یہ پکار ہو رہی ہے کہ اس دربار مین ایک کرور روپیہ خرچ ہوگا ایک اخبار لکھ رہا ہے کہ اس فضول شان کے تماشا دکھانے مین تین کرور روپیہ صرف ہوگا اور لارڈ کرزن کی وہی مثل ہوگی کہ نیرو (شہنشاہ روم) اپنی سارنگی بجا رہا تھا اور روم جل رہا تھا مین خود اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ سلطنت کے چھوٹے بڑے کامونکی جانچ پڑتال روپیون آنون پائیون کے واہیات حسابات سے کی جائے - بعض کام ایسے ہوتے ہین کہ انکے لئے کوئی خرچ ایسا نہیں ہوتا کہ اسکو کیا جائے کہ وہ زیادہ ہو اور بعض کام ایسے ہوتے ہین کہ انکے کسی خرچ کو یہہ نہین کہہ سکتے کہ وہ کم ہوا - مین اس امر کو تسلیم کرتا ہون کہ ان مجرد خیالات کا اثر ہر شخص پر نہین پڑیگا لیکن پھر بھی اس دلیل مین متانت و صداقت ہے کہ خواہ کیسا ہی ضروری اور پسندیدہ کام ہو اس مین پبلک روپیہ فضول برباد نہ ہونا چاہیئے -

دو قسم کے آدمیون کی جماعتین اس بات کو ظاہر کر رہی ہین ایک تو وہ جو یہہ کہتے ہین کہ اس حالت مین کہ اقطاع ہند مین قحط اور گرانی پھیل رہی ہے تو دربار مین مطلق کچھ روپیہ نہ خرچ کرنا چاہیئے دوسرے وہ جو یہہ کہتے ہین کہ اگر روپیہ صرف کیا جائے تو زیادہ نہ کیا جائے - اب مین اول جماعت کی نسبت بحث کرونگا -

یہہ بات سچ ہے کہ ہم چند ہفتے پیشتر سخت پریشان و مضطرب تھے کہ گجرات مین دکن کے حصون مین اجمیر مین سنٹرل پروونسز کے بعض اضلاع مین اور پنجاب مین معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے لیکن مین سچ کہتا ہون کہ جب سے مین انڈیا مین

آیا ہون آخرین ہفتے مین نے نہایت مسرت ونشاط مین اسلئے گذارے کہ
خدا کی رحمت سے متواتر بارش ان اضلاع مین ہوئی جہان اسکی سخت ضرورت تھی
جس سے موسم سرما مین اچھی اور وسیع قحط کے اندیشے سے بے فکری ہوگئی گو خال خال
کہین آفت کا سامنا بھی ہو لیکن وہ قومی آفت کی صورت بنکر نہین ڈرا سکتی۔ اگر
مان لیا جائے کہ یہہ بارش نہین ہوئی ہوتی اور جو مین نے پیشین گوئی اوپر کی ہے
غلط ہوتی تو کیا اس سبب سے کہ ہم دہلی مین کئی لاکھ روپیہ خرچ کرنے کو ہین کوئی شخص
ایک لمحہ کے لئے بھی مان سکتا ہے کہ ہندوستان کے قحط زدہ حصون کی امداد اور
پرورش مین ضرورت سے کم ایک پیسہ بھی صرف ہوگا؟ ۱۸۹۹ء کے قحط کے شروع مین
مین نے گورنمنٹ کی جانب سے یہہ یقین دلایا تھا کہ مصائب قحط کے کم کرنے اور
انسانون کی جانون کے بچانے مین ایک روپیہ بھی نہ بچایا جائیگا اور اس وعدہ کا
ایفا ایمانداری سے کیا گیا۔ اگر اسوقت یا دربار دہلی کے وقت قحط نازل ہو تو غربا کی
پرورش کے لئے جو روپیہ ہے اس مین سے ایک آنہ بھی نہ لیا جائے گا کیونکہ انکی پرورش
کا خیال ہمکو سب سے زیادہ ہے ان کے لئے اس خیال کا رکھنا اپنی عزت کا فرض ادا کرنا ہے
اب معترضین کی دوسری جماعت کی طرف متوجہ ہوتا ہون جو اس بات کو تسلیم کرتے
ہین کہ دربار مین روپیہ خرچ ہونا چاہئے لیکن انکو یہہ اندیشہ ہے کہ مبادا زیادہ روپیہ
صرف ہو جائے۔ مین اتنا بڑا عمر مین ہون کہ مجھے خوب یاد ہے کہ جب لارڈ لٹن نے صرف
۱۸۷۶ء مین دربار قیصری کیا ہے تو انپر بھی اعتراضات ہوتے تھے۔ اسوقت بھی
مدراس مین قحط پڑا ہوا تھا۔ ہندوستانی اخبارات اور پارلیمنٹ انگلنڈ مین
لارڈ لٹن پر اس فضول خرچی اور حماقت پر لعنت ملامت ہو رہی تھی مین نے وہ حسابات
دیکھے ہین کہ جب سارا حساب بیباق ہو گیا تو معلوم ہوا کہ پچاس ہزار پونڈ دربار
دہلی مین خرچ ہوا تھا اور کل ہندوستان مین اس جشن کے عیش ونشاط مین جو
صرف ہوا وہ ایک لاکھ پونڈ تھا۔ دربار مین تمام حصص ہند کے سربرآوردہ فوجون کے
قائم مقامون کو یکجا جمع کرنے کی کوشش کی ہے مین اسکو سرکاری نہین بلکہ پبلک جشن

بنانا چاہتا ہون جسکے سبب سے دہلی مین موسم سرما مین بہت بڑے بڑے کیمپ اور زیادہ مہمان ہونگے جسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ ۱۸۷۷ء کی نسبت زیادہ خرچ ہوگا۔ ہماری انتظامات کے سوا ۲۵ سال کے عرصہ مین جو تمدنی ترقیان ہوئی ہین اور وسائل آمدورفت نے وسعت پائی ہے اس کے سبب سے دہلی مین ایک جم غفیر و مجمع کثیر جمع ہوگا۔ ہر شخص اس مین جانا چاہے گا اور جو لوگ حقیقت مین وہان موجود ہونگے انکی تعداد بھی بہت زیادہ ہوگی۔ یہہ تمام صورتین ہمارے کامون کو بڑھا دینگین۔

باوجود ان باتون کے مین پبلک کو جو جاننے کا حق رکھتے ہین مطلع کرتا ہون کہ مجوزہ انتظامات نہایت حسن کفایت سے تجارت کے اصول پر ہوئے ہین مجھے یاد ہے کہ گلڈہال مین لارڈ سیلسبری کے سپیچ مین مین نے انگلنڈ سے یہان آنے سے پہلے یہہ سنا تھا کہ انہون نے لارڈ کچنر کی جو ہمارے آیندہ کمانڈرانچیف ہونے والے ہین یہ تعریف کی تھی کہ ان مین یہہ قابلیت ہے کہ وہ فوج کشی تجارت کے اصول کے موافق کر سکتے ہین (یعنی نہایت کفایت سندی سے) مین خیال کرتا ہون کہ دربار کے باب مین اسی طرح کا خوشامدی جوش روحانی پیدا کر سکتے ہین۔ دہلی مین تمام مکانات اور عارضی عمارات جو اس خاص مطلب کے لئے تعمیر کئے گئے ہین ان مین سامان ایسا لگایا گیا ہے کہ وہ ایک دفعہ کام مین آکر بھی اسکی اپنی قیمت عام نیلام مین اُٹھ آئیگی۔ بہت سی صورتون مین امید ہے ۶۰ فیصدی سے ۸۰ فیصدی کے درمیان ابتدائی خرچ مین سے وصول ہوجائیگا۔

مہمانون کی آسائش و آرام کے لئے جو بکثرت خیمے ڈیرے و گاڑیان بنوائی جائینگین اور گھوڑے جمع کئے جائینگے وہ اسی طرح فروخت ہوجائینگے اور مجھے امید ہے کہ بہت سی صورتون مین قیمت کے سو کے سو حاصل ہوجائینگے کیمپون اور قلعون مین جو برقی روشنی کی جائیگی وہ ان کلون کے کارخانون کا ایک شعبہ ہے جو ملیٹری ڈپارٹمنٹ نے اپنے تجربہ عظیم کے لئے کیا ہے کہ انڈیا مین بارکون کے اندر برقی روشنی کی جائے اور برقی پنکھے چلائے جائین اور جزئیات کے کامون مین ہم انتظام ایسا کر رہے ہین کہ روپیہ ضائع نہ جائے بلکہ جو خرچ ہوا ہے وہ الٹا آجائے مین اب اور صورت روپیہ کی

حاصل کرنے کی بتاتا ہون - ہم سب یہہ جانتے ہین کہ اس ملک مین ریل کی سڑکون کا بڑا
حصہ گورنمنٹ کی ملکیت مین ہے خواہ اپنیر ہم کام کرین یا دوسرون کی معرفت کام کرائین انکے
فائدون کا بڑا حصہ ہمارے ہاتھہ مین آتا ہے مین چاہتا ہون کہ معترضین واویلا کرنے سے
پہلے دسمبر تک انتظار کرین کہ دسمبر و جنوری و فروری مین وہ دیکھین کہ ٹریفک کی آمدنی کیا ہوتی
ہے - مجھے حیرت ہوگی اگر گورنمنٹ کے خرچ کا بڑا حصہ پھر اسکی جیب مین واپس نہ آجائے
تار اور ڈاک کی آمدنیان ہین جو گورنمنٹ کے صندوقون مین داخل ہوتی ہین ان سے
بڑی آمدنیون کے وصول ہونے کی توقع ہے اب مین آخر مین ان لوگون سے جو یہہ
کہہ رہے ہین کہ اس خرچ سے کوئی فائدہ نہین ہوگا کہتا ہون کہ وہ اپنی آنکھین کھولکر
دیکھین کہ لاکھون صناع و دستکار و کاریگر دربار کی تیاریون کے لیئے کام کر رہے
ہین اور پوری مزدوری پا رہے ہین - کانپور اور جبل پور - لاہور مین جاکر کاٹن ملز
(کپڑا بنانے کی کلون کے کارخانے) کو دیکھین کہ وہان خیمے بن رہے ہین فیکٹریون کو
دیکھین جنمین گھوڑون کے ساز و زین تیار ہو رہے ہین - گاڑیان بنانے کے کارخانون کو
دیکھین کہ ان مین سیکڑون لینڈو اور وکٹوریا گاڑیان تیار ہو رہی ہین فرش کے کارخانون
کو دیکھین تو ان مین کیمپ کے اسباب بن رہے ہین - ہر یک ہندوستان کی ریاست
مین جاکر دیکھہ لو کہ درزی اور زردوز پہلے جتنی دیر کام کرتے تھے اب اس سے دو چند
دیر تک کام مین لگے رہتے ہین انڈیا کے کسی قصبہ یا گاؤن مین چلے جایئے جس مین
کوئی ہندوستانی دستکاری موجود ہو اور شاید اسوقت تک وہ کچھ نہ کچھ چلی جاتی ہو
وہان بڑھی سنار لکڑی ہاتھی دانت و پتھر پر منبت کاری کرنے والے اور رنگ ساز
و نقاش روغن ساز ان سب کو سخت محنت کرتے ہوئے دیکھیے گا - ان سب مقامات مین
جاکر رائے لگائیے کہ دہلی کے دربار نے ہندوستان کی محنت مزدوری پر کیا اثر کیا ہے فرض
کیجیے کہ ہم اپنے بعض دوستون کی صلاح پر چلین اور کل ہی سب دربار کے کامون کو بند
کردین تو مین پیشین گوئی کرتا ہون کہ سارے ملک مین اس سرے سے اُس سرے تک اسکے

اسکے برخلاف آوازین سنائی دینگیں اور کسی ایک شخص کو فائدہ پہنچانے بغیر ہندی کاریگرون کو ظالمانہ اور ابلہانہ ضرر پہنچے گا اور انکو ان بڑے مواقع مین سے ایک موقع سے محروم کردینگے جس سے وہ کئی نسلون تک سرور رہتے۔

بس اسطرح مین نے استدلال کیا کہ دہلی مین جو کچھ خرچ ہوگا اسکا بڑا حصہ صرف برائے نام خرچ ہوگا اور ایک ہاتھ سے جو خرچ کرین گے اسکو دوسرے ہاتھ سے ہندوستان سے واپس لین گے یا اسکو واپس دین گے۔ آخر مارچ کے بجٹ مین دربار کے خرچ کے لئے ۲۶ ½ لاکھ روپیہ کی رقم مندرج کی تھی۔ یہہ وہ رقم ہے کہ بعض انشا پردازون کی قوت متخیلہ کی زرخیزی نے اسکو ایک کرور یا تین کرور روپیہ بنا دیا تھا۔ مین نے اس خرچ مین وہ چار لاکھ روپیہ نہین داخل کئے ہین جو صنعت کی نمائش مین خرچ ہونگے کیونکہ مین سمجھتا ہون کہ کوئی شخص یہہ استدلال نہین کریگا کہ نمائش گاہ کا خرچ شاہی روپیہ کا خرچ تاجپوشی کے دربار کے لئے ہے نمائش کے خرچ کا بڑا حصہ وصول ہوجائیگا یہہ شاہی روپیہ کا خرچ تاجپوشی کے سال مین یا کسی اور سال مین دانشمندانہ بڑا بارآور ہے۔ سپاہ مین جو ۸ ½ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے اسکو بھی دربار کے خرچ مین مین نہین شامل کرتا کیونکہ ہم نے دہلی مین جو لشکر عظیم کے جمع کرنے مین خرچ کیا ہے وہ صرف دربار کے لئے نہین کیا ہے۔ وہ زیادہ تر ملیٹری مین اڈورش (جنگی قواعد) کے لئے خرچ ہوا ہے جو زمانہ حال کی ملیٹری ٹریننگ (جنگی تربیت) سے جدا نہین ہوسکتا وہ دربار سے ایک مہینہ پیشتر شروع ہوگا اس طرح سے یہہ خرچ لارڈ ڈفرن نے ۱۸۸۶ء مین کیا تھا نہ اسوقت کوئی دربار تھا نہ تاجپوشی۔ اب ۲۶ ½ لاکھ روپیہ کا وہ ضمیمہ خرچ کا باقی رہا جو لوکل گورنمنٹین اپنی تیاریون مین صرف کرینگیں مین نے پہلے بیان کیا ہے کہ اس کل مجموعہ کا بڑا حصہ یقینی پھر واپس مل جایگا۔ اس تاریخ مین تو ناممکن ہے کہ دربار دہلی کا کل نقد خرچ کا حساب کیا جائے یا وہ پہلے سے بتایا جائے۔ لیکن مجھے یقین ہو کہ مین نے جو کچھ بیان کیا وہ اس بات کے بتلانے کے لئے کافی ہے کہ یہہ خرچ بہت ہی کم اس خرچ سے ہوگا جو لوگون نے اپنے بخبرہ دماغ کے سبب سے مان لیا ہے۔ کوئی

رسم شاہی انڈیا مین اس حسن کفایت کے ساتھ نہین ہوئی ہوگی جیسی کہ دربار دہلی کی
رسم ادا ہوگی (جب ۱۹۰۳ء مین کل حساب مرتب ہوکر تیار ہوگیا تو معلوم ہوا ۲ لاکھ
پونڈ صرف ہوا) مین اس اپنے خیال کو نہین روک سکتا کہ یہان خرچ کی بابت جو
سنسناہٹ پھیل رہی تھی جسکے فرو کرنے مین مجھے یقینی کامیابی ہوئی مگر اس مین ایک جوش
اس سبب سے بھی کچھ تھوڑے عرصہ سے اُٹھ رہا تھا کہ ہندوستان سے انگلستان
مین جشن تاجپوشی مین جو مہمان جائین گے انکا خرچ انڈیا کو دینا پڑیگا۔ تھوڑا عرصہ ہوا
کہ اس معاملہ کی بابت گورنمنٹ انڈیا نے ہوم گورنمنٹ سے خط وکتابت کی جسکا
نتیجہ یہہ ہوا کہ سکرٹری آف سٹیٹ نے مان لیا کہ ہندی مہمانون کا خرچ انگلنڈ کے
ذمہ ہوگا جسمین رؤساء ہند اور ان کے نائبون کا اور افواج اور والنٹیرز کے
نائبون کا اور انڈیا کے اوفس کی کل دعوت کا خرچ شامل ہے یہہ اصول کہ
ہر ملک اپنے مہمانون کا آپ خرچ اُٹھائے میری رائے مین بغیر کسی مناقشہ کے
صحیح ہے اور مجھے امید ہے کہ اسپر آیندہ عملدرآمد ہوتا رہے گا۔
مین نے کافی بیان کردیا۔ اب مین بتلاتا ہون کہ یقینی نہ تو ردم جل رہا ہے نہ نیرو
سارنگی بجا رہا ہے بلکہ اس کے برخلاف مین یقین کرتا ہون کہ وہ ایک بڑی بہبودی کی
زمانہ کی دہلیز پر کھڑا ہے مین انڈیا کی نسبت کسی پیشین گوئی کرنے مین مصروف نہ ہونگا
مین نہین کہہ سکتا کہ کونسے نادیدہ اندرونی اور بیرونی انقلابات پردۂ غیب مین
ہمارے لئے رکھے ہین لیکن انسانیت یہہ کہتی ہے کہ ان چند مہینون کے عرصہ مین
جو اسوقت اور آیندہ ماہ جنوری کے درمیان مین واقع ہین ہم کسی ایسی چیز کو پہلے
سے نہین سوچ سکتے کہ وہ دہلی کے مجمع عظیم مین ہم کو صفائی قلب اور خوشی وانبساط
کے ساتھ شریک ہونے کی مانع ہو۔ ہمارے لئے صرف یہہ کوشش کرنی باقی ہے
کہ انگلستان کی تاجپوشی کی رسم سے ہماری تاجپوشی کی رسم کسی طرح کم کامیاب نہ ہو
آیندہ جنوری مین دنیا کے بہت سے حصون مین بہت سی آنکھین دہلی کی جانب
لگی ہوئی ہونگین اور ہم کو شاہ قیصر کے بھائی کے روبرو نہ صرف اپنے بادشاہ کے ساتھ

اور وفادار رہونے کا ثبوت دینا پڑیگا بلکہ دنیا کو یہہ ثبوت دکھلانا ہوگا کہ انڈیا نیم جان
کاہل ہونے کی حالت مین نہین ہے بلکہ اس مین قوت اور انرجی (کام کرنے کی قوت)
روزافزون ہوتی جاتی ہے۔ میری بڑی شوق کے ساتھ یہہ دعا ہے ان رسوم مین تمام
ہند یک دل و یک زبان ہوکر شریک ہو اور جو لوگ دہلی کے دربار مین شریک نہین ہوسکتے
وہ بھی اپنے گھرون کے حوالی مین ایسا ہی جشن مسرت و انبساط کے ساتھ کرین۔
اس تقریر سے ختم کرنے سے پہلے ایک چھوٹی سی بات مین اپنی ذات سے بھی متعلق اس لئے
بیان کرتا ہون کہ اسکا اثر بھی وسیع ہے۔ مجھکو معلوم ہوا ہے کہ بعض مقامات مین یہہ مان لیا
ہے کہ دربار کے ختم ہوتے ہی اور اس کے تفکرات کے دور ہوتی ہی مین استعفا دیکر اپنی ذاتی
یا پولیٹیکل مقاصد کے لئے انگلنڈ اڑ جاؤنگا۔ مین نہین جانتا کہ گذشتہ دو سالون کے
اندر کتنی دفعہ ایسی افواہین اڑ چکی ہین ان افواہون کے اُڑانے والے اور اُنکی صحت پر یقین
کرنے والے اپنی لاعلمی سے میرے ساتھ ناانصافی کرتے ہین کہ یہہ مان لیتے ہین کہ مین ہل سے
اپنا ہاتھ پہلے اس سے اٹھا لونگا کہ ہلائی دکھائی دے۔ جب سے مین انڈیا مین آیا ہون
کبھی میرے دل مین یہہ خیال نہین گذرا جن ضرورتون کو مین اب نہین دیکھ سکتا انسے قطع نظر
کرکے میرا ارادہ کسی طرح کا بھی نہین ہے کہ انڈیا سے چلا جاؤن۔ بہت سے کام جنکو مین نے
اور میرے مشیرون نے ہاتھ لگایا ہے ناتمام پڑے ہین۔ جب تک کہ مین اپنے مشیرون سے
امداد پاتا رہونگا جو کبھی الگ اور کم نہین ہوتی اور میری صحت اور میرے قوا ایسے ہین
کہ کام کرسکتے ہین مین یہان سے چلے جانے کو یہہ خیال کرتا ہون کہ فرض منصبی سے
روگردانی کرنی ہے۔ مین یہہ تو نہین کہہ سکتا کہ وہ کام مجھ سے ملک کی خاطر سرانجام
ہوگا مگر مجھے اس کہنے کی اجازت دیجائے کہ وہ کام بہر نہج اعلے درجہ کا اور نہایت مقدس
امانتون مین سے معلوم ہوتا ہے۔

## دربار تاجپوشی

دہلی مین پہلی جنوری سنہ ۱۹۰۳ع کو جمعرات کے دن ساڑھے بارہ بجے قیصر بادشاہ کے حکم سے
دربار اس غرض سے منعقد ہوا کہ حضور والا بادشاہ اڈورڈ ہفتم قیصر ہند کی تاجپوشی کا

اعلان کیا جائے۔

دربار کے میدان مین سولہ ہزار سے زائد سپکٹیٹر (ناظرین) تھے انمین عالیجناب ڈیوک اور ڈچس کیناٹ اور انڈیا کے کل اعلے درجہ کے افسر اور انڈیا کے بڑے بڑے حکمران رئیس تعداد مین سو تھے اور ان کے ساتھ مصاحبین تھے۔ انڈیا نے کبھی اس قسم کا مجمع عظیم نہین دیکھا اور اسکے گرد و نواح مین جو بے نظیر شان و شکوہ عظمت و شان تھی وہ کبھی پہلے پشتون کی تاریخ کے مطالعہ مین نہین آئی۔ دہلی سے تین میل کے فاصلہ پر پہاڑی کے نیچے ایک خاص ایم فی تھی ایٹر مدور جشن گاہ بنائی گئی تھی اور اس کے گرد وائسرائے کے کیمپ سے پیوستہ چالیس ہزار سپاہ ایستادہ کی گئی تھی جو جشن گاہ سے ناظرین کو نظر آتی تھی ٹھیر ٹھیر کر باجے بجتے تھے۔ اول نقیب نے حضور والا قیصر بادشاہ کی تاجپوشی کا اشتہار پڑھا اور وائسرائے نے دربار کی مخاطبت مین یہہ تقریر فرمائی۔

## اسپیچ

اب سے پانچ مہینے پیشتر اعلیحضرت ملک ایڈورڈ ہفتم ملک معظم انگلستان وقیصر ہند کو شاہان انگلشیہ کا تاج وعصا عطا کیا گیا۔ سلطنت ہند کے صرف معدودے چند رئیسون کو اُس تقریب مین شریک ہونیکا فخر حاصل ہوا آجکے دن حضور ملک معظم نے اپنی عنایات خسروانہ سے اپنی تمام رعایاے ہند کو انہی خوشیون مین شریک ہونے کا موقع دیا ہے اور یہان اور تمام مقامات ہندوستان مین اس مبارک جشن کے موقع پر خواہ راجگان ونوابان ورئیسان وسرداران ہند جو حضور ممدوح کے تخت کے ستون ہین۔ خواہ یوروپین اور ہندوستانی حکام۔ جو حضور عالی کی سلطنت کا انتظام بحسن وخوبی تمام وجانفشانی بالاکلام بجالاتے ہین خواہ انگریزی اور ہندوستانی افواج جو اسقدر نمایان بہادری کے ساتھ حضور عالی کی محدود ممالک کی حفاظت ونگہبانی کرتے ہین اور حضور ممدوح کی کی طرف سے میدان جنگ مین جان فدا کرتے ہین خواہ ہندوستان کی تمام اقوام کی وفادار باشندون کی ایک جماعت بیشمار جو باوجود ہزارون قسم کے اختلافات حالات

وخیالات وعادات کے بلحاظ خاطر سلطنت عظمیٰ کی اطاعت مین متحد ومتفق ہین سب کے سب بیک جا مجتمع ہین اپنی تاجپوشی کی تقریب کو اس طور پر ہندوستان مین انجام دینے کی غرض خاص سے حضور ملک معظم نے مجھے بحیثیت نائب السلطنت ہونیکے اس دربار عالیشان کے انعقاد کا حکم دیا ہے اور خاص کر کے اس جشن کی عظمت و وقعت کے اظہار کی غرض سے اعلیحضرت نے اپنے برادر حقیقی شاہزادہ والاتبار عالیجناب ڈیوک آف کاناٹ کو اس تقریب مین شریک ہونے کا ارشاد فرماکر ہم لوگون کی عزت افزائی فرمائی ہے۔

اب چھبیس ۲۶ برس پیشتر اسی مہینے کے اسی دن مین اسی قدیمی شہر مین جو یادگار شاہان نامدار رہا ہے قابل الذکر ہے اور عین اسی مقام پر حضور ملکہ معظمہ کی وکٹوریہ اول قیصر ہند کے خطاب کے ساتھ مشتہر کی گئی تھین یہہ کام حضور ممدوحہ کی انکی ہندوستانی رعایا کے ساتھ بے انتہا ہمدردی کی دلیل مین اور ان کے ممالک متصرفہ ہند کے دولت برطانیہ کے زیر اطاعت والقیاد متفق ہونے کے ثبوت مین کیا گیا تھا اس سے ربع صدی (یعنی پچیس برس) بعد آچکے روز اس سلطنت وسیع کے اتحاد مین کچھ کمی نہین بلکہ زیادتی ہوگئی ہے۔ وہ بادشاہ جسکی اطاعت کے اظہار کے واسطے ہم لوگ مجتمع ہوئے ہین اپنی رعایا ہند کے درمیان کچھ کم ہر دلعزیز نہین ہے کیونکہ انہون نے اسکی شکل اپنی آنکھون دیکھی اور اسکی آواز اپنے کانون سنی ہے وہ اپنی نوبت پر ایک ایسے تخت کا مالک ہوا ہے جو دنیا مین نہ سب سے زیادہ نامی گرامی ہے بلکہ سب سے زیادہ محکم و پائدار بھی ہے اور وہ نکتہ چین جنھین اسبات کی تصدیق سے انکار ہو کہ سلطنت ہند کا قبضہ اور حضور ملک معظم کی رعایاے ہند کا وفادارانہ تعلق اور خدمت اُس تخت کے استحکام کے لئے ادنے بنیادون مین سے نہین ہے غلط خبرین سنے ہوئے ہون گے بلکہ میری دانست مین یہہ باتین اس کے استحکام کی شروط لازمی مین سے ہین جسطرح ہندوستان اپنے ذاتی اور موروثی فخر سے معمور ہے اسی طرح اس وفاداری ونمک حلالی کی روشنی سے منور ہے جسکی ازسرنو جانب غرب سے فرمائش کی گئی ہے اپنی اولوالعزم

طالبون کی بڑی جماعت مین سے جو قرناً بعد قرن اس کی طلب وتلاش مین آتے گئے اسنے صرف اسی سے اپنی رضامندی ظاہر کی جسنے اس کے نزدیک اپنا اعتبار بھی پیدا کیا دنیا کے کسی دوسرے حصہ مین ممکن نہین ہے کہ ایک ایسا منظر جسکا آج ہم مشاہدہ کر رہے ہین دیکھنے مین آئے مین اس بڑے اور باوقعت مجمع کا ذکر نہین کرتا ہرچند کہ اس کے لاثانی ہونیکا مجھے یقین ہے مین اس حقیقت کی طرف جسکا یہ مجمع گویا مجاز ہے اور ان لوگون کی طرف جنکی کیفیات قلبی کا یہہ مجمع اظہار کرتا ہے اشارہ کرتا ہون مختلف ریاستونکی سو سے زیادہ والی جنکی مجموعہ آبادی چھ کروڑ آدمیون کی ہے اور جنکی ممالک ۵۵ درجہ طول تک پھیلے ہوئے ہین اپنے مشترک حکمران کی اطاعت کا اظہار کرنے کے لئے یہان آئے ہین ہم ان کے اس جوش وفاداری کی نہایت قدر کرتے ہین جو انھین اسقدر فاصلون سے دہلی تک کھینچ لایا ہے اور جسکے لئے اکثر کو بہت کچھ تکلیف اور اخراجات بھی برداشت کرنا پڑا ہے اور ابھی تھوڑی دیر مین مجھے انکی خاص زبانون سے حضور ملک معظم تک انکی طرف سے مبارکباد پھونچانے کا پیغام سننے کی عزت حاصل ہوگی - وہ عہدہ دار اور سپاہی جو یہان موجود ہین ہندوستان کے قریب قریب ۲۳۰۰۰۰ جوانون مین سے منتخب کرکے بلائے گئے ہین اور انہین خاصکر اس بات پر فخر ہے کہ وہ ملک معظم کی سپاہ مین سر برآوردگان جماعت ہند عہدہ دار وغیر عہدہ دار جو یہان موجود ہین ۲۳ کروڑ سے زیادہ آدمیون کی جماعت کی وکالت کرنے والے ہین اس لئے حقیقت مین اس بات کا دعوے کیا جاسکتا ہے کہ اس تماشاگاہ مین روحانی طور پر بلکہ حکمرانون اور نائبون کے اعتبار سے جسمانی طور پر بھی تمام انسانی آبادی کا قریب قریب ایک خمس یہان موجود ہے سب کے سب مین ایک ہی جوش دل کی روح پھونکی گئی ہے اور سب کے سب ایک ہی تخت کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہین اگر کوئی سوال کرے کہ یہہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک ہی دلی جوش نے ان کثیر التعداد اور منتشر جماعتون کو ایک جگہ کھینچ بلایا اور انہین متحد کردیا ہے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ بادشاہ کے ساتھ وفاداری اور اس کے عدل اور کریمانہ حکومت پر اعتماد دونون

مترادف الفاظ ہین یہہ صرف ایک دلی جوش کا اظہار ہے بلکہ ایک تجربہ کی گویا لوح منقش
اور ایک اعتقاد کا اقرار ہے اس لئے کہ ان کروڑون آدمیون سے اکثر کو حضور ملک
معظم کی گورنمنٹ نے باہر کے حملے اور اندر کی بدعملی سے آزادی بخشی ہے بعضون کو
اُن کے حقوق و اختیارات کی حفاظت کی کفالت عطا کی ہے بعضون کے لئے
باعزت مشغولیون کی رہین فراخ وکشادہ کردی ہین۔ عامہ خلایق کے حال پر مصیبت
کے وقت نظر ترحم مبذول کرتی ہے اور سب کے ساتھ عادلانہ انصاف برتنے۔
اُنھین ظلم وستم کی نجات دینے اور تربیت وتعلیم اور امن وامان کے فیوضات عطا
کرنے کے لئے کوشش کرتی ہے۔ ایک ایسے ملک پر فتح حاصل کرنا ایک بڑی کامیابی
ہے عادلانہ اور منصفانہ برتاؤ سے اُس ملک پر قبضہ قائم رکھنا اس سے آگے بڑھکر
کامیابی ہے عاقلانہ تدابیر ملکی سے اس کے اجزاے منتشرہ کو ایک مجموعۂ مستحکم
بناکر برقرار رکھنا سب سے بڑی دلیل فیروزی ہوگی بلکہ ہے۔
اس تاجپوشی کے دربار کے انعقاد کے یہی اغراض ومقاصد ہین۔ اب میرا یہ فرض
ہے کہ حضور ملک معظم کے اس شفقت آمیز فرمان کو جو حضور ممدوح نے اپنی رعایائے ہند
تک پہنچائے جانے کی فرمایش کی ہے آپ لوگون کے سامنے پڑھکر سناؤن۔

## حضور ملک معظم قیصر ہند کا پیغام مبارک فرجام

مجھے نہایت خوشی ہے کہ اس پرشوکت موقع پر جبکہ میری ہندوستانی رعایا میری تاجپوشی
کی خوشیان کررہی ہے مین اُنھین خوشنودی ومبارکبادی کا پیغام بھیجتا ہون۔ اُس تقریب
مین جو ان دونون مین انجام پائی صرف معدودے چند والیان ریاست ووکلائے ہند
شریک ہوسکے اس لئے مین نے اپنے نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر کو ہدایت کی
کہ وہ دہلی مین ایک بڑا دربار منعقد کرین تاکہ تمام والیان ریاست وباشندگان اور سرکاری
حکام اس مبارک موقع پر خوشیان مناسکین جب مین ۱۸۷۵ء مین ہندوستان کی
سیر کو گیا تھا تب سے اس ملک اور اس کے باشندون کی محبت میری تہ نشین ہوگئی ہے

اور میرے خاندان اور تخت کی ان مین جو دلی اور وفادارانہ ہوا خواہی ہے اُس سے مین پوری طرح باخبر ہون۔ گزشتہ چند برسون مین انکی محبت و وفاداری کی بہت سی دلیلین ظہور مین آچکی ہین اور میری سلطنت وسیع کے محاربات و فتوحات مین میری ہندوستانی افواج نے نمایان نمایان خدمتین کی ہین۔

مجھے امید قوی ہے کہ میرے فرزند دلبند پرنس آف ویلز بہمراہی پرنسیس آف ویلز صاحبہ عنقریب اس ملک ہندوستان سے شخصی طور پر واقفیت حاصل کرسکین گے جس کی نسبت ہمیشہ سے میری یہ خواہش رہی ہے کہ وہ دیکھتے اور وہ خود بھی اسکی سیر کے اُسی درجہ مشتاق ہین اگر ممکن ہوتا تو مین اس مہتم بالشان موقع پر بخوشی خود بنفس نفیس ہندوستان آتا بہرکیف مین نے اپنے برادر عزیز ڈیوک آف کیناٹ بہادر کو جو ہندوستان مین بہت کچھ شہرت حاصل کرچکے ہین بھیجا ہے تاکہ اس جشن مین جو میری تاجپوشی کی خوشیان منانے کے لئے انجام دیا جائے میرے خاندان مین سے کوئی شخص موجود رہے۔

جب سے مین اپنی والدہ مکرمہ عالیجناب ملکہ معظمہ وکٹوریا مرحومہ اول قیصرہ ہند کے تخت کا مالک ہوا ہون میری یہی خواہش رہی کہ رحیمانہ و منصفانہ انتظام سلطنت کے وہ اصول جنھون نے ایک تعجب خیز طور پر رعایاے ہند کے دلون مین جناب ممدوحہ کی عظمت و محبت پیدا کردی ھی بے کم وکاست برقرار رہین تمام باشندگان ہند کو خواہ وہ رئیس معاون ہون یا رعیت مطیع مین از سر نو یقین دلاتا ہون کہ مین انکی آزادیون کا خیال رکھونگا انکی ترقی پر نظر رکھونگا اور اُنکی فلاح و بہبودی مین کوشان رہونگا اور میری حکومت کے یہی اعلے اغراض و مقاصد ہین اور یہی مقاصد انشاء اللہ تعالے میرے ہندوستان کی سلطنت وسیع کی روزافزون مرفہ الحالی اور اس کے باشندون کی مزید شادمانی و کامرانی کا باعث ہونگے۔

حضرات والیان ریاست و باشندگان ہند! یہ اس شہنشاہ عالیجاہ کے الفاظ ہین جسکی تاجپوشی کی خوشیان منانے کے لئے ہم لوگ جمع ہین۔ یہ ان افسرون کے دلون مین جو اسکی خدمت بجالاتے ہین تحریک پیدا کرتے اور ان کے لئے آواز غیب کا کام دیتے ہین

ہین اور عامہ رعایا کے روبرو اولوالعزمی اور شفقت خسروانہ کی مثال پیش کرتے ہین
ہم ہین سے اُن لوگون کے دلون ہین جو میری اور میرے ہم منصبون کی طرح حضور ملک
معظم کی سلطنت کے مدار سیاست ہین ایسی نیت پیدا کرتے ہین جس کو ہماری حرکات و
سکنات کا رہنما اور ہماری سیاست ملکی کا دستور العمل ہونا چاہئیے - ایسا زمانہ کبھی نہین
گذرا کہ ہمین اس بات کی زیادہ خواہش ہوئی ہو کہ فیاضی اور نرم دلی کو اس سیاست ملکی
کے اوصاف ضروریہ مین سے ہونا چاہئیے جنھون نے زیادہ تکلیفین سہی ہین وہی
عنایت و کرم کے بھی زیادہ مستحق ہین جنھون نے پوری طرح سے خدمتگزاری کی ہے
وہی انعام و صلہ کے بھی پوری طرح سزاوار ہین اس سلطنت وسیع کی پچھلی لڑائیون
مین والیان ریاست ہاے ہند نے اپنی سپاہ اور اپنی تلوارین ہماری تائید و تقویت
کے لئے پیش کی ہین اور ہماری دوسری مشکلون مین بھی مثلاً جو خشک سالی و قحط کو
مقابلہ مین اٹھانی پڑی انھون نے اپنی کارروائیون مین اسی قسم کی شجاعت و
عالی ہمتی کو ملحوظ خاطر رکھا ہے جو آرام و سہولتین اُنھین اس وقت حاصل ہین ان مین
اضافہ کرنا مشکل ہے اور اس سلامتی مین جسکے استحکام مین کوئی کلام نہین ہوسکتا زیادتی
کرنی ایک غیر ممکن امر ہے با اینہمہ ہم اس بات کے بیان کرنے سے خوش ہین کہ گزشتہ قحط کو
متعلق گورنمنٹ ہند نے جو جو قرضے دیسی ریاستون کو دئیے ہین یا انکی ذمہ داری کی ہی
سرکار دولتمدار تین برس کی میعاد تک ان کا سود لینے سے باز رہیگی اور ہم امید کرتے
ہین کہ وہ ریاستین جنپر یہہ عنایت کی جاتی ہے اس سے بخوشی تمام استفادہ کرین گی اس
بڑے ملک مین اور بھی زیادہ کثیر التعداد جماعتین ہین جن کے حق مین امداد کو وسعت دینے سے
ہمین خوشی حاصل ہوگی اور ہمین امید ہے کہ عنقریب ہم انکی عافیت و بہبودی مین کچھ اضافہ کا
اعلان کر سکینگے سال حسابی کے درمیان ارادون کا اظہار قرین مصلحت اور حسابون کے
نقشون کا تیار کرنا آسان نہین ہوتا بہرکیف اگر موجودہ صورت حال قایم رہی اور اگر
ہمین ہندوستان کی مالی ترقی کا زمانہ ہاتھ آیا جسکے ہاتھ آنے کی ہمین بہمہ وجوہ امید ہے
تو مین امید قوی رکھتا ہون کہ حضور ملک معظم کے عہد حکومت کے سالہاے اولین

گذرنے نہ پائینگے کہ گورنمنٹ ہند کچھ مالی امداد کے ذریعہ سے اُن کے ساتھ
اپنی ہمدردی اور توجہ کا اظہار کر سکیگی ان کا وفادارانہ صبر سالہاے تکلیف وعسرت
مین اسقدر نمایان ہوا ہے کہ مین نہایت ہی خوشی کے ساتھ اس امداد کو پیش نظر
رکھتا ہون اب مین عنایت ومہربانی کی اُن دوسری کارروائیون کا ذکر کرنا جنھین
ہمنے موجودہ تقریب کے ساتھ وابستہ کیا ہے ضروری نہین سمجھتا اسلیے کہ وہ باتین
اور جگہ مندرج ہین لیکن مجھے عہدہ داران فوج کے حق مین اس امر کے اعلان کا
اختیار مفوض ہوا ہے کہ آیندہ سے انڈین اسٹاف کور" کا لقب منسوخ ہو جائیگا
اور وہ حضور ملک معظم کی افواج متحدہ ہند کے ایک ہی طبقے مین شمار کیے جائینگے
حضرات والیان ریاست وباشندگان ہند! اگر ہم ایک لحظہ کے لئے زمانہ مستقبل
کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھین تو بلاشبہ اس ملک کے واسطے ایک بہت بڑی ترقی کی
آثار ظاہر ہونگے ہندوستان کے متعلق کوئی مسئلہ ایسا نہین خواہ وہ آبادی۔ تعلیم۔ اسباب
روزگار یا معیشت کے خصوص مین ہو جسکا حل تدبیر ملکی کی طاقت سے باہر ہو۔ ان مین سے
بہتیرون کا حل ان دنون ہماری نگاہون کے سامنے کیا جا رہا ہے اگر برطانیہ عظمیٰ اور
ہندوستان دونون کی مجموعہ قوت سے ہماری سرحدون پر امن وامان برقرار رہے
اگر اُن کے درمیان رئیسون اور رعایا کے درمیان فرنگیون اور ہندوستانیون کے
درمیان اور حاکم ومحکوم مین رشتہ یگانگی واتحاد مضبوط ومحکم رہے اور اگر فصل وموسم بھی اپنی فیاضیون
مین کوتاہی نہ کرین تو ترقی کی تیز رفتاری کو کوئی چیز نہین روک سکتی اگر خداوند تعالیٰ نے
چاہا ہے تو ہندوستان آیندہ زمانہ مین وہ ہندوستان نہ ہو گا جسکی زرخیزی رُو
بہ تنزل ہو جسکی آیندہ امیدین مفقود ہون یا جسمین بجا شکایت یا ناراضی کی بُو
پائی جائے بلکہ وہ ہندوستان ہو گا جسمین جد وجہد کو وسعت ہو گی قابلیتین عالم خواب سے
بیداری کی حالت مین ہونگی بہبودی ومرفہ الحالی رو بہ ترقی ہو گی اور آسایش ودولت
زیادہ تر پھیل جائیگی۔ مجھے اپنے ملک کی ایمانداری اور خلوص نیت پر اعتماد کلی ہے اور
اس ملک ہند کی نامحدود قابلیتون پر بھروسا رکھتا ہون لیکن ان آیندہ صورتون کے

آنے کے واسطے ایک شرط لازم ہے یعنی کہ دولتِ عظمیٰ کے اختیار و تسلط مین کسی کو اعتراض کا موقع نہ ملے اور یہہ صورت حال سوائے دولت فخیمہ برطانیہ کے اور کسیکی سرداری مین پائدار اور برقرار نہین رہ سکتے اب مین ان بیانات کو ختم کرنا چاہتا ہون میری دلی خواہش ہے کہ باشندگان ہند اس بڑے اجتماع کو مدتون یاد رکھین گے کہ اسی ذریعہ سے ایک نہایت پُرشوکت موقع پر اُنھین شاہنشاہ عالیجاہ کے خصائل ذاتی کو دریافت کرنے اور اُن کے نیک خیالات کے سننے کی عزت حاصل ہوگئی مین امید کرتا ہون کہ اس کی یاد خوشی اور مسرت کا باعث ہوگی اور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کا عہد حکومت جو ایسے سعید و مبارک طور پر شروع ہوا ہے ہندوستان کے صفحات تاریخ اور اس کے باشندون کے صفحات دل پر تا ابد باقی اور منقش رہیگا - ہم دعا کرتے ہین کہ اس قادر مطلق مالک ارض و سما کے فضل و کرم سے شاہنشاہ ممدوح کی سلطنت و حکومت سالہا سال قائم رہے آپ کی رعایا کو روز افزون بہبودی اور ترقی خیالات ہو آپ کے عہدہ دارون کے نظم و نسق ملکی پر عقلمندی اور نیکی کی مُہر ثبت رہے اور آپ کی سلطنت کی سلامتی اور برکتین تا ابد قائم رہین حضور ملکِ معظم و قیصر ہند کی عمر دراز ہو +

## دربار کا خرچ اور اور حالات

اس دربار کی پوری کیفیت خرچ کی اور اس کے اثر کی اور اور حالات یہہ سب لارڈ کرزن کے ۲۵ - مارچ ۱۹۰۳ع کے بجٹ سپیچ سے معلوم ہوتے ہین اسکو نقل کرتے ہین - مین اول دربار کے باب مین چند الفاظ کہتا ہون - مین نے آخر ستمبر کے سپیچ مین کہا تھا کہ دربار مین خزانہ شاہی سے ۲۶ ½ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا اور خرچ کا بہت سا حصہ واپس مل جائیگا انڈیا مین اور کوئی شاہانہ رسم جشن کی جس کفایت سے یہہ ہوگی کوئی اور نہین ہوئی - اس وقت مین یہہ میری پیشین گوئیان عام طور پر نہین مانی گئین تھین لیکن اب وہ بالکل بغیر کسی شبہہ کے ثابت ہوگئین - بادشاہی آمدنی مین سے کل دربار کا خرچ ۱۲ ½ لاکھ روپیہ سے کچھ زائد تھا اور اگر اسپر وہ اخراجات زیادہ کئے جائین جو لوکل گورنمنٹون نے

اپنے مقامی درباروں مین کئے وہ ۱۴۰ ۳/۴ لاکھ روپیہ ہے غرض کل درباروں مین
نقد خرچ ۲۷ ۱/۴ روپیہ ہوا ہے (جب سب حسابات تیار ہو گئے تو معلوم ہوا کہ دربار
مین ۲۰۰۰۰۰ پونڈ یعنی تیس لاکھ روپیہ کے قریب خرچ ہوا) کوئی شخص ایسا ہے
جو مجھ سے یہہ کہہ سکے کہ برٹش انڈیا کی آبادی تیئس ۲۳ کرور پر جس سے ہندوستانی ریاستون
کی آبادی خارج ہے تاجپوشی کے خرچ کا بوجھ زیادہ پڑا ہے؟ - برطانیہ اعظم مین چار کروڑ
دس لاکھ آدمی رہتے ہین انہون نے اس تاجپوشی کے دربار کے خرچ کے لئے
ایک لاکھ پونڈ منظور کئے جسکے سبب سے ۱/۲ پینی خرچ ہر شخص پر پڑا انڈیا سے جو
مہمان انگلنڈ سے اس دربار تاجپوشی مین شریک ہونے کے لئے گئے تھے اُن کی
مہمانداری مین ۷۰۰۰۰ پونڈ خرچ کئے - انڈیا مین ہم نے ۱۸۰۰۰۰ پونڈ خرچ
کئے جسکی آبادی تیس ۳۰ کروڑ آدمیون کی ہے جسکے سبب ۱/۴ پینی فی کس خرچ پڑا
تو کیا رعایا کے ذمے انکے قیصر کی تاجپوشی کے جشن کا خرچ بہت زیادہ پڑا؟ کیا انڈیا
مین کسی ایک شادی بیاہ یا ایک مسند نشینی مین ایسے اخراجات نہین ہو جاتے؟
یہہ رقم ایک ساتوان حصہ اس روپیہ کا ہے جو ہر سال متواتر سالون سے ٹیکس کی
تخفیف سے رعایا کو دیا جاتا ہے - انہین سے ہر یک نے جنوری مین ایک فارد نگ
سے بھی بہت کم تاجپوشی کے دربار کے لئے دیا ہے اس سے تقریباً آٹھ گنا تو وہ ہر سال
مارچ مین اپنی جیب مین لے جاتا ہے اگر اس عطیہ کو آبادی کے جم غفیر پر پھیلاؤ تو
وہ بہت ہی تھوڑا ہے مگر اسکا پانے والا مجھے یقین ہے کہ جو کچھ اسکو فائدہ ملا ہے
اول درجہ کی قدر کریگا اور یہہ چاہے گا کہ ہر سال ایسا ہی دربار ہوا کرے بشرطیکہ
اسکے نتائج وہی ہوا کرین جو اب ہوئے ہین مین جانتا ہون کہ بعض آدمی ایسے ہین
جو یہہ کہین گے کہ آپ کا کہنا صحیح ہے مگر اب یہہ حساب کیجے کہ راجہ مہاراجہ نواب و
رؤسا اور انکی رعیت پر اس دربار کا خرچ کیا پڑا ہے نہ مین نہ کوئی اور یہہ جانتا ہے کہ
انکا کیا خرچ ہوا اس خرچ کے تخمینے بہت سے بیہودہ تکرلیس ہوئے ہین لیکن مین یہہ
جانتا ہون کہ یہہ خرچ انہون نے اپنی خوشی سے کیا ہے اور جو خرچ ہوا ہے اُنکے

اپنے ہی ملک مین ہوا ہے کہ انہون نے لوگون کو کامون مین لگایا اور اپنی خوشنودی کو
بہت بڑھایا اور پھیلایا کسی ایک ہندوستانی ریاست مین یا انڈیا کے کسی حصہ مین
یہہ ناممکن ہے کہ کوئی ایک شکایت یا فریاد بھی رئیسون کی نسبت پائی جائے -
یا ان کے برخلاف راے ظاہر کی گئی ہو - اب مین اس تقریر کو چھوڑ کر دربار کے اثر کی نسبت
گفتگو کرتا ہون - مین نے جنوری سے اب تک بہت کچھ اس دربار کی شان وشکوہ کی
نسبت پڑھا ہے بعض آدمیون کے خیالات یہہ معلوم ہوتے ہین کہ یہہ دربار صرف سلطنت
کی علوشان دکھانے کا ایک تماشا اور مشرق کے پھانسنے کا ایک جال تھا - دنیا مین کم
ایک دو کے باب مین کیسی غلط فہمیان کرتے ہین - مین مانتا ہون کہ اس دربار کی
شان وشوکت وعظمت کے بیان کرنے مین کاغذ کے رم کے رم اور سیاہی کے
گیلن خرچ ہوئے ہین مین کیا اپنے گناہ کا اقرار کرون ؟ مین نے کبھی ان خیالات کو
بغیر رنجیدہ خاطر ہونے کے قطعی نہین پڑھا کیونکہ مین تو کچھ اور ہی باتون کو سوچ رہا تھا
مین کوئی اناپ سناپ سپنے دیکھنے والا نہ تھا اور میرے اور بہت سے آدمیون کے
نزدیک دربار کوئی تصاویر کا مرقع نہ تھا نہ کوئی بڑا جلوس تھا وہ تو رعایا کی تاریخ کا
حدنما اور بادشاہی رسوم کا ایک باب تھا کس ارادہ سے وہ کیا گیا تھا ؟ اس سے
راجہ مہاراجہ نواب وروسا اور رعایا کو برٹش تاج کی ایشیائی سلطنت کا یاد
دلانا مقصود تھا کہ وہ اس سلطنت کے ایک جدید اور واحد بادشاہ کے ماتحت ہین
اس واقعہ عظیم کی رسم کو وہ ادا کرین اور اپنے بادشاہ کی تعظیم وتکریم بجالائین - اب
سوال یہہ ہے کہ اس دربار کا اثر کیا ہوا ؟ اس سے اُنہون نے سیکھا کہ ہم اس
مبارک بادشاہ کے ماتحت ہونے مین متحد ہین اور وہ غیر متجانس ذرون کی طرح اور بھاری
ڈھیرون کی طرح پراگندہ نہین ہین بلکہ ایک بڑے شاندار کُل کے منتظم افراد ہین - منفرد
ہونے کے اور تعصب کے اور بے اعتمادی کے پلڑے انکی نظرون سے غائب ہوگئے
مغرب کے عدن کے عرب شیخون اور چین کی سرحدون کے می کونگ کے شان کے
رئیسون مین مشترک خیر خواہی کی سنسناہٹ پھیل گئی اور مقصد واحد کا ایفا ہوگیا
کیا یہہ کوئی بات نہ تھی ؟ کیا یہہ کوئی بات نہین ہے کہ بادشاہ اپنی تاجپوشی کے دن

اپنے وفاداروں و خیر خواہوں سے جو جمع ہوئے ان حقوق کا مبادلہ کرے کہ ایک طرف حراست اور دوسری طرف خود بخود فرمان برداری و اطاعت ہو؟ کیا یہہ کوئی بات نہیں ہے کہ اہل شہر جانین کہ شہنشاہی کے کیا معانی ہین؟ اگر ہم انڈیا کے اس باقی حصہ کو لین جو اس جشن کی ستر مین شریک نہین ہوا اور اپنے اپنے مقامات مین جشن منایا تو کیا یہہ کوئی بات نہین ہے کہ کل رعایا کو انکی اپنی دیہاتی تنگ زندگیون کی لیک سے نکالکر تھوڑی سی جگہ مین اعلے درجہ کے خیالات کی جھلک دکھائی جائے اور وہ مخفی قوانین انکو دکھائے جائین جو قومون کی منزل پیمائی کو اور آدمیونکی قسمتونکو باقاعدہ منتظم کرتے ہین؟ مین یقین کرتا ہون کہ زمانہ حال کی تاریخ مین اس دربار نے رعایا ہند کو وہ راہ دکھائی ہے جس پر مشیت ایزدی سے وہ چل رہے ہین اور انڈین شہنشاہی کی توحید کو دکھایا ہے اور دنیا کے دل پر اپنے اخلاق کا اور اپنی مادی طاقت کا نقش جمایا ہے۔ یہ بات کبھی فراموش نہ ہوگی تنریون اور نفیریون کی آوازین ابھی غائب ہوگئین ہیں شہنشاہ اور بادشاہ چلے گئے مگر توحید اور حب الوطنی نے اپنی غالب شان دکھائی ہے اسکا اثر ابھی زندہ ہے اور کبھی فنا نہین ہوگا۔ ہر جگہ یہہ بات معلوم ہوگئی کہ مشرق کے تخت پر ایک حکومت بیٹھی ہے جو ایشیا کے تیس کرور آدمیون کی رایون کو حوصلونکو فائدون کو زندہ چیز بنا رہی ہے بڑے بڑے مجموعون کے افراد نے سیکھ لیا ہے کہ انکی طاقت اس اجتماع مین ہے جسکو قانونی سند ملی ہے کہ وہ ایک آدمی کی طرح کاروبار کرے۔ ایک بے غرض درباری نے کہا کہ آج تک مجھے معلوم نہ تھا کہ مشرق کی قسمتین ابتک ہمیشہ کی طرح انڈیا کی ہتھیلی مین ہین۔ مین خیال کرتا ہون کہ دربار نے صرف حکومت ہی کا سبق نہین سکھایا بلکہ فرض کا بھی کہ کیا ہے۔ کوئی گورنمنٹ کا افسر نہ کوئی حکمران رئیس نہ کوئی صاحب فکر ناظر ایسا موجود تھا جو اس بڑے مجمع مین شریک ہونے سے کسی نہ کسی وقت مین اپنی ذمہ داری اور فخر کا تصور اپنے ساتھ نہ لے گیا ہو اور اسنے کچھ نہ کچھ اپنے درجہ کا یا اپنے حفظ امان کا یا نیک مواقع کا جو سلطنت نے اسکو دئیے ہین معاوضہ کیا ہو۔

# دربار مین نمائش گاہ کی افتتاح کا جلسہ

دہلی کے دربار کی بڑی صناعی یہہ تھی کہ قدسیہ باغ مین ایک خاص عمارت بنائی گئی تھی جسمین زمانہ حال کی ساری ہندوستانی چیزین عمدہ صنعت وحرفت کی جمع کی گئی تھین اس نمائش کو ۳۰- دسمبر ۱۹۰۲ء کو وائسرائے نے کھولا اور یہہ تقریر فرمائی-

اس دو ہفتہ مین میرا بڑا دل پسند فرض یہہ ہے کہ مین صنعت وحرفت کی نمائش گاہ کا افتتاح کرون- بہت سے وزیٹر اس بات کا مشکل سے یقین کرینگے کہ یہہ ساری چیزین جو ہم اپنے گرد و پیش دیکھ رہے ہین وہ باستثنا درختون کے یہان آخر آٹھ مہینے مین تیار ہوئی ہین- آخر اپریل مین جب یہان نمائشگاہ کے لئے زمین تجویز کرنے مین آیا تھا تو اس عالیشان عمارت کا اور اسکے خوش نما مکانات کا جو ہماری آنکھون کو خوش کرتے ہین کوئی نشان نہ تھا وہ سب اس نمائشگاہ کی خاطر بنائے گئے ہین- مجھے افسوس ہے ان ساری شاندار عمارتون کا ڈہنا لازمی ہے مگر اسکی طرح مجھے امید ہے کہ نمائشگاہ کا اثر زود زوال نہ ہوگا-

مین اس نمائش کے آغاز ہونے کی اصل بیان کرتا ہون کہ جب سے مین ہندوستان مین آیا ہون مین نے اس ملک کی صنعت وحرفت ودستکاری کو جو کسی زمانہ مین بڑی خوشنما مشہور تھین بغور معائنہ کیا جیسے اور بہت سے آدمی افسوس کرتے ہین مین نے بھی افسوس کیا کہ انکا تنزل اور زوال بر سر ترقی ہے جب یہہ فیصلہ ہوگیا تھا کہ دہلی مین ایک بڑا مجمع ہوگا جسمین انڈیا کے ہر پروونس اور سیٹیٹ کے راجہ مہاراجہ نواب رئیس اعلے درجہ کے عہدہ دار شرفا اور کل دنیا کے سب حصون سے تماشائی آئین گے تو میرے دل مین یہہ خیال آیا کہ یہان آخر کو وہ موقع ملیگا جسکی مدت سے جستجو تھی جس مین خوف زدہ اور ادھ موئی دستکاریون کے لئے ایسا کچھ کیا جائیگا جس سے دنیا دیکھ لیگی کہ اب بھی ہندوستان کس قابل ہے اور اگر ممکن ہو تو اسکے تنزل کی انسداد کی بھی تدابیر کی جائیگی- بس اس مطلب کے لئے مین نے ڈاکٹر واٹ (گورنمنٹ انڈیا کی اقتصادی پیداوار کے رپورٹر جو اب سر واٹ ہو گئے ہین) کو اپنا دست راست بنایا وہ اور ان کے اسسٹنٹ مسٹر

برلیس برون نے کل انڈیا مین دور دور ہزارون میلون کا سفر کیا اور ہر جگہہ صناعون سے
ملاقاتین کین نمونون کو انتخاب کیا - فرمایشین کین اور جہان ضرورت ہوئی وہان
نمونے اپنے پاس سے دئیے اور جنکو روپے کی حاجت تھی انکو پیشگی روپیہ بھی دیا
مین نے تین شرائط مقرر کین کہ انپر عمل اس نمائشگاہ مین کیا جائے - اول شرط یہہ تھی
کہ نمائشگاہ فقط صنعت اور حرفت کی چیزون کی ہو یعنی آرٹ اگزیبیشن ہو اور اسمین
کچھہ اور نہ ہو - ہم آسانی سے تعجب خیز نمائش ہندوستانی صنعت و ہنرمندی کی
دکھا سکتے ہین جس مین انڈیا کی استعداد اور قابلیت بروے کار ظاہر ہوئی ہے
ایسی نمائشگاہ کلکتہ مین ڈاکٹر واٹ کی ہے اور وہ بہت اچھی ہے ہم آپ کو
کاٹھہ و معدنیات اور خام مسالہ اور مصنوعی چیزین جتنی آپ چاہین دکھا سکتے
ہین یہہ سب چیزین گو خاطر جمعی کے قابل ہون مگر وہ سب بدنما ہین مین یہ کوڑ
کی بھرتی نہین چاہتا بلکہ مین صرف اگزیبیشن چاہتا ہون جسمین صنعت کے جوہر
اور دستکاری کے ہنر نمودار ہون -
دوسری شرط یہ تھی کہ اس نمائش گاہ مین کوئی یوروپین یا نیم یوروپین چیز نہ رکھی جائے
انڈیا اپنا آرٹ آپ رکھتا ہے مین وہ چیزین چاہتا ہون جو یہان کی رعایا کے خیالات
اور روایات اور شعور فطری اور عقائد کے مصنوعات ہون یہ ممکن ہے کہ بعض اشیا جو
میری تحدید کی شرائط کو پورا نہ کرتی ہون وہ نمائش گاہ مین داخل ہو گئی ہون کیونکہ
یہان یوروپ کی چیزون کا رواج بڑھتا جاتا ہے لیکن عموماً میری شرط کی پابندی
کی گئی ہے ۔ تیسری شرط یہ تھی کہ مین عمدہ چیزین لونگا - سستے سوتی کپڑے و موم جامے
گنواری روغنی چیزین ٹوم چھلے ٹین کے کام برنجی مورتین اور پیالے ان سب چیزونکو
مین نہین چاہتا تھا کہ نمائش گاہ مین آئین میری خواہش یہ تھی کہ نمائش گاہ مین
صرف وہ چیزین لائی جائین جو نادر ہون اور ہندوستانی صنعت کاری مین کوئی
خاص صفت رکھتی ہون اور خوشنما ہون سونے چاندی کے برتن - دھات کی بنی
ہوئی چیزین - مینا کاری کی چیزین و جواہر - کپڑے اور لکڑی اور ہاتھی دانت و پتھر کی

چیزین جنپر گلکاری کندہ ہو ۔ مٹی کے برتن نہایت نفیس و فروش قدیمی مشرقی
وضع کے ململین ریشمی کپڑے زربفت و بے مثل زردوزی کے کام اس عمارت کے
اندر ان سب چیزون کو دیکھو گے لیکن یہہ آپ یاد رکھین یہہ بازار نہین ہے بلکہ
نمائش گاہ ہے جسے مقصد ہمارا یہہ ہے کہ اچھی کاریگری کو زندہ کرین نہ یہہ کہ جن کی
تھیلیان روپیون سے خالی ہون اُنکو پر کرین ۔ اس نمائش گاہ کی عام صفت یہی ہی
لیکن ہم نے اسپر کچھ اور نہایت بکار آمد چیزون کا اضافہ کیا ۔ مذاق کا تنزل ہوتا
جاتا ہے ۔ زمانہ حال کے نمونے بدنما بدقطع ہین ان کے ساتھ ہم نے زمانہ سابق کے
نمونے رکھے ہین اور ہم نے کوشش کی ہے کہ زمانہ حال کی پیداوار کی الگ کے ساتھ
گذشتہ زمانہ کے نمونے بھی رکھے جائین ۔ ایک کمرہ مین جو مستعار چیزین جمع کی گئی ہین
اور اس مین زمانہ گذشتہ کے بہت نادر نمونے صنعت کے رکھے ہین اس کے معانی
یہہ ہین کہ ان مین سے کچھ تو ہندوستانی والیان ملک اور ہندی صناعون نے اپنی
فیاضی سے عاریتاً دئے ہیں انہین سے بعض اشیا بے مثل لندن کے جنوبی کسنگٹن کے
عجائب خانہ سے آئی ہین جو اور جو انکی پرورش کرکے انسے کام لیتے ہین انکو غور سے
مطالعہ کرینگے نہ اس نظر سے کہ وہ قدیمی صناعی کی مصنوعات ہین بلکہ اس نظر سے کہ
انہین نئی جان ڈالین اور انکے زندہ کرنے کے خیالات پیدا کئے جائین جو آیندہ
انکی صناعی کے از سر نو تازہ کرنے کے لئے مفید ہون ۔ یہ امر یقینی ہے کہ یہہ مطلب غیر کی کامل چیزونکے
کام لینے سے از سر نو زندہ نہین ہو سکتا بلکہ صرف اپنی صنعت کاری کی تکمیل کرنے سے ہو سکتا ہی
آپ مجھسے پوچھ سکتے ہین کہ اس نمائش کا مقصود کیا ہے اور اُس سے کیا نیک نتیجہ پیدا ہونے کی
توقع ہے ؟ تو مین اسکا جواب چند لفظون مین دونگا جہان تک ہندوستان کی صنعتون
و حرفتون کا تنزل سوداگری کی علو مرتبت کو بیان کرتا ہے اور اور دخانی قوت کے
کامون کی برتری کو دستی کامون پر بتلاتا ہے اور مذاق پر افادت کے معیار کی فتح کو
دکھاتا ہے تو مجھے کوئی بڑی امید نہین ہے ۔ ہم انڈیا مین وہ ایک ہی طرز عمل دیکھ
رہے ہین جو ساری دنیا مین جاری ہے جسنے کہ ایک زمانہ دراز گذرا کہ انگلنڈ کے

دستی صنعت کاریون کو مٹا دیا اور جلدی سے وہ چین اور جاپان کی دستی صنعت گریون کو مٹانے والا ہے۔ اس طرز عمل کو کوئی روک نہین سکتا یقینی جس طرح سے گھوڑا گاڑیون پر دخانی گاڑیان اور ہاتھ سے ہلانے کے پنکھون پر برقی پنکھے سبقت لے گئے ہین اسطرح دخانی قوت کے آلات دستی قوت کے آلات پر اور فیکٹریان صنعت کے معمولی کارخانون پر فوقیت رکھینگے۔ ایسا ہونا ناگزیر ہے ایک ایسے زمانہ مین کہ لوگ صنعتی چیزون کے خواہان ہون اور انکی بدصورتی کا ذرا خیال نہ ہو اور حسن پر بہت توجہ ہو اور حسانت کی زیادہ پروا نہ ہو اور وہ کبھی خوش خرہو اگر وہ اپنے نمونون اور چیزونکو چھوڑکر غیر ملک اور اجنبی چیزون کے گرد نہ پھرے تو یقینی اسکی بہت سی دستکاریون اور صنعتون اور ہنرمندیون پر فتوی سزا کا صادر ہو چکا۔

اور زیادہ منحوس آثار بھی مجھے محسوس ہوتے ہین۔ مین اُن آدمیون مین سے ایک ہون جنکو یہہ یقین ہے کہ اگر کوئی قوم اپنی صنعت و حرفت کی تکمیل پیش نظر نہین رکھتی اور جن چیزون کو وہ خود پیدا کرتی ہے انکی ضرورت سند نہین ہوتی تو کوئی قومی صنعت و حرفت اسکی متواتر زندہ نہین رہ سکتی۔ کوئی صنعت صرف جہانگیر و عجائب جو آدمیون کی ذات سے زندہ نہین رہ سکتی۔ اگر اسکی نوبت یہانتک پہنچ گئی ہو تو فقط مصنوعی خاص وضعدار نمونے دوبارہ پیدا ہو سکتے ہین اور جب وضع تبدیل ہو جاتی ہے اور وہ عام پسند نہین رہتے تو وہ بھی مردہ ہو جاتے ہین۔ پس اگر ہندوستان کی صنعت کا ہمیشہ سرسبز رکھنا اور اسکو از سر نو زندہ کرنا مقصود ہو تو وہ اسطرح حاصل ہو سکتا ہے کہ ہند کے والیان ملک اور اعلے درجہ کی تعلیم یافتہ اور رؤساء و شرفاء کبار اسکی سرپرستی کرین جب تک کہ اپنے محلون مین ان چیزون کے بھرنے اور رکھنے کو ترجیح دیتے ہین کہ برسل کے چمکتے ہوئے فرش اور گوتھم کورٹ روڈ کے فرنیچر ساسامان آرائش اور اٹلی کے ارزان پچیکاری کے فرش اور فرانسیسی و ولیوگراف اور اسٹریا کے جھاڑ اور جرمنی کے زردوزی کے کام ہون تو کوئی بہتری کی توقع نہین۔ مین اس بات کو لعنت ملامت کے الفاظ

مین اس سبب سے نہین کہتا کہ انگلنڈ مین ہمارا حال بھی جب غیر ملکون کی چیزین دیکھی
مین تو ایسا ہی خراب ہوتا ہے لیکن مین یہہ کہتا ہون اگر ہندوستانی صنعت
کاری و دستکاری زندہ رہیگی تو وہ صرف بیرونی سرپرستی سے نہین رہ سکتی
اسکے زندہ رکھنے کے لئے چاہئے کہ اسکا ملک مین بازار گرم ہو ملک کے خیالات
اور اہل ملک کی تربیت و تعلیم ظاہر ہو - مین یہہ چاہتا ہون کہ ہندوستانی والیان
ملک رؤسا مین یہہ ہیجان پیدا ہو کہ وہ زمانہ حال کے مذاقون کے میل کچیل نکالکر
پھر انکو پاکیزہ بنائین اور اپنی قدیمی وضع انداز پر جسمین قدیمی طرز عمدہ ہو مراجعت کرین
مجھے یقین ہے کہ یہہ دن کبھی نہ کبھی آئیگا مگر اس مین دیر بہت لگیگی - جب یہ آثار
ہین تو پھر اس نمائش گاہ سے میرا مقصود کیا ہے اور کس کام وہ آئیگا؟ مین اسکا
جواب بہت مختصر دیتا ہون - اس نمائش سے یہ غرض ہے کہ اشیا کا سبق سکھایا
جائے اور اس سے یہہ مطلب بتلانا منظور تھا کہ اب بھی انڈیا کے کیا خیالات
ہین وہ کیا پیدا کرسکتا ہے اور کیا کرسکتا ہے - اس سے یہہ دکھانا منظور تھا
کہ صناعون کی حس ادراک کی قوت مردہ نہین ہوئی لیکن وہ یہہ چاہتے ہین کہ انکی کچھ ہمت افزائی
کی جائے اور انکی جرأت بڑھائی جائے اس سے مطلب یہ دکھلانا تھا کہ کسی
ہندوستانی مکان کے خوشنما بنانے کے لئے اور اسکے اثاث البیت کے واسطے
کلکتہ اور بمبئی مین یوروپین اسباب کی دکانون کی تلاش مین جانے کی ضرورت نہین
ہے بلکہ تقریباً ہندوستانی ریاست مین ہر پروونس مین اور ہندوستان کے اکثر شہرون
مین اور بہت سے دہات مین ابھی تک صنعتین زندہ ہین اور ان کے کاریگر اور صناع
ایسے موجود ہین کہ وہ اپنے اہل ملک کی افادت اور صنعت کے مذاقون کے کام خاطر خواہ
کرسکتے ہین اور وہ اس قابل ہین کہ انکو جو بیش بہا ورثہ اپنے پہلے بزرگون سے ملا
ہے اسکو سلامت رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہین یہہ مقصد تھا کہ مین نے اور ڈاکٹر
واٹ نے اس نمائش گاہ کے پیدا کرنے مین مشقت شاقہ اٹھائی اب اس کے افتتاح
مین اس توقع کا وثوق کے ساتھ ظاہر کرنا باقی رہا کہ خداتعالے ان حب الوطنی کے

اعتراض کو رفع کرے جسکے لئے یہہ نمائش گاہ بنائی گئی تھی ✤

## نمائش گاہ کا خرچ اور علت غائی

۵ مارچ کے اسپیچ مین نمائشگاہ کے خرچ اور علت غائی کی بابت جو کچھ ارشاد ہوا اُسکو نقل کرتے ہین ✤

مین جو نمائشگاہ دہلی کے باب مین کچھ کہونگا اُسکو معزز ممبر سُننا پسند کرین گے وہ محض اسلئے بنایا گیا تھا کہ دیسی صنعت و حرفت و ہنر کا اظہار ہو بالفعل اس بات کا فیصلہ کرنا ناممکن ہے کہ اس نمائشگاہ کا اثر آیندہ ہندوستان کی صنعت و حرفت پر کیا ہوگا مگر بیرونی پبلک کا خواہ دیسی ہو یا پردیسی توجہ کرنا تعجب خیز ہے مین خیال کرتا ہون کہ انڈیا کی صنعت ابتک بڑی قابلیتین دکھاتی ہے گو نمائشگاہ تھوڑے دنون کھلی رہی پھر بھی اس مین ۴۸۰۰۰ تماشائی آئے اور انہون نے تین لاکھ روپیہ نقد تماشا دیکھنے کے لئے دئے اور کل روپیہ کی آمدنی چار لاکھ روپیہ سے کچھ زائد تھی۔ عمارت کی تعمیر مین ڈیڑھ لاکھ روپیہ سے کچھ زیادہ خرچ ہوا تھا اور اسکے سوا ½ لاکھ روپیہ اور اسکے خرچون مین صرف ہوا اسواسطے مین خیال کرتا ہون کہ ہم نے اس مین بڑے اعتدال سے خرچ کیا جس سے انڈیا کی صنعت کو اکسایا جسکا پژمردہ نہین ہونا چاہیئے۔ اور اس نمائش گاہ سے جتنی خوشنما اور خوبصورت چیزین موجودہ نمائشگاہون اور اپنے گھرون مین رکھنے کے لیئے خریدین وہ عین وقت پر ایک اشتہار دستکارون اور صناعون کی ہنرمندی کا تھا کہ وہ کبھی کھو کھلی نہین ہوگی ✤

### خلاصہ

کبھی تخت سلطنت خالی نہین رہتا ادہر ملکہ معظمہ نے انتقال فرمایا اُدھر اڈورڈ ہفتم نے اورنگ سلطنت پر جلوہ دکھایا انگلینڈ مین جشن تاجپوشی بڑے جاہ و جلال سے ہوا چند مہینے کے بعد دہلی مین دربار جشن تاجپوشی ایسی کروفر شان و شوکت سے ہوا کہ

کہ اسنے دربار قیصری ۱۸۷۷ء کو بھی بھلادیا۔ گو یہہ دربار پولیٹکل اثر مین پہلے دربار کی نسبت برتر تھا وہ صرف خطاب قیصری کا دربار تھا یہ تاج قیصری کا مگر اس دربار کا نمونہ وہ پہلا ہی دربار تھا۔ لارڈ کرزن نے اس دربار کے لئے خود اپنے نفس نفیس سے زیادہ جانفشانی کی وہ کئی دفعہ دہلی مین دربار اور نمائش گاہ کی لئے زمینین اور دربار کے تمام انتظامات کے بتلانے کے لئے آئے۔ گو ابتر انگلنڈ اور ہندمین اعتراضات ہورہے تھے کہ یہہ موسم اس دربار کا نہین ہے اگر وہ ہو تو معمولی ہو چار سال سے ملک پر قحطونکی بلائین نازل ہورہی ہین اور انکے اثر دردانگیز اب تک دور نہین ہوئے۔ ہندی جوتشی بھی اپنے جوتش کے گنت سے بجار کرکے پکار پکار کرکے کہتے تھے کہ دہلی مین یہہ دربار ہرگز نہین ہوگا مگر لارڈ کرزن اپنے کمال استقلال کے سبب سے ذرا نہ گھبرائے دربار اس شان وشکوہ سے ہوا کہ کبھی پہلے نہین ہوا تھا اسپر کوئی قحط کا اثر نہ تھا بلکہ دہلی مین دربار کے دنون مین پہلے سے ارزانی ہوگئی تھی وہان پر خداے تعالیٰ نے بھی اپنی رحمت ایسی نازل کی کہ خاک کے اڑنے سے جو لوگون کا ناک مین دم آتا تھا اسکو دبا دیا اور خیمہ گاہون کے گلزارون اور چمنون کی گرد کو دہو کر تازہ وشگفتہ کردیا سبزہ جو خاک مین لوٹا جاتا تھا اسکو سرسبز کردیا۔ ہر کارخانہ وخیمہ گاہ کا ایسا انتظام تھا کہ کسی شکایت کا ہونا مستثنیٰ صورت رکھتا تھا۔ غرض یہہ جشن ایسا مبارک تھا کہ نہ قحط تھا نہ وبا تھی۔ سراسر خوشی وشادمانی تھی معترضین کے اعتراضات بیجا اور منجمین کی پیشین گوئیان بے سروپا ثابت ہوتی تھین ؞

## لارڈ کرزن کے عہد مین ملیٹری ایڈمنسٹریشن (فوجی انتظام)

لارڈ کرزن کو فوجی انتظام کرنے مین دو آگون کے درمیان آنا پڑا ایک طرف یہہ آگ تھی کہ ان شرفا کی دلائل کو قطع کرنا پڑا جنھون نے یہہ امر نظاہر باور کرلیا تھا کہ کل فوجی خرچ فضول ہے دوسری طرف یہہ آگ تھی کہ ان فن جنگ کے ماہرین کی درخواستونکا مقابلہ کرنا پڑتا تھا جو سپاہ کی کل کے کامل کرنے پر ایسے مائل تھے کہ وہ بجٹ پر بالکل

نگاہ نہین کرتے تھے +

۱۸۹۹ء مین انگلنڈ کے نکتہ چینون نے انڈیا کی سپاہ کے موثر و کارگر ہونے مین شبہات پیدا کرنے شروع کئے گو وہ فن سپاہ گری سے خوب آگاہ تھے مگر یہ نہین جانتے تھے کہ کونسل کے ملیٹری ممبران کونسل نے سپاہ ہند کے کارگر اور موثر بنانے مین کیا کیا کوششین کین اور انکو کیا کیا مشکلات پیش آئین - اور انکی کوششون کا نتیجہ یہہ تھا کہ جنوبی افریقہ مین سپاہ ہند نے اپنی کارگزاری اور بہادری سے دکھادیا کہ وہ کیسی کارگر اور موثر ہے لیکن اس مین شبہ نہین کہ اسکے پاس وہ اعلے درجہ کا سامان حرب نہ تھا جو مہذب ملکون مین سپاہ کے پاس زمانہ حال کی ترقیون کے موافق ہوتا ہے - وائسرائے کا اول فرض یہہ ہے کہ وہ انڈیا کو ساری آفات جنگ سے محفوظ و سلامت رکھے اور یہہ محافظت اور سلامتی حاصل نہین ہوسکتی جب تک سپاہ مین یہہ قابلیت نہ ہو کہ وہ اس یورپین سپاہیون سے مقابلہ مین عہدہ برا ہوسکے جو زمانہ حال کے اعلے درجہ کے اسلحہ سے مسلح ہوتی ہین یہی بات سپاہ کی قوت کی معیار ہے اسلئے یہ ناگزیر ہوا کہ ہندوستانی رجمنٹون کو وہ ہتہیار دیئے جائین جو اور یوروپین سپاہیون کے پاس ہین اور توپ خانون مین وہ توپین ہون جو اعلے درجہ کی ہین - سپاہ مین برٹش افسرون کی تعداد کی فی الحقیقت افزائش ہو ان تبدیلیون کے لئے بڑے خرچون کی ضرورت تھی - لارڈ کرزن کے عہد مین یہ خرچ سپاہ کے بڑھتے گئے جو عام پسند نتھے - گو اسوقت ہندوستان کے خزانہ عامرہ کی حالت اچھی تھی لوگ یہ جانتے تھے کہ ٹیکسین معاف ہونگین مگر لارڈ کرزن کو سپاہ کی سب طرح سے اصلاح منظور خاطر تھی انکے عہد مین انڈیا کی سپاہ کا خرچ بڑھتا گیا اور سپاہ نے وہ کام کئے جو پہلے کبھی نہین کئے تھے جسکی تفصیل نیچے لکھی جاتی ہے +

## انڈیا کی سپاہ کا انڈیا سے باہر جانا

۱۹۰۰ء مین برٹش انڈیا کی سپاہ نے جبکہ جنوبی افریقہ کی لشکرکشی و جنگ آرائی شروع ہوئی

تو نٹال کو بوئرون کی لوٹ مار اور غارتگری سے بچایا- اسنے لیڈی سمتھہ پر قبضہ رکھا
کہ نٹال سمندر مین ڈوبنے سے بچا- اس سپاہ کی حسن خدمتگذاری کا شکریہ انگلند مین
کمانڈرانچیف اور سکرٹری آف وار نے ادا کیا- اس بات کو سب جانتے ہین کہ
ہندوستان کی سپاہ بھیجی گئی تھی اسکے جنرل سراے گیس لی نے پیکین کی سفارتون
کی کمک کی تھی- جب کسی اور جگہ یوروپین سپاہین نہین تھین تو لشکرگاہون مین ہندوستانی
رجمنٹین تھین- جنوبی افریقہ مین انڈیا سے آٹھہ ہزار برٹش سپاہی اور افسر لڑنے کے لئے
اور تین ہزار ہندوستانی جنکا کام لڑنا نہ تھا بھیجے گئے اگر ہندوستانی بہادر رجمنٹون
کے بھیجنے کی درخواست انگلنڈ سے اور ہوتی تو دس ہزار سپاہ اور بھیجی جاسکتی تھی
مگر وہان سے ہندوستانی سپاہ کے نہ طلب ہونے کا سبب یہہ نہ تھا کہ یہانکی
سپاہ کچھ حقیر سمجھی جاتی تھی بلکہ منجملہ اور وجوہ کے ایک وجہ یہہ بھی تھی کہ جنوبی افریقہ
(ٹرنسوال) کی لڑائی مین ایک طرف مین انگریز تھے اور دوسری طرف بوئر- ان دونون
مین سے کسی طرف کوئی اور قوم نہ تھی اگر ہندوستانی سپاہ لڑنے کے لئے جاتی
تو یہہ گمان ہوتا کہ برٹش سپاہ جو ہندوستان سے گئی تھی وہ اس درجہ دوم
کی جنگ سے عہدہ برا نہ ہوسکی کہ اسکی کمر تھامنے کے لئے ہندوستانیون کی
سپاہ کی ضرورت ہوئی اسمین انگلنڈ کی قوت کی خفت تھی- اگر انگریز اس جنگ مین
ہندوستانیون کو شریک کرتے تو شاید بوئر اور قومون کو اپنے ساتھ شریک کرتے جس سے
ہنگامہ جنگ بہت سی قومون کے درمیان برپا ہوجاتا- اسوقت ہندوستان کے
والیان ملک کی سچی وفاداری و جان نثاری اور خیرخواہی کا حال یہہ تھا کہ انمین سے
ہر یک اپنی سپاہ اور دولت کو برٹش گورنمنٹ پر قربان کرنے کو تیار تھا انکی اس
خیرخواہی کا شکریہ جناب ملکہ معظمہ نے بھی ادا کیا جنوبی افریقہ کی لڑائی کی ابتدا سے
انڈیا سے ۱۳۲۰۰ برٹش افسر اور سپاہی اس ملک مین گئے جنمین سے سنہ ۱۹۰۲ تک
دس ہزار انڈیا سے غائب ہین انکے ساتھ ۹۰۰۰ ہندوستانی بھیر گئی جنمین ۵۶۰۰
اب تک وہان رہتی ہے- یہہ امداد و کمک بڑی مہتم بالشان تھی-

اس کے سوا اور سامان حرب وضرب اور رسد بھیجا گیا - ان دو سالون سنہ ۱۹۰۰ و
سنہ ۱۹۰۱ مین ان دو لڑائیون مین ۲۱۰ لاکھ گولے توپون کے اور ۱۴۰۰۰ پروجیکٹائل
اور شیل اور ۱۶۹۰۰ خیمے اور ۱۱۰۰۰ سیٹ گھوڑون کے زینون کے ۱۶۹۰۰۰
اور ۹۴۰۰۰ جوڑے کپڑون کے مختلف طرح کے - یہہ چیزین ہندوستانی سپاہیون
کے لئے بالکل نہین منگائی گئین سب اسی سپاہ کے لئے منگائی گئین تھین جو میدان
جنگ مین تھین - یہہ ساری چیزین انڈیا مین بنائی گئین تھین جسکے سبب سے
ہزارون ہندوستانی کاریگرون کو فائدہ پہنچا - اس عرصہ مین ہم نے ۱۱۶۰۰ گھوڑے
اور ۶۷۰۰ خچرین اور ٹٹو اور ۲۷۰۰ بیل بھیجے یہان سے تھوڑی تھوڑی فوجین
سمالی لینڈ اور جبو بالینڈ اور افریقہ کے اور حصون مین بھیجی گئین اور کولونیل افسرون
کے واسطے پانچ رجمنٹین بھرتی ہوئین کہ وہ گریٹ برٹن کے ماتحت جو کولونیز ہین ان مین
اپنی خدمات بجا لائین -

انڈیا ہر انتظام مین سرکاری ملازمون کے واسطے ایک بیش قیمت تربیت گاہ ہے
جو پردیسی گورنمنٹون اور برٹش ایمپائر کی خدمات بزرگ بجا لاتے ہین - سیام مین
ایک درجن سے زیادہ افسر کام کرنے کے لئے بھیجے گئے ہین - ایران ایبی سینیا
مشرقی افریقہ اور سٹریٹ سٹیٹ مین لوگون کے علاج کرنے کے لئے ڈاکٹر
بھیجے گئے ہین - مصر - نائیگرا - اگنڈا - چین مین انجنیر روانہ کئے گئے ہین ڈاک
اور تار کے افسر دونیل کے بمضمون زام لسی مین اور کیپ مین بھیجے گئے ہین کوئی
ہفتہ نہین جاتا تھا کہ لارڈ کرزن پاس ایسے افسرون کی جنھون نے انڈیا کی
تربیت وتعلیم پائی ہو باہر سے نہ آتی ہو پس انڈیا کے انتظام کو یہہ خراج دیا جاتا ہے
اور اسکی بڑی تعریف کی جاتی ہے -

جب برٹش گورنمنٹ انڈیا پر ایسی کمکون اور امدادون اور قرضون کی خواستگار ہوتی
ہے تو اسے کچھ انڈیا کے بھی کھاتہ مین نقصان نہین لکھا جاتا کل سپاہ کا خرچ جب وہ
انڈیا سے باہر ہوتی ہے امپیریل گورنمنٹ ادا کرتی ہے جو اور ڈر انڈیا کو بھیجتی ہے

اسکو وہ خود ادا کرتی ہے ان کثیر سپاہ ہون کے جنوبی افریقہ اور چین مین جانے سے انڈیا کو خرچ مین بڑی بچت ہوئی ہے کیونکہ جتنی مدت تک وہ سپاہ باہر رہتی ہے اسکا خرچ انگلنڈ کے خزانہ سے دیا جاتا ہے یون یہہ بچتین سوا تین کروڑ روپیہ کے قریب ہوئی ہین اگر یہہ بچت نہ ہوتی تو سپاہ کا نیا انتظام اور جدید درستی انکے سامان کی بھی نہ ہوتی -

ٹرنسوال کی جنگ عظیم نے سپاہ کے متعلق سب کامون مین ایک تغیر و انقلاب پیدا کیا ہے وہ ایک طوفان تھا جسنے سمندر مین وہ تلاطم پیدا کیا جسکا اثر دور دور ہزارون میل پر کنارون تک پہنچا اسنے انڈیا پر بھی اثر کیا کہ سپاہ کی اصلاح کیجائے مگر جن اصلاحون کی ضرورتین تھین وہ بغیر خرچ بڑھانے کے نہین ہو سکتی تھین - اسلیئے ضرور ہوا کہ انڈیا کے ملیٹری بجٹ مین خرچ کا اضافہ کیا جائے - لارڈ کرزن نے اپنا یہہ ارادہ مصمم کر لیا کہ کچھ مدت تک ملیٹری تخمینون مین کس طرح کی تخفیف نہ کی جائے - اگر بعض خرچ ایسے تھے کہ ان مین تخفیف ہو سکتی تھی مگر ان کے ساتھ ہی ایسے ضروری خرچ بھی ہوتے تھے جنہین اس تخفیف سے زیادہ خرچ کی ضرورت ہوتی تھی . . . . . . . . . گورنر جنرل کی کونسل کے ممبر سر ایے کولن نے درخواست کی کہ ہندوستان کی سپاہ کے نئے ہتھیارون کے دیئے جانے مین ڈیڑھ کرور روپیہ صرف کیا جائے جب دو سال کے اندر قحط مین لوگون کی جانین بھو کے مرنے سے بچانے مین بارہ کرور روپیہ خرچ کیا گیا تھا تو تیس کرور آدمیونکی جان کی بدنظمی کی بلاؤن سے بچانے کے واسطے جو قحط سے بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہین ڈیرھ کرور روپیہ خرچ کرنا کوئی بڑی بات نہین - کسی شخص کو یہہ خیال کرنا نہین چاہئے کہ کچھ مہینون کے لئے جو انڈیا کی سرحد سے باہر افریقہ مین آٹھ ہزار سپاہ چلی گئی تو انڈیا مین ہمیشہ کے لئے اسقدر سپاہ کے کم کرنے سے کچھ نقصان نہین ہوگا یہہ حماقت آمیز دھوکہ بازی کی بات ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص اپنا محافظ کتا اپنے ہمسایہ کو جسپر چورون نے حملہ کیا ہے ایک رات کے لئے مستعار دے

تو اسپر یہ لازم ہو جائے کہ وہ ہمیشہ کے لئے اپنے گھر کو بے محافظت رکھے؟ ہمیشہ انڈیا مین سپاہ کے کم ہونے سے اندیشہ ہے اور اس اندیشہ کا کم و بیش ہونا ہمسایہ کی سلطنتون کی حالتون اور وقت پر موقوف ہے۔

ہر مجسٹی نے جب یہان سے سپاہ طلب کی ہے تو اپنے احکام مین یہ شرط لگا دی تھی کہ اگر اس وقت اس سپاہ کے بھیجنے مین کوئی اندیشہ نہ ہو تو اسکو بھیجنا اسوقت سپاہ کے بھیجنے مین کوئی اندیشہ اور خوف نہ تھا سپاہ بھیجدی گئی اسوقت ہندوستانی والیان ملک اپنی ساری سپاہ کے بھیجنے کو تیار تھے۔ اگر انکی سپاہ یا اور دس بیس ہزار سپاہ جنوبی افریقہ مین بھیجدی جاتی تو اس وجہ سے کوئی یہہ کہہ سکتا تھا کہ انڈیا مین اب اس سپاہ کی ضرورت نہین ہے؟ یہہ زمانہ ایسا نہین ہے کہ دنیا مین کوئی سلطنت بھی اپنی سپاہ کی قوت مین کمی کرے۔ گورنمنٹ کے دو بڑے فرض ہین کہ کروڑون ہندوستانیون کو خوشحال اور فارغ البال و خوشنود کرے اور انکی جان و مال کو محفوظ رکھے۔ گورنمنٹ ایک فرض کے ادا کرنے مین دوسرے فرض سے غفلت نہین کرتی وہ ان دونو فرائض کے ادا کرنے مین اپنی ذمہ داری کا حق ادا کرتی ہے۔ دوسرے فرض کا ادا کرنا سپاہ کے موثر اور کارگر ہونے پر موقوف ہے جسکی نسبت ایک طرف یہہ کہا جا رہا ہے کہ انڈیا مین سپاہ کے خرچون مین روپیہ لٹ رہا ہے دوسری طرف یہہ دہائی مچ رہی ہے کہ ساری دنیا تو اپنی سپاہیوں مین ترقی کر رہی ہے اور گورنمنٹ انڈیا ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھی ہے سپاہ کی کوئی اصلاح نہین کرتی اور جو کرتی بھی ہے تو ایسی آہستہ اور دیر کر کہ وہ نہ کرنے کے برابر ہے۔ ایک کہتا ہے کہ انڈیا مین سپاہ ضرورت سے زیادہ ہے دوسرا کہتا ہے کہ وہ ضرورت کے موافق نہین آجکل تجربہ سے جو فوجی ایجادات ہوئے ہین انکا نام بھی یہان نہین ہے۔ یہہ دونو غلط کہتے ہین اب سپاہ کے سب سوارون اور پیدلون کے پاس پرانے ہتھیارون کی جگہہ بہتر سے بہتر نئے ہتھیار موجود ہین۔ توپخانون مین اعلے درجہ کی نئی توپین آگئی ہین۔ مدراس کی سپاہ مین

شمالی زبردست آدمیون کی بھرتی ہوگئی ہے۔ سپاہ مین چارسو اسی افسرون کی افزائش ہوگئی ہے۔ ایشاپور وکاسی پور وجبل پور و ولنگٹن مین فیکٹریان جاری ہوگئی ہین جنمین توپین اور رفلین اور باروت بنتی ہین۔ سپاہی اپنے لئے آپ سامان تیار کرتے ہین۔ ساحل بحر اور سرحدون کی محافظت کا سامان بھی تیار ہوگیا ہے انگلش سپاہیون کے آرام کے لئے انکی بارکون مین برقی روشنی ہوتی ہے اور برقی پنکھے چلتے ہین۔ لارڈ کرزن اس بات کو خوب جانتے تھے کہ گرم اور تاریک راتون مین برٹش سپاہی اپنے مزاجون کو قابو مین نہین رکھ سکتے اتھے جب پنکھا قلی سو جاتے تھے تو وہ غصہ مین آنکر ایسے آپے سے باہر ہو جاتے تھے کہ انکو ایسا مارتے اور پیٹتے کہ بعض انمین سے مرجاتے یا انکے اعضا بیکار ہو جاتے۔ ملیٹری ریلین بھی ملک کی آمدنی کی توفیر سے ہوتی تھین انکے لئے روپیہ قرض نہین لیا جاتا تھا انڈیا مین عافیت وسلامت رکھنے کے لئے سپاہ کی ضرورت ہے یہ نہین کہا جا سکتا کہ انڈیا بالکل بے کھٹکے ہے۔ اگر ہندوستان پر حملہ ہو تو وہ خیال بند جو سپاہ کے خرچون کو مٹانا چاہتے ہین اور جن خرچون سے کہ سپاہ موثر و کارپرداز بنتی ہے اپر لعن طعن کرتے ہین وہی سب سے اول سپاہ کی پناہ ڈھونڈین گے۔ یہ خیالی اعتراض سپاہ کے خرچون پر اکثر بنگالی کیا کرتے ہین۔ وہ سپاہ کی ہر اصلاح کو جس مین روپیہ کا خرچ ہو بے ضرورت بتلاتے ہین اور کہتے ہین کہ اس خرچ کے سبب سے ہم پر ٹیکسون کا بوجھ ایسا پڑتا ہے کہ ہم مرے جاتے ہین۔ اگر خدانخواستہ انڈیا پر حملہ ہوا تو سب سے زیادہ بنگالی چوہے کا بل ڈھونڈھتے پھرین گے وہ دوات کی سیاہی سے کاغذ کا روسیاہ کرنا جانتے ہین میدان جنگ مین سرخ خون سے سرخرو ہونا نہین جانتے ہین۔ وہ پلیٹ فورم پر زبانی فصاحت کے تیر چلانے جانتے ہین مگر میدان جنگ کے نام سے انکے بدن پر لرزہ چڑھتا ہے آخر دو سالون سنہ ۱۹۰۰ و سنہ ۱۹۰۱ مین سپاہ کی اصلاحون مین بہت خرچ ہوا ہے کل سپاہ کو نئے ہتھیار ملے ہین توپخانون مین توپین زیادہ ہوئی ہین بار برداری کا نیا سررشتہ بنا ہے۔ ساحلون کی محافظت کا چھوٹی پٹڑی کی ریلونکی سڑکون کے

ام لکھنے کی پوری صلاح میں ہوگی مگر ان کی طرف مین برٹش خاص ٹیکس وغیرہ

بننے کا سامان کیا گیا ہے جس سے سرحد مستحکم ہو۔ فیکٹریان بنائی گئی ہین جنین
سامان حرب تیار ہوتا ہے۔ یہہ سب سامان کیا گیا ہے مگر یہہ نہین کہا جاسکتا
کہ اور کرنا باقی نہین رہا۔ نئے تجربے و ایجاد ہوتے ہین۔ ابتک بعض اخبارون مین
ولایت کے یہی چھپا کرتا ہے کہ انڈیا کی سپاہ کے پاس سارا سامان ناقص ہے
یہہ تحریر انکی غلط ہے۔ سرائے ایلس ملیٹری ممبر نے ابھی اپنی یادداشت پیش کی
کہ انڈیا کی سپاہ یوروپین اور ہندوستانی دونو ایک بڑی کارگر اور موثر کل بنائی
گئی ہے بعض اس بات پر بحث کرتے ہین کہ انڈیا کی سپاہ کی تعداد اس کارِ عظیم کے
لئے کم ہے کہ جسکا مقابلہ کسی نہ کسی دن کرنا پڑیگا۔ بعض اور یہہ دلیل کرتے ہین کہ سپاہ
ہر ضرورت سے زیادہ ہے۔ حال کے کمانڈرانچیف اور ملیٹری ممبر نے بہت سی اصلاحین
کردی ہین اور بعض کر رہے ہین سوارون اور پیدلون کو نئے ہتھیار دیدئے گئے
توپخانے کی بیٹریان ایسی تیار ہوگئی ہین کہ وہ بہت تیز چلتی ہین۔ مدراس سپاہ مین
شمالی زور اور سپاہی بھرتی ہوگئے ہین۔ باربرداری کا نظام ہوگیا وہ کاغذی
نہین ہے جیسا کہ اب تک تھا سرحد پر چھوٹی پٹڑی کی ریلین بن گئی ہین۔ انڈیا خود
اپنے آپ سامان حرب و ضرب تیار کرنے لگا ہے اسکے لئے فیکٹریان تیار ہوگئی ہین۔
گھوڑون کے پالنے کے اصطبلون کی درستی ہوگئی اپنی بارکون مین برقی بادکشی و روشنی
کا کارخانہ جاری ہوگیا ہے کونسل مین چھاونیون کے باب مین قانون پاس ہوگیا ہی
جس سے انکی مشکلات دور ہوگئی ہین۔ انکے علاوہ سٹاف کورز مین افسرون کی تعداد
زیادہ ہوگئی ہے جنین پہلے افسوسناک کمی تھی۔ غرض یہہ ساری تدابیر جو ہوئی ہین
اور ہو رہی ہین وہ ایک مستقل ترقی سپاہ کی تھی۔ یہہ سب کام آمدنی کی بچت سے
ہوئے ہین یہہ بڑی خوبی تھی۔

غرض لارڈ کرزن کے عہد مین سپاہ کا خرچ سال بسال بڑھتا گیا مگر وہ ضرورتون سے
زیادہ نہین بڑھا اور نہ ایسا بڑھا کہ جیسا اور ملکون مین بڑھا ہوا ہے۔ سپاہ پر اس
ملک کی امن و عافیت منحصر ہے۔ اب نئے کمانڈرانچیف جو سب سے اعلے مدبر سپاہی ہین

وہ اور زیادہ سپاہ کی اصلاحین کرینگے۔ ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو جو بجٹ پیش ہوا اس مین اس سال کی سپاہ کے خرچ کے تخمینہ پر ایک ممبر نے کہا کہ وہ غیر منتظم اور ڈرانے والا ہے۔ مگر یہہ دونو باتین صحیح نہین نہین۔ روس و جاپان کی لڑائی نے یہہ سبق سکھا دیا ہے کہ لڑائی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ افلاطون کا قول ہے کہ ہمیشہ کل سٹیٹس آپس مین لڑتے رہتے ہین اسواسطے جسکو ہم صلح کہتے ہین وہ فقط نام ہی نام ہے۔ حقیقت مین نیچر تمام اقوام کو بغیر کسی اعلان کے ہمیشہ ایک دوسرے سے لڑاتا رہتا ہے۔

ڈائی اونی شس کا قول ہے کہ کل انسانون مین یہہ قانون مشترک ہے جسکو زمانہ منسوخ و فنا نہین کرسکتا کہ جو قوم زیادہ قوت دینکی رکھتی ہے وہ انپر حکمرانی کرینگے جنمین قوت دینکی نہین۔

طامس ہوبس کا قول ہے کہ ایک ہی چیز کو ایک وقت مین بہت سے آدمی چاہتے ہین نہ سب بالاشتراک اسکو حاصل کرسکتے ہین نہ اسکو آپس مین تقسیم کرسکتے ہین اسے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مطلوب شی کو زبردست حاصل کرسکتا ہے اور زیادہ زبردست ہونا صرف لڑائی سے حاصل ہوسکتا ہے۔

برٹش گورنمنٹ کا ان تینون مقولون پر عمل رہا ہے۔ لارڈ کرزن نے بھی ان ہی پر عمل کیا انکے حسن انتظام کی بڑی خوبی یہہ تھی کہ سپاہ کے خرچ مین جو افزائش کی وہ آمدنی کی توفیر سے کی قرض نہین لیا جسکی استدعا ان سے کی گئی تھی۔

## لارڈ کرزن کی ایک بڑی اصلاح گورونکے شکار کھیلنے مین

گورون کے شکار کھیلنے کا ایک دستور العمل تھا جسمین گورنمنٹ کے بنائے ہوئے کل قواعد موجود تھے جنکے شرائط کے موافق برٹش سپاہی (گورے) بندوقین اور رفل ساتھ لیکر شکار کھیلنے جاتے تھے۔ لارڈ کرزن کو معلوم ہوا کہ ان قواعد کی جہالت سے یا بے اعتنائی سے یا بسبب سپاہیون کے ناقص الطبع ہونے کے یا انکے حکام کی طرف سے

انکی تاکید و تنبیہہ ہونے کی وجہ سے گنوارون اور گورون کے درمیان ایسے واقعات پیش آتے ہین جنین جانین جاتی ہین یا اور نقصان ہوتے ہین۔ وقت یہہ تھی کہ اس باب مین سول اور ملیٹری حکام آپس مین قطعی متفق ہوجاتے ہین۔ دونو مین جوابدہی اور ذمہ داری منقسم ہے سول کے انتظام کا افسر ڈسپلن کی کسی بات مین ملیٹری حکام کے صلاح و مشورہ بغیر کوئی دخل نہین دے سکتا ملیٹری حکام سول حکام کے ساتھ بالاشتراک کام کرتے ہین فے الحال ایک قاعدہ بھی عمل درآمد نہین ہے کہ جس سے ایسے مقدمات کی رپورٹ یا روبکاری ہو جسکی ابتدا ملیٹری افسرون نے نہ کی ہو کوئی ضابطہ و دستور ایسا نہین ہے جو انکی حکومت اور منظوری سے نہ اختیار کیا گیا ہو اس لئے لارڈ کرزن نے یہہ کام ایک کمیٹی کے سپرد کیا جسمین ملیٹری اور سول عناصر برابر تھے اور ان مین ایک سویلین ایسا بھی تھا کہ وہ پرانا ملیٹری افسر تھا اس کمیٹی نے جو قواعد کی ترمیم کی اسکو گورنمنٹ نے بغیر کسی چون و چرا کے تسلیم کرلیا اب نہایت احتیاط اس امر مین کی جاتی ہے کہ سپاہیون کو ان کے شکار کھیلنے کی اجازت کے قواعد اور شرائط سے مطلع کیا جاتا ہے اور ان پر واجب ہوتا ہے کہ اس باب مین وہ بڑی احتیاط کرین کہ کسی کی جان نہ جائے اور کوئی کھیت پامال نہ ہو۔ لارڈ کرزن پاس لوکل گورنمنٹ نے رپورٹ بھیجی کہ ایک پنکھا قلی کے مارڈالنے کے مقدمہ مین انصاف کا خون ہوا ہی کوئی سول حکومت موجود نہین ہے کہ وہ ان غلطیون کو درست کرے جو عدالت مین ان مقدمات کے فیصلہ کرنے مین ہوتی ہین۔ یہہ بدنصیبی ہے کہ کچھ انصاف نہین ہوتا۔ بعض دفعہ کمانڈر انچیف مجرم سپاہیون کو فقط یہہ سزا دیکر اپنا اطمینان کرلیتا ہے کہ سپاہی شاہی وردی نہ پہلنے پائے اور وہ سپاہ سے موقوف کیا جائے۔ گورنمنٹ انڈیا کو ایسے فیصلون کے منظور کرلینے کے سوا کوئی اور چارہ نہین ہوتا اسلئے کہ وہ ڈسپلن کے معاملات مین اعلے درجہ کے ملیٹری حاکم کے فیصلہ مین مداخلت نہین کرسکتی۔ اس قسم کے ہر مقدمہ مین گورنمنٹ کی جانب سے باریک بینی کے ساتھ تحقیقات

نہین ہوتی تھی۔ لارڈ کرزن ان دونو قومون مین دوستانہ فیلنگس قرابت و محبت کے قائم کرنا چاہتے تھے جنکو مشیت ایزدی نے اس ملک مین ایک دوسرے کا ہم پہلو بنایا ہے۔

لارڈ کرزن کا یہہ انصاف قابل یادر کھنے کے ہے کہ جب برما مین گورون نے ایک عورت کو مار ڈالا تو اول مجرمون کی شناخت مین دقت واقع ہوئی اور جب انکی شناخت ہوگئی تو جیوری نے انکو بری کر دیا۔ لارڈ کرزن نے بڑے غصہ مین آنکر حکم دیا کہ از سر نو پھر تحقیقات ہو لیکن انڈیا مین یہہ دستور مسلم تھا کہ کوئی یوروپین ملزم ایک ہی جرم مین دوبارہ تحقیقات مین سزایاب نہین ہوتا جیوری نے پھر مجرمون کو بری کر دیا تو لارڈ کرزن نے یہہ سزا دی کہ ان سپاہیون کو موقوف کر دیا اپنے عہد کے پانچوین سال مین جب بین کے مقدمہ مین اینگلو انڈین نے واویلا مچایا تو سر ڈینزل ایبٹسن اور وائسرائے نے بتلایا کہ گورنمنٹ نے جو کام کیا وہ قانونی امورن سے رائے لیکر کیا ہے کوئی غیر معمولی کام نہین کیا۔ لارڈ کرزن نے ایک رجمنٹ کو سزا دی کہ وہ ایک سال تک شکار کھیلنے نہ پائے جسکے سبب سے بہت سے ملیٹری افسر ناراض ہوگئے۔

## لارڈ کرزن کی رائے ہندوستانی سپاہ کے باب مین

میٹر آف اوپی نین کا دنیا مین کبھی قطعی فیصلہ نہین ہوتا یعنی ایسی باتین جنکو رائین فیصلہ کرتی ہین انکا یہہ فیصلہ نہین ہوتا کہ وہ کس طرح صحیح ہین۔ ایسا ہی ہندوستانی سپاہ کا معاملہ ہے کوئی اسکو اچھا کہتا ہے کوئی برا۔ جب مصر مین ہندوستانی سپاہ کے کمانڈر نے بڑے فخر کے ساتھ لارڈ ولزلی کو اپنی سپاہ دکھائی کہ وہ کسی یوروپین سپاہ سے کم نہین ہے تو لارڈ ولزلی نے سپاہ کا معائنہ کرکے فرمایا کہ یہہ ہندوستانی سپاہ میدان جنگ مین کسی یوروپین سپاہ کے روبرو پندرہ منٹ نہین ٹھیر سکتی۔ اب ان دو متضاد رایون کا فیصلہ جب ہو کہ ہندوستانی سپاہ اور یوروپین

سپاہون کی معرکہ آرائیان ہون - لارڈ کرزن اس گروہ مین سے نہ تھے جو ہندوستانی سپاہ کو برا کہتا ہے اُنہون نے اپنے سپیچون مین بہت جگہ تعریف کی - ایک دفعہ انہون نے فرمایا کہ ہندوستانی سپاہ نے اپنا نقش انڈیا ہی کے سبب پر نہین جمایا بلکہ برٹش ایمپائر (کل سلطنت برطانیہ) پر دوسری دفعہ اُنہون نے کہا کہ مین یقین کرتا ہون کہ ہندوستانی سپاہ تاج برطانیہ کی سپاہون کا بہترین حصہ ہے - جو کام اسنے جنوبی افریقہ یا چین یا سمالی لینڈ یا تبت مین کئے ہین وہ ایسے ہی اچھے ہین جیسے کہ تاریخ برطانیہ مین کئے گئے ہین - مین نے سپاہ کے ہر حصہ کو نئے ہتھیار دلادئے اپنی اور میدانی توپخانون کا سر سے پاؤن تک نیا انتظام کردیا - باربرداری کا انتظام کردیا ہے - باروت ورائفلس وگن کیری ایج اور توپین یہان بنانے لگے ہین پانچ سو افسر سپاہ مین زیادہ کردئے اور ۲۵۰ افسرون کے زیادہ کرنے کی تجویز ہے ہندوستانی سپاہ کے رزرو کے دوچند کرنے کی تجویز ہے ۔

لارڈ کرزن کے عہد مین سپاہ مین شراب سے پرہیز کرنے والون سپاہیون کی بھی تعداد زیادہ ہوگئی اہنون نے ٹیمپرنس سوسائٹی کی بڑی امداد کی - انکے عہد مین یوریشین پلٹن کی بھرتی کی تجویز کو سکرٹری آف سٹیٹ نے اسلئے نامنظور کیا کہ اسکی ابتدا مین ڈھائی لاکھ روپیہ اور ساڑھے پانچ لاکھ روپے سالانہ کا خرچ ہوتا جسکا بار ٹیکس دینے والون پر پڑتا اور پھر یہہ تحقیق نہ تھا کہ یہہ یوریشین کی پلٹن کسی اور پلٹن سے زیادہ کارپرداز ہوگی اور سپاہ کو تقویت دیگی ۔

## لارڈ کرزن کی تاریخی یادگارونکا بنانا

(دہلی مین ٹیلیگراف کی یادگار)

لارڈ کرزن کی یہہ رائے تھی کہ بد اور کمینے آدمی خواہ اپنی زندگی مین بڑے ہون گو جب مرجائین تو انکو دفن کرکے نگاہ سے غائب رکھنا چاہئے اور جو بزرگ منش نیک نہاد مردان دلاور بغیر کسی اپنے نفس کی غرض کے نیک کام رفاہ خلائق کے کرگئے اور اپنی گورنمنٹ کی

خیر خواہی کے اور فرائض منصبی کے کام شان وشکوہ کے ساتھ کرین تو اُن کی حیات جاوید
کے لئے کوئی نشانی و یادگار بنانی چاہئے جس سے انکا احترام ہو آیندہ نسل کے لئے
وہ تمثیل ہون اسلئے اُنھون نے دہلی مین ایام غدر کے ٹیلیگراف کی یادگار کے لئے ایک
مینار نہایت خوبصورت سنگین قائم کیا۔ ۱۹-اپریل ۱۹۰۲ء کو خود انہون نے ایک مجمع کے سامنے
دہلی مین کھولا۔ مہاراجہ جے پور بھی اس مین شریک تھے تاکہ دہلی کے ٹیلیگراف اوفس کے
سٹاف کی خدمات جو اُنہون نے ۱۱ مئی ۱۸۵۷ء مین کی تھین یادگار روزگار ہین۔
برنڈیش صاحب اس اوفس کے افسرون مین سے زندہ تھے اُنہون نے انبالہ مین
دہلی کے غدر اور انگریزونکی خبر بھیجی تھی اپنی جان جانے کا خوف وخطر نہین کیا اپنی خدمت کا
فرض ادا کیا اس حسن خدمت کے صلہ مین وکٹوریا اورڈر کا تمغہ انکو ملا اور لارڈ کرزن نے
دست مبارک سے انکے سینہ پر اس تمغے کو پن سے لگایا۔ نوجوانی کی خدمت بزرگ کا صلہ
۴۵ برس بعد پیری مین پایا جسکے سبب سے انکی قدر ومنزلت کا پایہ بلند ہوا۔ اگر ٹیلیگراف
غدر سے پہلے قائم نہ ہو گیا تھا تو معلوم نہین انگریزی عملداری کا حال کیا ہوتا؟
اس ہنگامہ غدر مین بھی کہ تار جا بجا ٹوٹتے تھے تین سو آدمی رات دن تار گھرون مین
اپنی انگلیان خبرون کے بھیجنے مین چلاتے تھے جسمین صدہا طرح کے انتظامات ہوتے
تھے غرض غدر کے ہاتھ سے انگریزی سلطنت کے بچانے مین ٹیلیگراف بھی بڑا کارکن تھا

## کلکتہ مین ہول ویل کی یادگار کا ازسرنو تعمیر کر کے کھولنا

لارڈ کرزن کو آثار قدیمہ کے قائم رکھنے کا دلی شوق تھا اور اسکو وہ اپنے فرائض عظیمہ مین سے
ایک فرض سمجھتے تھے۔ اور اس کام مین وہ کسی قوم کے طرفدار نہ تھے۔ ہندو مسلمان
برہمن بدھ۔ ڈراویڈین پٹھان۔ عیسائی وغیر عیسائی سب برابر تھے۔ جب وہ غیرونکی
یادگارون کے باقی رکھنے مین ساعی تھے تو وہ اپنے یگانون کے آثار قدیمہ کے قائم
رکھنے مین کیون نہ کوشش کرتے؟ اسواسطے انہون نے ۱۹ ردسمبر ۱۹۰۲ء کو ہول ویل
کی یادگار کو کھولا جو ازسرنو سنگ مرمر کی تیار ہوئی تھی اور پہلے وہ چونہ اینٹ کی ہوئی تھی

جس سے انہون نے اہل کلکتہ کو یاد دلایا کہ ۲۰ رجون ۱۷۵۶ء کو پرانے فورٹ ولیم کے متصل کے قیدخانہ مین جس مین ۱۴۶ انگریز مقید ہوئے تھے اور تنگی مکان کے سبب سے سب مردہ ہو گئے تھے صرف ۲۳ زندہ نکلے تھے جنمین ایک ہول ویل صاحب بھی تھے انہون نے اپنے ہم وطنون کی یادگار بنائی تھی اب وہ از سر نو تعمیر ہوئی تھی اور اسپر سلین لگ کر انگریزون کے نام کندہ ہوئے تھے جنکی جانین اس قیدخانہ مین گئی تھین جسکو بلیک ہول کہتے تھے ۔ بعض اخبارون اور پمفلٹون مین لوگون نے یہہ چھاپنا شروع کیا کہ یہہ بلیک ہول کی کہانی جھوٹی گھڑی ہوئی ہے اسکی اصل کچھ نہین ہے اور اسکی وجہ یہ بیان کی گئی تھی کہ جس زمانہ کا یہہ واقعہ تھا اسکو اس زمانہ کے کسی آدمی نے نہین بیان کیا ۔ لیکن یہہ بیان ایسا جھوٹا تھا کہ کوئی اسکی تردید کی طرف متوجہ نہین ہوا ۔

## کوئین وکٹوریا میموریل فنڈ

جب شہنشاہ بانو قیصر ہند نے اس دنیا سے سفر کیا تو شرف کلکتہ نے ٹون ہال مین ۶ ر فروری ۱۹۰۱ء کو ایک پبلک میٹنگ کو منعقد کیا کہ ملکہ قیصر ہند کی وفات کا رنج والم وغم وماتم کا اور انکی جگہ بادشاہ کا جو اورنگ نشین ہوا ہے محبت و وفاداری کا اظہار کیا جائے اور ایک قومی یادگار نہایت مناسب و موزون اس دارالسلطنت ہند مین بنائی جائے جس سے قیصر مرحوم کی یاد دائمی ہو جائے اس میٹنگ کے وائسرائے پریسیڈنٹ تھے انہون نے اس مین یہہ اسپیچ دیا جسکا ماحصل نیچے تحریر ہوتا ہی آج ہم یہان اس لئے جمع ہوئے ہین کہ اپنے دل کی ان تین باتون کا بے کم وکاست ٹھیک ٹھیک بیان کرین اول اپنی عزیز ملکہ معظمہ کی وفات کا رنج والم جو ہم سب کے دلون مین ہے دوم انکے جانشین اڈورڈ ہفتم کے ساتھ اپنی خیر خواہی اور وفاداری ۔ سوم ملکہ مرحومہ کے نام اور نیکیون کے پائدار یادگار بنانے کا ارادہ جو آئندہ زمانہ کو یاد دلائے کہ ہم انکی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور انکی سلطنت عجیب وغریب تھی اور بڑی شان و شوکت کیساتھ چلی

اس تاریخی موقع پر مجھے پہلا رزولیوشن حوالہ ہوا ہے جسپر مین گفتگو کرونگا۔
پہلے کسی موقع پر مین ملکہ معظمہ کے خصائل حمیدہ اور سوانح عمری کا ذکر کرچکا ہون اس لئے
اب اسکے دُہرانے کی ضرورت نہین ہے ہم سب کے دلون مین خواہ ہندوستانی ہون
یا یورپین یہہ ممنونی بھری ہوئی ہے کہ ہم اپنی خوش نصیبی سے ایسی ملکہ کی سلطنت مین
پیدا ہوئے جو سب پر یکسان مہربانی کرتی تھی اور ہم اسکے عوض مین اس سے محبت
رکھتے تھے اور ہم سب کو شوق ہے کہ انکی ایسی استوار یادگار رہنا ئین جو ہمیشہ پائدار
اور برقرار رہے زمانہ اسکو فنا نہ کرسکے۔
مین دلیری سے کہتا ہون کہ خاص دلائل ایسی ہین کہ جنکے سبب سے انڈیا مین فیلنگس
(احساس قلبی) بڑے مستحکم ہین اور آزادانہ کام ہورہا ہے اور اس باب مین ایک
نئے کام کی ابتدا ہورہی ہے۔ کوئین وکٹوریا انڈیا سے ایسی محبت رکھتی تھین کہ کوئی
دوسرا بادشاہ نہین رکھتا تھا اور یقینی کسی بادشاہ نے کبھی ایسی محبت کی ہی نہین جو
غیر ملک مین ہو انکے عہد سلطنت مین پندرہ گورنر جنرلون نے خدمت کی جن مین
سب سے آخر مین ہون جو اس اعزاز کا احساس فخر کے ساتھ کررہا ہون یہ سب
گورنر جنرل شہادت دیتے ہین کہ ملکہ معظمہ اس ملک کا بڑا پاس اور لحاظ رکھتی تھین۔
انہون نے اپنی شصت سالہ سے زائد تاجداری مین ہر گورنر جنرل کو باقاعدہ
تحریرین اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی بھیجین جنمین دانشمندانہ مشورے دئے۔ اس کی رعایا کے
لئے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا جنکو انکی حکومت مین سپرد کیا تھا۔ ہم سب جانتے ہین کہ انہون نے
اپنی بڑی عمر مین ہندوستانی زبان سیکھی۔ کبھی ایسا نہین ہوا کہ ہندوستانی ملازم
انکی خدمت مین حاضر نہ رہے ہون۔ ہم نے پڑھا ہے کہ انکے انتقال کے بعد ان کے
جنازہ کی حفاظت ہندوستانیون ہی کو سپرد ہوئی تھی۔ انہون نے اپنی دونو جوبلیونکی
جلوس مین حکم دیا تھا کہ ہندوستانی راجہ مہاراجہ نواب اور چیدہ ہندوستانی سپاہی
سوار ہوکر ساتھ چلین۔ بہت سے راجہ مہاراجہ نواب موجود ہین جو اس بات کی شہادت
دین گے کہ جب وہ انگلنڈ مین تھے تو ملکہ معظمہ اپنے ہاتھ سے تہنیت نامے اور انعامی

لکھتی تھین - انکا فضل و کرم صرف دولتمندون اور اہل خطاب ہی پر نہ تھا بلکہ سب غریب غربا ہندو مسلمان ہر عورت مرد پر یتیمون اور بیواؤن پر محتاجون اور حاجت باہر آدمیون پر تھا وہ سب کی مادر مہربان تھین وہ ان سے ایسی سلیس زبان مین بولتی تھین کہ جو بات انکے دل سے نکلتی تھی وہ سیدھی اوردن کے دلون مین جا کر بیٹھ جاتی تھی - بس یہہ دلائل ہین کہ کس واسطے کل انڈیا آج ماتم زدہ نہ ہو اور مین کیون نہ یہہ دعوے کرون کہ خاص وجوہ ہین کہ ہم سب کو بلا توقف ایک جا جمع ہو کر ایسی تجویز کرنی چاہئے کہ جسمین انکی مبارک یاد اور انکی فیض رسان سلطنت کی یاد استمراری اور دائمی ہو مین نے بہت غور و تامل و فکر کے بعد یادگار کی سکیم مرتب کی ہے جسکو مین انڈیا کے راجاؤن و مہاراجون و نوابون اور رعایا کے روبرو پیش کرتا ہون - ہم سب کی خیرات کی طرف بالطبع کشش ہے کہ جو روپیہ حاصل ہو وہ خیرات مین خرچ کیا جائے اور یہہ بات ملکہ معظمہ کی سیرت کے ساتھ مناسبت بھی رکھتی ہے انکی عادت تھی کہ وہ ہمیشہ مصیبت زدون کے ساتھ بڑی گرم مہری سے ہمدردی کرتی تھین - یہہ خدا جانتا ہے کہ انڈیا مین مفلسی اور مصیبت جتنی ہونی چاہئے اتنی ہے - یہان کے کرورون آدمیون مین مفلسون اور مصیبت زدون کے مجموعے بھی کثیر التعداد ہونگے ان مین سے کس طرح ممکن ہے کہ جو خیرات پانے کے مستحق ہین انکو چھن لین ؟ مین نے بر لیس مین دیکھا ہے کہ وہ بہت تجویزین پیش کرتا ہے - بعض کہتے ہین کہ قحط کی امداد کے رلیف ٹرسٹ یعنی زر امانت مین جسکا آغاز فیاض دل مہاراجہ جے پور نے پار سال کیا تھا اضافہ کیا جائے اور یہہ مختلف تجویزین پیش کین کہ ہندوؤن کی بیواؤن کی پرورش مین - تعلیم نسوان مین - طلبہ کے سفر خرچ مین مفلس رعیت کی پرورش مین بیمارون اور ضعیفون کے علاجون مین ٹکنیکل و انڈسٹریل اسکولون اور اعلے درجہ کی جدید تحقیقاتون مین زر چندہ صرف کیا جائے - درحقیقت ملکی محبت کے کامون کے لئے یا تعلیمی مقاصد یا انسٹی ٹیوشن کے واسطے ایسے حامی موجود ہین جو اس چندہ مین سے حصہ لینا چاہتے ہین جو انڈین میموریل کوئین وکٹوریا کے لئے تحریک کرنے سے حاصل کیا جائے

یہہ سب باتین اچھی ہین اور وہ ملکہ معظمہ کو دل پسند بھی تھین لیکن یہہ ظاہر ہے کہ ہم
سب کو تو فائدہ نہین پہنچا سکتے اور نہ ان مین سے کسی خاص گروہ کو منتخب کر سکتے ہین
اگر ایسا کرینگے تو ایک گروہ کو نفع پہنچائین گے باقی سب کو محروم کرین گے اسطرح
کرنے مین بعض صورتون مین ہندوؤن کا نفع پہنچیگا مسلمانون کو کچھ فائدہ نہین
ہوگا۔ بعض صورتون مین تعلیم یافتہ آدمیون کو نفع پہنچے گا جاہلون کو کچھ فائدہ
نہ ہوگا۔ غرض ایک خاص فرقہ کے ساتھ نفع رسانی کو مخصوص کرنا آبادی کے جم غفیر کو
جو بڑا کثیر ہے نفع رسانی سے محروم کرنا ہے اسلئے مین آخر آدمی ہون جو ان سب باتون
سے انکار کرتا ہون ہم جو اس مین مناقشہ کر رہے ہین کہ ان باتون مین سے کس پر
ہمکو اتفاق کرنا چاہئے اس کے سبب سے اپنے اپیلون مین توقف کرنا نہین چاہئے
پہلے اس سے کہ ہم کسی بات پر اتفاق کرین ہم نے اپنا بڑا بیش بہا وقت ضائع کیا ہی
اور لوگون کی شوق بھری امیدون کو مایوس اور کشادہ دل فیاضیون کو مسدود کیا ہے اسلئے
مین نے اس کام مین جسقدر کہ نیکی جراءت کی ہے اور ہندوستانی اور یورپ مین تجربہ کار اور
اہل ہند کے اشراف نائبون سے صلاح و مشورہ کر کے یادگار کی سکیم تیار کی جو اپنی صورت
پریس مین دکھا رہی ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ اس یادگار کا تصور کم پایہ کا نہین ہے بلکہ
وہ سزاوار ہے اس قیصر معظم کے لئے جسکی یادگار بنانے کا مقصد ہم کرتے ہین اور ان
والیان ملک کے لئے جو اس کے احترام کرتے ہین باہم رشک کرتے ہین اور اس
عجیب ملک کے لئے جو اپنی خیرخواہی کا وہ جوش دکھا رہا ہے جو اور انسانون نے نہین
دکھایا خیرات و عطیات اصل مین جس شخص کے اعزاز اور نام کے لئے دئے جاتے ہین
انکو پچھلی نسلین بھول جاتی ہین اور آیندہ زمانہ مین کسی نہ کسی دن یہہ عطیات ان کامون
مین لگ جاتے ہین اور وہ کام بھلا دئے جاتے ہین جنکے لئے عطیات دینے والون نے
عطیات دئے تھے لیکن اس کے برخلاف ایسی یادگار کا بنانا جو سب کو دکھائی دیتی ہی اور اس
اسکی ایک مثال خود ملکہ معظمہ ہین جنھون نے اپنے شوہر نیک کردار کی یادگار پارک مین
تعمیر کرائی جسکے سبب سے البرٹ میموریل ایسا عمدہ بنا کہ جو شخص لنڈن مین جاتا ہے

وہ اسکی زیارت کرنے ضرور جاتا ہے اس کے سبب سے انگلنڈ کی دارالسلطنت کی
شان بڑھ گئی بس کس لیئے ہم وہ کام انڈیا کی دارالسلطنت مین نہ کرین جو ملکہ معظمہ
نے خود انگلنڈ کی دارالسلطنت مین کیا ہے کیا یہہ ہمارا کہنا انصاف وحق نہ ہوگا
کہ انڈیا مین یہہ کام ہم نے ان ہی کی راے کے موافق کیا ہے؟ بس ہم کو ایک
شاہانہ عمارت بنانے دو جو بڑی عظیم الشان اور رفیع المکان ہو اور جسکو دیکھنے
کو ہر ہندوستانی اور یوروپین جائے جو کلکتہ مین نیا آئے۔ کلکتہ مین ہندوستانی
اور یوروپین باشندون کے غول اسکو دیکھنے جائین اور سب جماعتین
اسے دیکھکر تاریخ کے سبق پڑہین۔ اور زمانہ گذشتہ کے عجائبات پھر ان کے سامنے
زندہ نظر آئین اور وہان باپ بیٹے سے اور مان بیٹی سے کہے یہہ سٹے جیو اور بڑا اہال
اس قیصر کی یادگار ہے جسکی برابر کوئی بادشاہ ہندوستان مین نہین ہوا ان سے وہ
بہت دور سمندر پر رہتی تھین مگر انکا دل ہندوستان کی رعایا مین رہتا تھا خواہ
انکے ہم نسل ہون یا اس ملک کی نسلین ہون وہ دونون سے یکسان محبت والفت
رکھتی تھین انکے زمانہ مین اور اس سے پہلے بہت سے آدمی رہتے تھے کہ جنھون نے بزرگ
نمایان کام کئے انکی یہان یادگارین موجود ہین۔ یہ انکی خود یادگار ہے ای حضرات جو
قوم اپنے زمانہ گذشتہ سے واقف نہین ہوتی وہ اپنے زمانہ آیندہ کی خبرگیران نہین
ہوتی مجھے یقین ہے کہ اگر ہم ایسی عمارت تعمیر کرینگے جسکا نقشہ بتایا گیا ہے اور اسکے گرد ایک
کامل باغ لگائین گے تو پھر وہ شیکسپیر کے ان الفاظ کا مصداق ہوگا کہ تم باؤ کے
درختون مین ایک زبان ہوگی اور سنگ تراشی مین وعظ ہوگا جو آیندہ نسلون کے
لیئے ایک بے مثل عہد کی شان کا اور ایک بے داغ نام کی حسانت کا اشتہار دیتی ہونگے
پھر انہون نے بہ براہین متین ارشاد کیا کہ ہر پروونس کو اختیار ہے کہ فنڈس جمع
کرکے اپنی مرضی سے کوئی یادگار اپنی پسند کی بنائے لیکن اپنے فنڈس مین سے
اس قومی یادگار مین شریک ہونے کے لیئے ایک حصہ دینا ضرور ہے پھر یہ ارشاد
کیا کہ اس قومی یادگار بنانے کے واسطے دارالسلطنت ہند سے بہتر کوئی جگہہ نہین

بمبئی و مدراس و آگرہ دہلی اسکے سامنے ہیچ ہین پھر انہون نے بیان کیا کہ والیان ملک نے بہ تفصیل ذیل چندہ دیا مہاراجہ گوالیار نے دس لاکھ روپیہ اور مہاراجہ کشمیر نے پندرہ لاکھ روپیہ مہاراجہ جے پور نے پانچ لاکھ روپیہ علاوہ اسکے کہ انہون نے قحط کے ٹرسٹ مین چار لاکھ روپیہ ملکہ معظمہ کی یاد کے لئے اضافہ کئے دربار میسور نے بالفعل ایک لاکھ روپیہ دیا اور آیندہ اور زیادہ دینے کا وعدہ کیا۔ اگرچہ فی الحال یہہ تخمینہ ٹھیک نہین ہوسکتا کہ اس قومی یادگار مین کتنا روپیہ صرف ہوگا اور کتنا روپیہ اسکے لئے جمع ہوگا لیکن چندہ زیادہ جمع ہوگیا تو وہ بے مصرف نہین ہوگا اسلئے یہ قید لگادی ہے کہ کسی سے ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ چندہ نہین لیا جائیگا علاوہ ان کے دو دن مین پبلک نے بھی ڈھائی لاکھ روپیہ جمع کردیا۔ غرض ہمارا جہاز بڑی نیک ساعت مین روان ہوا ہے اور باد موافق اسکو چلا رہی ہے۔

اگرچہ وکٹوریا میموریل ہال حسانت مین تاج گنج کے روضہ کی برابر نہین ہوگا مگر اس روضہ کے اندر فقط شاہجہان اور اسکی عزیز بیوی کی لاشین قبر کے اندر ہونگی مگر اس ہال کے اندر عین وسط مین ملکہ معظمہ کا سٹیچو ہوگا اس مین جتنی چھٹیان خود ملکہ معظمہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی بنام گورنر جنرل اور وائسرایان ہند ہونگین حتی الامکان اصلی رکھی جائینگین سنگ مرمر پہ یا برونز پر سونے کے حرفون مین ۱۸۵۸ء کا اشتہار انگریزی مین اور ہندوستان کی مختلف زبانون مین اور کلمات قدسیہ جو انہون نے اپنی زبان فیض ترجمان سے ہندوستانیون کی مخاطبت مین فرمائے ہین لکھے ہوئے ہونگے مہاراجہ اشوک کے تو پتھر تحریرون مین ۲۲۰۰ سالون سے زیادہ باتین کر رہے ہین یہہ ملکہ معظمہ کیون نہ اسطرح سے باتین کرین اس ملک کی تاریخ مین ہندوستانی یا یوروپین جو بڑے بڑے بزرگ اور ارباب کمال گذرے ہین ان سب کی تصویرون کا مرقع وہان ہوگا اور جو واقعات عظیم واقع ہوئے ہین انکی تاریخ نہایت دلچسپ موجود ہوگی پرانی یادگارین سب طرح کی ہونگین شہنشاہ اکبر کے سرپوش لباس اور جہانگیر کے ہتیار وہان ہونگے۔ اس عمارت کی ہر گیلیری عجائبات عالم کا نمونہ ہوگا جسکی تفصیل کے لئے ایک کتاب چاہئے

اس لئے جو کوئی اس عمارت کو دیکھے گا وہ ہندوستان کی ہر قسم کی جزئیات وکلیات سے آگاہ ہو جائیگا۔ سیکڑون کتابون کے پڑھنے سے انڈیا کا وہ علم نہین ہوگا جو اس وکٹوریہ میموریل ہال کے دیکھنے سے جیسے اب تاج کے روضہ کی اور دہلی کی عمارات کے دیکھنے کے لئے دور دور سے سیاح آتے ہین ایسے ہی اس عمارت کے دیکھنے کے لئے آنے لگینگے۔ خدا اسکو ایسا بنوادے جیسا کہ لارڈ کرزن نے اسکو بنانا چاہا تھا

## لارڈ کرزن اور انڈیا کے فورین الف فیر یعنی معاملات انڈیا سے باہر کی سلطنتون کے ساتھ

انڈیا مین فورین الف فیرز سے مراد ان تعلقات سے ہے جو وہ اپنے ہمسایہ کے ممالک سے رکھتا ہے جسکے سبب سے وہ براعظم ایشیا مین اپنے پولی ٹکس کو کام مین لاتا ہے قدیم زمانہ مین بلکہ اب سے پندرہ سال پہلے تک یہہ تعلقات اس کے فقط افغانستان اور روس سے تھے۔ روس ہندوستان کی طرف آگے بڑھا چلا آتا تھا۔ اگرچہ برٹش گورنمنٹ کے کچھ ملک اور مقامات ایسے تھے کہ ان مین اسکا رعب داب و دباؤ تھا جسکے سبب سے ایران اور ترکی اور عرب کی قومون سے اسکا کچھ تعلق تھا سوا اس کے انڈیا کی فورین پولیسی غیر قومون کے ساتھ کچھ سروکار نہین رکھتی تھی۔ لیکن اب حالت بالکل بدل گئی ہے اور انڈیا دنیا کی پولی ٹکس کا رس بن گیا ہے جس سے اسکی آیندہ حالت پر بڑا اثر ہوگا۔

اس تغیر عظیم کی دو وجہ مین اول برٹش انڈیا وسیع بہت ہوگیا ہے اور اسکی سرحدون کو استحکام زیادہ ہوگیا ہے اور جو ممالک اسکے ساتھ پیوستہ ہین انسے براہ راست تعلقات پیدا ہوگئے ہین مثلاً ایر (بالا) برہما کے برٹش گورنمنٹ کے ساتھ الحاق ہونے سے چین کی سلطنت کے ساتھ اسکا ڈانڈا مینڈا مل گیا ہے۔ دوسری وجہ یہہ ہے کہ یوروپ بیدار ہوگیا ہے وہ ایشیا مین اپنی حکمرانی کو بڑھاتا چلا جاتا ہے اس کے بہت ملکون پر اسنے قبضہ کرلیا ہے۔ یوروپ مین جن قومون کی بڑی سلطنتین مین

انکی ایشیا مین بھی بڑی سلطنتین ہین جنکے نام یہ ہین برٹش - روسی - فرانسیسی - ترکی جرمنی - انکے سوا رخود ایشیا ہی مین چھوٹی بڑی سلطنتین یہہ ہین جاپان - چین - بتت سیام - افغانستان - ایران انمین چندہی زبردست ہین باقی سب مین زوال کی تخم ریزی ہوگئی ہے - بس شرق و مغرب کے درمیان یہ صورتین ایسی پیدا ہوگئی ہین کہ انمین لڑائی کا ٹھن جانا کوئی بڑی بات نہین ہے - یوروپ مین مختلف سلطنتین ہین گو ان کے قوے کی موازنت ایک پتلے تاگے مین آویزان ہتی ہے جو ایک جھوکے مین ادھر سے اُدھر ہوسکتی ہے مگر وہان کے حکمران اسکو توڑنا نہین چاہتے اسلیئے وہان کوئی انقلاب عظیم نہین پیدا ہوگا - افریقہ چند یوروپین قومون کی لکد کوب مین آرہا ہے جنھون نے اپنا قدم وہان جمالیا ہے - مدتون مین کوئی اسکی پولی ٹکل حالتون مین تغیر عظیم واقع ہوگا لیکن ایشیا مین ایسے اسباب موجود ہین کہ اس مین بڑے تغیرات وقوع مین آئینگے اور انکا دباؤ انڈیا پر پڑیگا - انڈیا کی سلطنت براہ راست ترکی کی سلطنت کے ساتھ جزیرہ نمار عرب مین بہت سے مقامون مین اور روس کی عملداری سے پامیر پر چین کی سلطنت کی کل سرحد ترکستان اور یونان سے فرانس کی سلطنت سے آپ پر میکنگ مین مس کر رہی ہے - انکے ساتھ معاملات کرنے کے لیئے انگلنڈ کے فورین اوفس کا انڈیا کا فورین ڈپارٹمنٹ ایک شاخ بن گیا ہے - انڈیا کی کل سرحدون سے ایشیائی سلطنتین ملی ہوئی ہین جنکے ساتھ عداوت کے نہ ہونے پر انڈیا کی بہبودی موقوف ہے - ابتر آیندہ زمانہ مین بادل آئینگے یوروپ مین برٹش ایمپائر ایک بحری قوت ہے وہان فقط اسکو سواحل بحری کے دشمنون کے حملون سے بچانا پڑتا ہے کوئی بڑا خوف دشمنون کا نہین رہتا لیکن ایشیا دونو بری اور بحری ہزار ون میلون کی سرحد پر دشمنون کی طرف سے اندیشے اور تردد لگے رہتے ہین گو بری سرحد کے بعض حصون پر دنیا مین سب سے زیادہ مستحکم شاندار قدرتی سرحد یہ قدرت کی بنائی ہوئی موجود ہے لیکن پھر بھی وہ اس سبب سے اندیشہ سے خالی نہین کہ اس مین دشمنون کے اثر روان رہتے ہین - لارڈ کرزن نے اپنے بجٹ

سپیچ ۱۹۰۴ء مین فرمایا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ وہ انڈیا کو ایک قلعہ خیال کرتے تھے جسکے دو طرفون مین بحری خندقین تھین باقی طرفون مین پہاڑ کی دیوارین کھڑی تھین لیکن ان دیوارون سے پرے بعض جگہہ ایسی بلندی نہین ہے کہ کسی طرح سے اسپر چڑہائی نہ ہوسکے انہین آسانی سے داخلہ ہوسکتا ہے اسکے پشتے طول وعرض ارتفاع مین مختلف ہین ہم خود انپر قبضہ کرنا نہین چاہتے ہین لیکن یہہ بھی نہین چاہتے کہ ہمارا کوئی دشمن انپر قبضہ کرے ہم یہہ چاہتے ہین کہ انپر ہمارے کسی دوست یا ساتھی کے سلطنت کا قبضہ ہو لیکن جب کسی رقیب اور دشمن کا ان مین دخل ہوتا ہے تو ہم کو بھی مجبور بیچ مین قدم رکھنا پڑتا ہے کیونکہ اس سے اپنی سلامتی مین خوف طاری ہوتا ہے۔ یہہ کل راز ہماری عزت کے مقام کا عرب وایران۔ افغانستان۔ تبت۔ مشرق مین سیام کے اندر ہے۔ وہ انڈیا کا حاکم اعظم بڑا کوتاہ بین ناعاقبت اندیش ہے جو اپنی سلطنت کی ان فصیلون کو دیکھے اور ان کے باہر نظر نہ کرے۔

لارڈ کرزن کی پولیسی اپنی کل عہد حکومت مین یہہ رہی کہ سرحد کے پار اپنا دباؤ زبردست رکھین اور وہان کے آدمیون کے ساتھ کوئی برتاؤ ایسا نہ کرین کہ جس سے انکو اشتعال عداوت ہو

## کابل مشن یعنی ڈین مشن

امیر عبد الرحمن خان امیر کابل سے معاہدات ہوئے تھے انمین ہمیشہ غلط فہمیان اور شبہات واقع ہوتے تھے۔ لارڈ کرزن نے اپنی تمام عہد حکومت مین یہ اہتمام کیا کہ امیر حبیب اللہ خان کے باپ امیر عبد الرحمن خان کے ساتھ جو مختلف معاہدات ہوئے ہین وہ سب از سر نو اس امیر کے ساتھ کئے جائین اور کوئی بات ان مین مبہم ومشتبہ نہ رہے غرض ان شبہات کے رفع کرنے کے لیے کابل مشن بھیجا گیا اس لئے کہ امیر کابل بعض سببون سے اپنے اول ارادہ کو جو یہان آنے کا تھا پورا نہ کرسکا۔ پریس مین جو یہہ کہا نیان مشہور ہوئین کہ مشن اس لئے بھیجا گیا ہے کہ وہ امیر کابل پہ دباؤ ڈالے کہ سڑکین اور آہنی سڑکین ٹیلیگراف

اور وہ شرائط منظور کرائے جو امیر کابل کبھی منظور نہین کرسکتا تھا جن سے گورنمنٹ انڈیا یعنی لارڈ کرزن کو بڑی مشکل سے اپنی دانائی سے ہوم گورنمنٹ نے بڑا زور ڈال کر باز رکھا یہہ سب کہانیان بالکل بے اصل تھین۔

لنڈن ٹائمز نے جب ہندوستان مین امیر کے آنیکی خبر مشتہر ہوئی تو دنیا مین یہ مشہور کیا کہ آخر مین جو برٹش مشن یعنی لوئس ڈین کابل مین گیا تھا تو امیر اس سے بے اعتنائی اور کج ادائی اور بد اخلاقی کے ساتھ پیش آیا تھا امیر اور برٹش گورنمنٹ کے درمیان جو تعلق تھا وہ معلوم ہوتا تھا کہ دفعتہً انقطاع ہو جائیگا لیکن یہ خوش نصیبی تھی کہ اس وقت سردار عنایت اللہ امیر کے فرزند نے اپنے سفر سے ہندوستان مین مراجعت کی جسکے دل پر اپنے دوست معظم کی عظمت و شان و شکوہ اور والا مرتبگی کا وہ اثر ہوا کہ اسنے اپنے باپ کو سمجھایا کہ سفیر انگریزی کی بڑی تپاک سے مہمانداری کرنی چاہئے۔ لنڈن ڈیلی نیوز کے بڑے اخبار نے جب اپنے اڈیٹوریل کولم مین اس خبر کو چھاپا تو ہندوستان کے اخبار نہین کہسکتے اسکو سچ جانا کسی نے جھوٹ مانا اب مسٹر اے۔ ایچ گرینٹ صاحب نے اس مشن کا حال اپنی کتاب مین ایسا چھاپا ہے کہ اس سے تو ٹائمز کا بیان بالکل جھوٹا ثابت ہو گیا۔ صاحب موصوف سر لوئس ڈین کے مشن کے ممبر تھے اور وہان گئے تھے انکا مضمون جسکا عنوان یہہ تھا کہ ایک خود مختار بادشاہ کے دربار مین موسم سرما۔ انگلش مین اور بیگ وڈ میگزین مین چھپا ہے وہ لکھتے ہین کہ مجھ سے کئی دفعہ پوچھا گیا ہے کہ کیا دو مہینے تک ہم کو انتظار کرنا تھا اس سے پہلے نہین پڑا کہ امیر نے مشن کی ملاقات کی تکلیف کو گوارا کیا ہو؟ تو مین اس کے جواب مین صرف یہہ کہتا ہون کہ امیر کی ایسی کج ادائی ہم نے کبھی کابل کے قیام مین نہین دیکھی اول سے اخیر تک امیر نے ہماری بڑی خوش اخلاقی کے ساتھ تواضع و تکریم کی جو دونو سلطنتون کے درمیان امور متنازع فیہ تھے انمین اختلاف رہا یہہ شہادت اس عہدہ دار کی ہے جو مشن مین سرکاری طور پر گیا تھا۔ وہ لکھتے ہین کہ ٹائمز کا بیان بالکل بیرایہ صدق سے معرا تھا بلکہ جو کچھ اسنے لکھا اسکے برخلاف وہان وقوع مین آیا تھا۔ مسٹر گرینٹ نے بڑا دلچسپ حال اس وقت کا کہ عہد امیر

دستخط ہوئے ہین یہہ لکھا ہے کہ امیر نے مشن کو دوپہر کے بعد ۱۲ مارچ کو بلایا ہم سب سوار
ہوکر اک محل مین وقت پر پہنچے - معمولی آداب تسلیمات کے بعد ہم کرسیون پر بیٹھے عہدنامہ
کی دو نقلین چمڑے کے کاغذ پر لکھی ہوئی امیر کے روبرو دستخط کرنے کے لیے پیش ہوئین
ایک افغانی اہلکار کی غفلت سے جو دستخط کرانے مین امیر کا مددگار تھا ایک عہدنامہ کے ایک کاغذ پر
کچھ سیاہی پڑ گئی فوراً کھریا اور جاذب کاغذ سے اُٹھائی گئی چاقو سے چھیلی گئی مگر
دھبا مٹا نہین تو امیر نے مسکرا کر کہا کہ ہم کو عہدنامہ کے مضمون سے مطلب ہے
جسکا ہم کو ایفا کرنا چاہیے نہ اسکی ظاہری صورت پر لحاظ کرنا یہ داغ اسکے چہرہ پر
بجائے خال کے ہے اسپر سر لوئس ڈین نے حافظ کا یہہ مصرعہ پڑھا - ع -
بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را - حافظ کے اس مصرعہ کے پڑھے جانے کی بڑی
تعریف ہوئی اور قاضی عبدالقدوس خان نے اسکی تعریف کی اور کہا کہ اب آپ کو
اپنی معشوقہ کا خال ہاتھ لگ گیا ہے افغانستان کے لئے سمرقند و بخارا کا کیا
حکم ہے ؟ تو صاحب ممدوح نے بے ساختہ یہہ جواب دیا کہ یہ تمہاری بدقسمتی ہے
کہ امیر نے خال والی نقل عہدنامہ کی اپنے پاس رکھ لی - شاہ نے کہا کہ بہرنہج یہ
عہدنامہ ہمیشہ جسکے خال کی نسبت ڈین صاحب نے لطیفہ سنجی کی یادگار رہے گا
انگلش مین نے لکھا ہے کہ انگلنڈ مین اس ڈیپوٹیشن کی نسبت یہہ خیال ہے کہ مسٹر
گرینٹ نے اپنے بیان مین فقط مشن کی ان تمام باتون کو لکھا دیا ہے جو سب ممبرونکے
روبرو آئین لیکن اس مین ان افسوسناک پولیٹکل باتون کا بیان نہین ہے جو مسٹر
مشن کو امیر کی ملاقات مین اول سے آخر تک پیش آئین نہ اس مین کوئی شرح اس
عجیب سادگی کی ہے جس سے امیر نے برٹش سفیر کی دلکش درخواستون مین اسکو
بہکا دیا اگرچہ گورنمنٹ انڈیا نے اسکی نسبت بہت کم چھاپا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ مشن کامیاب ہوا مگر یہہ پایا جاتا ہے کہ امیر جیسا ڈپلومیٹک تھا ایسے مسٹر ڈین
اسکی برابر کی جوڑ ڈپلومیٹک مین نہ تھے اور مشن انڈیا کو واپس چلا آیا اور اسکو وہ اپنا
مقصد جسکے لئے گیا تھا نہین حاصل ہوا - ہم کو امید کرنی چاہیے کہ اس موسم سرما مین شرائط

عہدنامہ خاطرخواہ ہوجائیگی۔

اخبار نویس اپنے خیالات کے موافق خواہ کیسی چہ میگوئیان کیا کرین مگر پولیسی کو اسکے نتیجہ سے دیکھنا چاہئے کہ کیا ہوا اس شن کا مقصد یہہ تھا کہ معاہدون مین کوئی بات مبہم و مشتبہ نہ رہی سو یہ مطلب حاصل ہوگیا کہ ان معاہدات پر اعتماد کا وثوق ایسا ہوگیا کہ آج امیر کابل ہندوستان مین سیر و سیاحت دو مہینے سے کر رہے ہین اور بڑے فخر و ناز سے کہتے ہین کہ مین اپنے دوستون کے ملک مین پھر رہا ہون بس لارڈ کرزن نے جس پولیسی کا بیج بویا تھا اسکے پھل لارڈ منٹو نے چکھے کہ شاہ افغانستان مہمان اور وہ میزبان بنے اور ۴۰ دن تک ہندوستان مین ایسے جلسے رہے کہ دونو گورنمنٹون کی سچی دوستی کا سارے ہندوستان مین اعلان ہوگیا۔

## تقسیم بنگالہ

لارڈ کرزن کے عہد مین تقسیم بنگالہ بھی عجیب معاملہ معرکتہ الآراے واقع ہوا ہے جسکے باب مین اخبارون و رسالون مین طومار کے طومار لکھے جاتے ہین ہم اسکا مختصر حال لکھتے ہین ۔ مسلمان بادشاہون کے عہد مین بنگال ایک صوبہ تھا جسکے ماتحت تین ملک بہار و اڑیسہ و بنگال تھے جنکی دیوانی ۱۷۶۵ء مین سرکار کمپنی کے لئے کلائو صاحب نے شاہ عالم شہنشاہ دہلی سے حاصل کی تھی۔

بنگال ہی شمالی ہند کے مشرق و مغرب مین انگریزی عملداری کا مبدا ر تھا۔ جب ان ممالک مین عملداری ہوگئی تو اسکے بڑھانے اور جدا کرنے سے پولی ٹکل تقسیم ہوئی ایک دفعہ یہ ارادہ ہوا تھا کہ بنگال کو دو پری سی ڈینیون (احاطون) مین تقسیم کرین جنکے ہیڈ کوارٹرس (صدر مقام) جدا جدا آگرہ اور کلکتہ مین ہون لیکن یہہ تقسیم نہین ہوئی بلکہ ۱۸۳۶ء مین بنگال کے شمالی مغربی اضلاع مین لفٹنٹ گورنری مقرر ہوئی اور جب ۱۸۴۹ء مین پنجاب انگریزی عملداری مین شامل ہوا تو اس مین دس برس بعد لفٹنٹ گورنری مقرر ہوئی۔ ۱۸۲۶ء مین شمال مشرق مین بنگال مین آسام شامل ہوا اور ۱۸۷۴ء مین اس مین

اس مین چیف کمشنری مقرر ہوئی بنگال مین جسکے ماتحت تین اصلی صوبے تھے شرقی بنگال کا اور اضافہ ہوا اور اس مین لفٹننٹ گورنری مقرر ہوئی یہان کے لفٹنٹ گورنر کو لوکل گورنمنٹ کے کامون کا ہجوم گھیرے رہتا تھا اور اسکا بوجھ اسکی گردن پر اتنا ر ہتا تھا کہ سر اُٹھانے کی فرصت نہین ہوتی تھی - جب انڈیا مین لارڈ کرزن تشریف لائے ہین تو کسی پرووِنس کا حاکم اعلے لفٹنٹ گورنر بنگال کی نصف رعایا کے برابر بھی منتظم اور حکمران نہ تھا -

کسی پرووِنس کے حاکم کے جو فرائض واجب الادا ہوتے ہین انکو انگلنڈ کے وہ آدمی خوب سمجھتے ہین جو ہندوستان مین رہے ہین انہون نے یہانکی سیاحت کی ہے - اکثر لفٹنٹ گورنر تیس سال سے زیادہ عمر کا سویلین مقرر ہوتا ہے جس سے یہہ توقع ہوتی ہے کہ وہ اپنے پرووِنس مین ہر ضلع سے اسکے مخازن سے اسکی ضرورتون سے اور اسکی دلی تمناؤن سے خوب واقف و آگاہ ہو - وہ ہندو مسلمانون کے اعلے اراکین سے ارتباط و اتحاد ایسا پیدا کرے کہ جنسے ہر وقت صلاح و مشورہ لے سکے اور اڑے وقت مین انکو اپنا ممد و معاون بنا سکے - جب اسکو اپنے پرووِنس کے اندرونی خیالات سی آگاہی ہوئی تو وہ منصفانہ اپنے ماتحت کی ترقی کریگا یا انکو تاکید تنبیہ کریگا -

یہ جسمانی قوا کے اعتبار سے ناممکن ہے کہ ایک آدمی آٹھ کرور رعایا کی خدمات بجالائے اور انکے حقوق کو ادا کرے - تجربہ سے ثابت ہوگیا کہ لفٹنٹ گورنر بنگال پر کامون کا ایسا بڑا بار گران تھا جس کے اُٹھانے سے وہ مایوس ہوتا تھا - اوفس کے فرائض کا ادا کرنا اسکی صحت کو بگاڑتا تھا - سر چارلس الیٹ نے جنکی جفاکشی اور کارگزاری ضرب المثل تھی بیان کیا کہ مجھ مین بالکل یہہ قابلیت نہین ہے کہ آج کے کام کو آج ہی بھگتا دون اور روز کا کام روز کرلون یہہ تجویز ہوئی کہ لفٹنٹ گورنر کی امداد کے لئے اگزیکیوٹو کونسل مقرر ہو تو یہہ بھی خارج از مطلب تھی اسواسطے جن فرائض کا اوپر بیان ہوا ہے وہ شخصی فرائض ہین جنکا بجالانا خاص ایک شخص کا کام ہے جیسا کہ مدراس یا

بمبئی کے گورنر خود کرتے ہین جس نظر سے کہ لارڈ کرزن نے اس معاملہ کو دیکھا ان کے نزدیک تقسیم بنگال ناگزیر تھی جیسی کہ اور انتظامی کامون مین ایسی ہی اس کام مین لارڈ کرزن یہہ چاہتے تھے کہ اگر ہو سکے تو مین اپنی رائے کے ساتھ پبلک اوپی نین (جمہوری رائے) شامل کرلون۔ سنہ ۱۹۰۴ مین قوانین بنانے کا کام اس کثرت سے تھا کہ شاذونادر ہی ہوا کرتا ہے اس لیے اس اجلاس کے اوسط زمانہ مین وائسرائے کو فرصت ملی کہ انہون نے ان اضلاع مین دورہ کیا جنپر ممالک کی تبدیلیون کی تجویز سے بڑا اثر پڑ رہا تھا چاٹگام مین انہون نے کاروباری گروہ کو تبلایا کہ بڑا اپنا بندرگاہ تمہارے لئے تیار کر رہا ہون جو بہت قوی اور با انتظام ہوگا جو کلکتہ کے سایہ کے نیچے نہین ہوگا بلکہ وہ خاص اپنی استعداد اور قابلیت کو خوبروے کار ظاہر کریگا ڈھاکہ مین ان تمام دلائل کا جو تقسیم بنگال کی ظاہری تجاویز کے برخلاف پیش ہوئین انکا جواب ہمدردی کے ساتھ بغیر کسی غصہ کے دیا میمن سنگھ کی کمشنری مین انہون نے ان وحشیانہ اظہارات کی ایک ایک بات کا جواب دیا جو رعایا مین بے روک ٹوک پھیل رہے تھے انکی ان اسپیچون نے لوگون پر وہ اثر کیا جو ہونا چاہیے تھا جب آیندہ موسم گرما مین لارڈ کرزن انگلنڈ گئے تو تقسیم بنگال کی تجویز کی تکمیل ہوگئی لیکن اس مین خاص مقاصد تھے جو فی نفسہ مقامی نہ تھے وہ کچھ مدلل تھے۔ کلکتہ کو یہہ خوف پیدا ہوا کہ اسکی برتری اور عظمت معرض خطر مین آئے اس تقسیم بنگال کی برخلاف زمیندارون وکیلون مہاجنون ساہوکارون نے مجلسین منعقد کین جنین بڑا حصہ مدارس کے لڑکون نے لیا۔ بہت سے بنگالیون نے جو انگلو انڈین پر دباؤ ڈالنا اور دھمکانا چاہتے تھے انگریزی اسباب کا خریدنا اور برتاؤ مین لانا یک لخت بالکل چھوڑ دیا یعنی بوائے کٹ گیا اس سے انکار نہین ہو سکتا کہ اس سے انگلش سوداگرون کا کچھ نقصان ہوا لیکن جب کوئی شخص یہہ خیال کرتا ہے کہ لارڈ کرزن خود یہان کی صنعت و حرفت کا دل سے خواستگار و ہمنی و طرفدار تھا تو سودیشی پرچار کی تحریک کی منطق انکی پولیسی کے برخلاف بالکل ظاہر نہین معلوم ہوتی بلکہ انکی تجاویز کی ممد و معاون معلوم ہوتی ہے

اونیس برس سے کونگریس جو پولیٹکل ایجیٹیشن اور بڑے بڑے رزولیوشن پاس کرتی تھی
اسنے دیکھا کہ نہ گورنمنٹ انڈیا اپر کچھ توجہ کرتی ہے نہ اسکا اثر انگلنڈ کے پبلک پر ہوتا ہی
انگلنڈ مین کوئی انڈیا کا مقصد حاصل نہین ہوسکتا جب تک کہ وہان کے پبلک کو اسطرف
خیال نہ ہو اسلئے بنگالیون نے تقسیم بنگالہ کو بہانہ بناکر سودیشی پرچار کی تحریک کی
کہ اس سے یہان کی پبلک مین گورنمنٹ مین ناراضی پیدا ہو اور انگلنڈ کی پبلک پر اسطرح
اثر ہو کہ اوسکی تجارت مین یہان کی سودیشی تحریک سے نقصان پہنچنے لگے
اسلئے انہون نے بولے کٹ کا طریقہ اختیار کیا اور جا بجا جلسے منعقد کئے کہ لوگ بحلف
اقرار کرین کہ ہم سوا اپنے دیس کی چیزون کے انگلستان کی چیز کام مین نہین لائینگے
کوئی ہندوستانی جسکو عقل سے بہرہ ہے سدیشی پرچار کا مخالف نہین ہوگا۔ مگر جس طرح
سے اسکی تحریک ہورہی ہے اس سے سوا خاص چند آدمیون کے جو اس کے محرک ہین اور
کارخانے سودیشی کے جاری کرکے فائدہ عظیم اٹھانا چاہتے ہین اور کسی ہندوستانی کو
فائدہ نہین ہوگا اسے زیادہ کوئی بات پولیٹکل اکونومی کے اصول کے خلاف نہین ہے
کہ بولے کٹ اسطرح کیا جائے۔ قاعدہ ہے کہ آدمی سستی اور چیزین خریدتا ہے
جب ہم اپنی چیزین آپ سستی اور اچھی بنانے لگینگے تو بولے کٹ خود بخود ہوجائیگا
ہندوستانی انگلستانی چیزون کو ایسی حالت مین نہ خریدینگے کہ اسّے اچھی اور سستی
چیزین اپنے ملک کی بنی ہوئی انکو ہاتھ لگین۔ ایجیٹیٹرون نے خود مختار و انسُرُ سے
بنگالی سنٹی منٹ کی طرف رجوع (سنٹی منٹ اس رائے کو کہتے ہین کہ جس مین
دلی جذبہ داخل ہو) کی جسکے ساتھ میرے نزدیک ہمدردی ہونی چاہئے۔ جو شخص انڈیا کا
دوست ہے وہ یہہ چاہے گا کہ ان مختلف گروہون مین جنسی ایک سلطنت عظیم الشان
بنی ہے۔ سچی اور صحیح رقابت ہونی چاہئے۔ سدیشی پرچار کی تحریکین اس رقابت کے
اصول پر مبنی ہون نہ کسی ایجیٹیشن پر نہ ملک کی محبت پر اب ان دو باتون پر خیال کرنا چاہئے
اول یہہ بات فراموش نہین ہوسکتی کہ بنگالیون کی جو ثروت امارت تمول و فارغ البالی
حاصل ہے وہ صرف برٹش حکمرانی کی بدولت ہے ۝

ایک حال کا مورخ لکھتا ہے کہ مسلمان نوابون کے عہد مین اصلی بنگالیون کو بہت ہی کم
ایسی بزرگی حاصل ہوئی ہے جسکی یاد کوئی ہندوستانی مورخ اپنی تاریخ مین دلاتا انگریزی
عملداری مین انکو یہہ دن نصیب ہوا ہے کہ وہ اپنی دیانت اور لیاقت کے جوہر دکھاتے ہین
وہ اپنے پروونس مین اعلے درجہ کے عہدے پاتے ہین اور انڈیا کے اور صوبون مین
بھی جاکر انگریزی زبان دانی اور قانون دانی کے سبب سے اعلے عہدون پر سرافراز ہوجاتے
ہین سوا اس لیاقت کے انکا کوئی اور استحقاق موروثی اس اعزاز کا نہین ہوتا۔
دوم بنگالی سنٹی منٹ جہان موجود ہے اسپر لارڈ کرزن کے اصلاحی انتظامون سے کچھ بھی
اثر نہین ہوتا۔ بنگالی محب وطن اپنی زبان بولتا ہے اپنے علم ادب کی حکایات اور روایات
رکھتا ہے اپنے ہم وطنونکی کامیابی پر فخر و ناز کرتا ہے اسکا کلکتہ بدستور علم و دانش کا مرکز
ہے اور وہ اپنے تمدنی اثر رکھتا ہے بے شک کلکتہ کی بدنصیبی یہہ ہے کہ ایک دفعہ سے
زیادہ لارڈ کرزن کی تدابیر کی مخالفت کا رہنما بنا۔ لارڈ ولزلی کے زمانہ سے بعد کوئی
گورنر جنرل ایسا نہین آیا کہ اسنے لارڈ کرزن کی برابر اس دار السلطنت کلکتہ کی تاریخ کی
توضیح کرنے مین اسکے انسٹی ٹیوشنون کے مضبوط کرنے مین اور اسکے آپس مین بالاشتراک کام
کرنے کے عزم جزم بڑھانے مین سخت محنتین اور کوششین کین ہون۔ لارڈ کرزن کی ہدایت
سے اور انکے اپنی ذاتی کوششون سے فورٹ ولیم کی تاریخی لینون کا سراغ لگایا گیا اور
وہ بالاستقلال قائم کی گئین مثلف ہال جسکے حال پر کوئی التفات نہین کرتا تھا
اس مین ایسا لائبریری جاری کیا جسمین سب قسم کے آدمی پڑھ سکین۔ کلکتہ کی
سب طرح کی درستی کے لئے سرکاری پچاس لاکھ روپیہ کی منظوری کے لئے گورنمنٹ مین
کوشش کی مگر یہہ سچ ہے کہ لارڈ کرزن کی اصلاح کی سکیم مین مقامی کورپوریشن کی ساتھ
معاملہ کرنیمین جو انکو لینے سے پہلے وائسرائے سے ورثہ مین ملی تھی کلکتہ کے سب سے
زیادہ برتر اور تعلیم یافتہ آدمیون کی رایون کو الٹے عداوت ہوگئی۔ غرض ہر طرح سے
انہون نے بنگالیون کے اس شہر کی ترقی کے لئے کوشش کی۔ مگر بنگالی معلوم ہوتے
ہین کہ وہ ہر چیز مین اپنی رائے کی راہ پر چلنا چاہتے ہین اور جو تدبیر انکی ذات کی

بہبودی اور سود مندی کی نیت سے کی جاتی ہے مگر وہ انکی رائے کے موافق نہین ہوتی تو وہ اسکے برخلاف ایسا غوغا کرتے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف بنگالی ہی دنیا مین مین جنپر خیال و لحاظ کیا جائے۔ انکے نزدیک مسلمان تو کوئی وجود ہی بنگال مین نہین رکھتے مشرقی بنگال مین مسلمانون کی آبادی دو تہائی کل آبادی کے ہے وہ اس تقسیم بنگال سے نہایت خوش ہین جیسے بنگالیون نے ۱۰ اکتوبر کو جو تقسیم بنگال ہونے کی تاریخ ہے روز ماتم بنا دیا ہے ایسے ہی مشرقی بنگال مین مسلمانون نے اس تاریخ کو روز عید منایا ہے وہ شکرانہ کی نماز پڑھتے ہین بڑی خیرات کرتے ہین۔ مولود ہوتے ہین جنہین خوب مٹھائیان تقسیم ہوتی ہین ؛

## لارڈ کرزن اور کلکتہ کارپوریشن اور سیلف گورنمنٹ

کارپوریشن ایک انگریزی لفظ ہے جسکے معنی بہت سے آدمیون کی ایک جماعت کے ہین جنکو قانوناً اجازت ہوتی ہے کہ وہ بمنزلہ شخص واحد کے کام کرین ؛

جب لارڈ نورتھ بروک ۱۸۷۶ء مین وائسرائے تھے تو انہون نے باجلاس کونسل یہہ قانون پاس کیا کہ کلکتہ مین ایک کارپوریشن جسکے ۷۵ ممبر ہون مقرر کی جائے اور اسکو میونسپل انتظام سپرد کیا جائے اور ان ممبرون مین سے پچاس ممبر ریٹ پیر (محصول دینے والے) انتخاب کیا کرین۔ اور ۲۵ ممبر خود گورنمنٹ مقرر کیا کرے۔ اکثر ممبر اس کارپوریشن کے بڑے بڑے زمیندار اور تاجر اور اعلے درجہ کے تعلیم و تربیت یافتہ آدمی ہوتے تھے چیرمین کوئی انڈین سویلین یا کوئی اور لایق آدمی ہوتا تھا جب کلکتہ مین طاعون کا آغاز ہوا تو اس کارپوریشن انتظام کی شکایت ہوئی سرالگزینڈر میکنزی لفٹنٹ گورنر نے میونسپل کمشنرون کی نسبت یہ فرمایا کہ کلکتہ کا شہر سلطنت کی عزت پر بٹا لگاتا ہے اور بعض اور باتین ایسی تھین کہ کمشنرون کی دیانت کو بھی دھبہ لگتا تھا جب یہہ معاملہ لارڈ کرزن کے روبرو پیش ہوا تو انہون نے میونسپل کلکتہ کا ایک نیا قانون بنایا جسکے موافق کورپوریشن کے پچاس ممبر منتخب

گورنمنٹ کی طرف سے اور پچیس ممبرون کا رعایا کی طرف سے مقرر ہونا قرار پایا
بس اسطرح جب ۲۵ ممبر انتخابی کارپوریشن مین کم ہو گئے تو بنگالیون نے واویلا مچایا
کہ دارالسلطنت انڈیا پر یہہ ظلم ہوا کہ اسکے اتنے ممبر جو اہل شہر کے نائب اور قائم مقام تھے
کم کر دئے۔ غصہ مین آنکر کارپوریشن کے ۲۸ ممبرون نے فوراً استعفا دیدیا۔ ان انتخابی
ممبرونکی کمی پر بنگالیون نے غل مچایا کہ سیلف گورنمنٹ کا سر کٹ گیا اور اسپر کچھ خیال نہین کیا
کہ کورپوریشن کے شہر کی صفائی اور حفظان صحت کے اہتمام مین غفلت کی اینٹ
چونے کی موریان بنی ہوئی تھین مگر صاف نہین ہوتی تھین اس لئے شہر کا وہ حصہ
جسمین بنگالی رہتے تھے ایسا سڑا رہتا تھا کہ اس سے وبائی بخارات پیدا ہوتے
تھے اور ناک پر بغیر رومال لگائے چلنا مشکل تھا۔ تالابون پر غلاظت کی تہین جمی ہوئی
تھین اسپتال نہایت عمدہ بنا ہوا تھا مگر میونسپل کمیٹی اسکے ہمسایہ مین ایسے
غلاظت ونجاست کے ڈھیر لگاتی تھی کہ اسپتال مین بیمارون سے امراض کو جدا
نہین ہونے دیتی تھی۔ غرض بنگالیون نے ان خرابیون کے دیکھنے مین تو آنکھین بند کرلین
اور ان شکایتون مین زبان کھولدی کہ لارڈ کرزن نے کورپوریشن کو یوروپین کے ہاتھ مین دیدیا
کہ وہ بنگالی ریٹ پیئر پر جسطرح چاہین حکمرانی کرین اور یوروپین اور یوریشین کو میونسپل
کمیٹی مین ملازم رکھین جسکے سبب سارا شہر ایک سرے سے دوسرے سرے تک ناراض
ہو گیا اور وہائی مچنے لگی کہ ہندوستان کے دارالسلطنت شہر مین دس لاکھ آدمی رہتے
ہین اسکی صفائی اور حفظان صحت کا اہتمام بنگالیون سے چھین کر انگریزون کے ہاتھ
مین ہو گیا اور سیلف گورنمنٹ جو مدت سے چلی آتی تھی اُسکا خاتمہ ہو گیا۔ بنگالیون کو شرم
نہین آتی کہ جب انکے ہاتھ مین سارا کام تھا تو انکی غفلت سے شہر کا بڑا حصہ ڈلاؤ بن رہا
اسکی برائی کے دور کرنے کے لئے جو بمجبوری انتظام کیا گیا تو غضب ہو گیا۔ گویا کہ دارالسلطنت
کی سیلف گورنمنٹ کا گلا کٹ گیا۔ لارڈ کرزن کلکتہ کی بڑی قدر کرتے تھے وہ اسکو برٹش
ایمپائر مین لندن کے بعد دوسرے نمبر پر سمجھتے وہ یہہ چاہتے کہ مین اسکو ایسا آراستہ پیراستہ
کرون کہ وہ کل ایشیا مین عروس البلاد ہو انہون نے ہول ویل کی یادگار کو از سر نو تعمیر کرایا

پرانے قلعہ فورٹ ولیم کی یادگارون کی ایسی لوحین لگائین کہ وہ اب کبھی مردہ نہین ہونگین ایک شاہی کتب خانہ قائم کیا علی پور مین وارن ہیسٹنگز کے محل کو عالیشان مہمان خانہ بنایا کہ اس مین ہندوستانی والیان ملک اور امرا اترا کرین اور گورنمنٹ کی طرف سے انکی مہمانداری ہوا کرے - فورین اور ملیٹری ڈپارٹمنٹون کے واسطے ایک نئی عمارت عالیشان بنوائی -

——— وکٹوریا میموریل ہال کے بننے کی تجویز کی جو چند سال مین تیار ہو جائیگی جسکا حال ہمنے پہلے لکھا ہے انہون نے شہر کے اس حصہ کی جس کے سبب سے یہہ ضرب المثل زبان زد خلایق تھی کہ جو جائے کلکتہ گو کھائے البتہ صفائی کا انتظام کیا اسکی سڑکین خراب تھین اور زمینین ناہموار روشنی ناقص حفظان صحت نابکار جن کے سبب سے کورپوریشن کے ۲۵ ممبرون کو جو بالکل نکمے تھے موقوف کردئے تو بنگالی انکے ساتھ سارے کامون کو بھول گئے اور یہہ الزام لگانے لگے کہ دارالسلطنت ہند کی سیلف گورنمنٹ کو ذبح کر ڈالا اس نا احسان مندی کی بھی کوئی انتہا ہے

## سیکرٹ بل قانون رازداری اور لارڈ کرزن

انڈیا مین تعلیم یافتہ آدمیون کی ایک جماعت ہے جو انگلنڈ کے اخبارون کی تقلید کرکے اپنے اخبار نکالتے ہین - لارڈ کرزن اخبارون کو بڑے غور سے پڑھتے تھے ان مین بہت سے اخبارات ایسے ہوتے تھے جنکی صورت وہ عملی بناتے تھے اور وہ بڑی خوشی سے ان اخبارون کو خبرین دیتے تھے - کلکتہ اور شملہ مین ایک پریس روم اس مقصد کے لئے بنایا تھا کہ اخبارون مین بہت جلد سب سے پہلے گورنمنٹ کے اوفس کی کارروائیون اور معاملات سے اطلاع ہو جائے -

بہت سے مسائل انڈیا مین ایسے ہوتے ہین کہ انڈین (ہندوستانی) اور انگلو انڈین (انگریز جو انڈیا مین رہتے ہین) اخبارات انکی مخالف جانبین لیتے ہین مگر ۱۹۰۳ء مین اوفیشل سیکرٹ بل (قانون رازداری) کے پاس ہونے پر اسکی مخالفت مین دونو متفق ہوگئے

اس قانون کی مختصر تاریخ یہہ ہے کہ چند آدمی فورٹی فی کیشن (اسپاہ کے حصار و قلعے) کے فوٹو
اُتارتے ہوئے پکڑے گئے - ملیٹری حکام نے انکو سزا دینی چاہی تو انکو یہہ صلاح دی گئی کہ
اکٹ جو ۱۸۸۹ء مین پاس ہوا ہے اسکے موافق یہہ ضرور ہے کہ ثابت کیا جائے کہ اس کام کا
ارتکاب بدنیتی سے ہوا ہے اسلئے ملزم رہا کئے گئے پس اس لئے قانون کے قوی کرنے
کی ضرورت پڑی - جب قانون کی ترمیم ہونے لگی تو اسکا مسودہ ایسا تھا کہ ایک بڑے
اڈووکیٹ (وکیل) نے بیان کیا کہ یہہ اکٹ صرف ملیٹری رازداری کے لئے ہے تو اسکے
ہم پایہ ایک اور شخص نے کہا کہ یہہ قانون سول کے مقدمات سے بھی تعلق رکھتا ہے تو گورنمنٹ
نے اس ابہام کے دور کرنے کے لئے مسودہ مین سول کے مقدمات کو بھی داخل کر دیا -
مسودہ ملیٹری رازداری کی بابت کوئی مخالف نہین ہوا نکتہ چینون نے کل اس معاملہ ہی
ہاتھ اوٹھایا اگر انکے خیالات تسلیم کئے جاتے تو سپاہ کی رجمنٹ کے نئے بٹن کی نقل اُتارنے
والا مجرم ہوتا اور کسی بڑے صلحنامہ کی نقل اُتار کر چھاپنے والا ایک جاسوس ہوتا اور کچھ
سزا نہ پاتا اگرچہ یہ مسودہ عملاً چھوٹی سی بات تھی مگر اسکے ہونے سے تعزیرات کے قانون مین
ترقی ہوتی تھی - کل انڈیا مین غل مچ گیا کہ یہ قانون پریس کی آزادیون پر حملہ آور ہی ہے
ایک انگلش اخبار نے لکھا کہ گورنمنٹ انڈیا عنقریب پریس کی مستانہ وار نالشی ہوگی
کونسل کے ایک ہندوستانی ممبر نے کہا کہ لارڈ کرزن نے یہ طریقے روس کے انتظام سے سیکھے
ہین لیکن اگر یہہ عیب نما چند ہفتے پیشتر اڈیسہ مین اخبار کا مہتمم ہوتا اور جو اسنے
کلکتہ مین انگلش گورنمنٹ کی نسبت کہا تھا وہ گورنمنٹ روس کی نسبت کہتا تو وہ
برٹش انڈیا مین اپنے گھر پر غمزدہ اور زیادہ دانشمند ہو کر واپس آتا -
جب کلکتہ مین اول دفعہ اس قانون کا مسودہ پڑھا گیا تو یہان لارڈ کرزن موجود نہ
تھے - وہ خلیج فارس مین دورہ کر رہے تھے مگر جب کلکتہ مین آئے تو انھون نے
دیکھا کہ اس کی مخالفت مین انگریزون اور ہندوستانیون کے پریس متفق ہو گئے ہین
اور انگلنڈ کے پریس کو تار بھیج رہے ہین کہ وہ اسکی حمایت کرے ٭ اس غل و شور کا
نتیجہ یہہ ہوا کہ پہلے مسودہ مین یہہ تھا کہ ملزم کے ذمے اپنی نیک نیتی کا بار ثبوت تھا اب

اسکی ترمیم ہوگئی کہ یہہ ثبوت اسکے ذمے نہین رہا بلکہ گورنمنٹ کے ذمے اسکی بدنیتی کا بار ثبوت ہوگیا باقی بل پاس ہوکر اکٹ بن گیا - پریس پہلے جسطرح کام رہا تھا کر رہا ہے گورنمنٹ کے دفتر مین جو چوریان کرتا تھا وہ اب نہین کرسکتا تھا اسکو اس چوری سے بعض بعض باتون پر ایسا علم ہو جاتا تھا جس سے اسکو فائدہ ہو جاتا تھا وہ اب نہین ہوتا - ایک بُرا فعل جو وہ کرتا تھا آئے اب اس ایکٹ کے جاری ہونے سے باز رہتا ہے اسکی آزادی مین کچھ فرق نہین آیا بدافعالی سے وہ روکا گیا فقط -

## لارڈ کرزن کے عہد مین آمدنی کی توفیرات کا ٹیکسون کی تخفیف مین اور رعایا کی صلاح فلاح مین خرچ ہونا

(اس مضمون مین دو انگریزی الفاظ فائی نینس اور فائی نینشنل استعمال کرونگا فائی نینس کے معانی آمدنی ملکی اور اس روپیہ کے ہین جو خزانہ شاہی مین جمع ہون اور فائی نینشنل کے معانی محاصل ملکی یا آمدنی کے متعلقات کے ہین کہین انکا ترجمہ خزانہ یا آمدنی مین نے کیا ہے)

لارڈ کرزن کے عہد دولت مہد مین ہر سال آمدنی مین بعد خرچ کے توفیر کثیر ہوتی رہی - اس توفیر کے حاصل ہونے کا اور اسکے خرچ ہونے کا حال ان کے ہر سال کے بجٹ سپیچ سے خوب معلوم ہوتا ہے اسلئے ہم انکی اصل کو یا حاصل کو اپنی زبان کا جامہ پنہاتے ہین -

۲۷ - مارچ ۱۸۹۹ع کا بجٹ سپیچ

انہون نے فرمایا کہ مین نے جو کونسل مین بجٹ (سالانہ آمد و خرچ کا حساب) سنا اس سے مجھے کچھ کم خوشی نہین حاصل ہوئی - اس اپنے یقین کا اظہار کئی دفعہ کرچکا ہون کہ ملکی خرچ کی حسن کفایت مین ملکی آمدنی کی مخازن کی ترتیب و استحکام مین ملکی انڈسٹری (محنت پردازی) کی طرف کی وسعت مین بڑی جان ہے جسکا مشاہدہ ہر سال کے تجربے سے ہوتا ہے مین جانتا ہون کہ اس سال پر مستثنی نیک حالتین بڑی مہربان تھین خوش نصیبی سے سرحد پر

لڑائی موقوف ہوئی۔ بڑھی شرح مبادلہ تقریباً یکسان رہی خاص انڈسٹریون (محنت پردازیون) مین توسیع ہوئی۔ فصل بہت اچھی طرح بافراط ہوئی۔ لیکن ان نیک حالتون کے ساتھ دلگداز اور خطرناک حالتین بھی یہ تھین کہ وبا بار بار آتی تھی جسکے شکست دینے مین نہ سائنس کے مخازن نہ انتظام کی شفقت شاذ فتحیاب ہوتی تھی وہ امپیریل اور پروونشل خزانون پر بھاری حملے کرتی تھی۔ باوجود ان اثرون کی محاربت کے نقد نتیجہ یہ ہوا کہ پونے پانچ کرور روپیہ کی توفیر ہوئی جس سے میرے دل کو آگاہی ہوئی کہ بازیافت مین غیر معمولی قواری نہین ہین بلکہ عجیب وغریب مخفی طاقت بھی امانت ہے ہم پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ ایسی حالتون مین ٹیکس لگانے مین تخفیف کیون نہین کی جاتی آج اس میز کے گرد ایک مقام سے زیادہ مقامون سے یہ اعتراض اچھی طرح بیان کیا گیا ہے مین اسکو بالکل اچھی طرح سمجھتا ہون اور اسکی کسی طرح کی حقارت نہین کرتا۔

ساری دنیا مین ٹیکس دینے والون کی یہ فطرتی اور حقیقی تمنا دلی ہوتی ہے کہ وہ اس چیز سے خلاصی پائین جسکو وہ اپنے اوپر بوجھ سمجھتے ہین اس خلاصی کے لئے ان کے سینون مین جوش متناسب ان وسائل کے اٹھتے ہین کہ جو نظاہر انکی تسلی خاطر کے لئے پیدا ہوتے ہین مجھے اس مین شبہ نہین کہ انکم ٹیکس دینے والے اتنی اپنے تئین مبارکباد دین گے جتنی انکی معافی کا پیمانہ وسیع ہوگا پس مین اور اضافہ کرتا ہون کہ انکی برابر گورنمنٹون کی بھی خواہش فقط اس سبب سے ہی نہین ہوتی کہ ٹیکسون کے معافی سے ہر دل عزیزی حاصل ہوتی ہے بلکہ نیک گورنمنٹ کے فوائد مین یہ داخل ہے کہ رعیت پر سے ٹیکسون کے بوجھون کو ہلکا کرے۔ اگرچہ میرا تجربہ یہ ہے کہ اس طرح ہر دل عزیزی کا حاصل کرنا مثل چار روزہ ہے۔ لیکن اس معاملہ مین عام اور خاص خیالات بھی ہین۔ عام خیال جسکا مین نے ذکر کیا وہ معمولی حزم واحتیاط ہین۔ اگرچہ مین نے بارہ سال کی بازیافت بیان کی ہے اور مجھے اسکا یقین ہے کہ وہ مخازن ملکی مین زود زوال نہین ہے اور مسٹر جے ولیسٹ لینڈ گورنر جنرل کی کونسل کے فائینینس ممبر نے سال آیندہ کے لئے چار کرور روپیہ کی توفیر بیان کی لیکن میرا دل یہ گواہی دیتا ہے کہ حسن کفایت مندی کا

بن ڈیولم (گھنٹے کا لنگر) رقص کرتا ہے کہ جو سخت محنت سے فائدہ اٹھایا ہے اسکے ایک حصہ کا زیان ہوجائیگا - اونرابل سر جے ایونس صاحب نے ہم کو یاد دلایا ہے کہ انڈیا حیرانیون کی سرزمین ہے اور یہ حیرانیان برابر دونو پولیٹکس اور فائی نینس مین روان ہوسکتی ہین - ایک سال مین ٹیکسون کے لگانے مین تخفیف کرنا اور آیندہ دوسرے سال مین انکو پھر لگانا اکثر گورنمنٹون کو اس سبب سے پیش آتا ہے کہ وہ واردا تین واقع ہوتی ہین جنکو انہون نے پہلے سے نہین دیکھا تھا کہ آئینگین ایک وقت مین پرہیز غایت حزم وہوشیاری سے کرنا بہتر اس سے ہے کہ آیندہ دوسرے وقت سے لڑنا پڑے خواہ اسمین کیسی فہم وفراست کام مین لائی جائے -

ان تمام خیالات سے بھی زیادہ خاص حالات ہین جو سب کو معلوم ہین جنھون نے ہم سے یہہ فیصلہ کرایا ہے کہ سال آیندہ مین ٹیکسون کے لگانے مین بالکل تخفیف نہین کی جائے غالباً کچھ زیادہ دیر نہین لگیگی کہ ہم کو انڈین ایمپائر کے فائی نینس کے نظام مین بڑی بڑی تبدیلیون پر توجہ کرنی پڑیگی ابھی کوئی نہین جانتا کہ یہہ تبدیلیان کیا ہونگین لندن مین بڑے بڑے تجربے کار ماہرین خزانے کے باب مین ضوابط منضبط کررہے ہین - جب ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ ہمارے پاس انکو بھیجیگی تو ہم ان کے امتحان اور چھان بین کرنے مین اپنی آزادی کو قایم رکھینگے کم واقف کارون پر یہ بات ظاہر ہونی چاہئے کہ کیفیتین کسی ایسی تبدیلی کی جسکے اختیار کرنے کا ہم فیصلہ کرین وہ جائینگے کہ موقوف ہماری عزت وساکھ پر ہون جو اس وقت مین دنیا کی آنکھون مین ہو اور وہ ہماری فائی نینشل قوت کی گواہیون سے بڑھ رہی ہون جسکی بہترین شہادت اسکی جمع کی بڑی میزانین اور مخازن کی بڑی وسعتین ہین اور وہ معرض خطر مین کسی بڑے دباؤ اور نقصان سے نہ آجائین ہم کو چاہئے کہ ایسی چالین چلین جو انڈیا کے کل تجارت وخزانہ پر اثر کرین اسلئے ہم کسی اور گرفت کو ڈھیلا نہین کرسکتے جو کامیابی کی طرف میلان رکھتی ہو -

چوتھا بجٹ سپیچ مورخہ ۲۶ - مارچ سنہ ۱۹۰۲ع

انہون نے فرمایا جب دوسرے سال ہین گورنمنٹ کے ہاتھ ہین توفیر کثیر آئی توایسی حالت ہین دنیا اس بات کے جاننے کے لئے یہ توفیر کس طرح خرچ کی جائیگی زیادہ تر دلچسپی رکھتی ہے بہ نسبت اسکے کہ وہ کیونکر حاصل ہوئی اس لئے ہین بیان کرتا ہون کہ یہ توفیر کس طرح صرف ہین آئیگی ۔سوا رجمع کرنے کے توفیر کے کام ہین لانے کی تین صورتین ہین اول ٹیکسون کے لگانے ہین تخفیف کی جائے دوم انتظامات کے خرچ ہین افزائش کی جائے سوم مصیبت زدہ جماعتون کو رلیف دیا جائے یا فائدے پہنچائے جائین ہم نے اول صورت پر بہ نسبت دوسری تیسری صورت کے زیادہ احتیاط وہوشیاری سے خیال کیا ہے ۔ ہر گورنمنٹ ہر وائسرائے ہر فائی نینشنل منسٹر (وزیر خزانہ) کو چاہئے کہ وہ ٹیکسون کے لگانے ہین کم کرنے کی خواہش کرے اگر وہ ایمانداری اور دیانت مندی سے ٹیکسون کو گھٹا سکتا ہے تو گھٹائے ۔ ہم بھی اس احساس سے خالی نہین ہین اپنی بات یہہ کہتا ہون کہ اگر فائی نینس کی حالتین برسر ترقی ہین تو مجھے معقول امیدین ہین کہ اس ملک سے جانے سے پہلے ہین ٹیکسون کے گھٹانے کی سفارشین کرونگا ۔ اونرابل مسٹر چارلو نے کہا کہ ہین نہین جانتا کہ گورنمنٹ نے کوئی ٹیکس لگا کے کبھی اسکو موقوف کیا ہو وہ بھول گئے کہ ایک یا دو گھنٹے پہلے انہون نے خود اور ہم سب نے سنٹرل پروونس کی ٹیکسین پان دھری کو موقوف کیا ہے اس موقع پر جو سوال ہم کو آپس ہین پوچھنے چاہئین وہ یہہ ہین کیا موجودہ ٹیکسین رعایا پر ایسی ہین کہ انکے بوجھ کے ہلکا کرنے کی اشد ضرورت ہے ؟ کیا ہماری حالت ہم کو یقین دلاتی ہے کہ رعایا کو ٹیکسون کے اس بوجھ سے جسکے نیچے وہ دبے جاتے ہین خلاصی دینے اور اس کی لئے کافی پیمانہ بنانے کے واسطے ہمیشہ کے لئے ہم اپنے خزانہ کی قربانی کرین ؟ ستثنے ! معیبت کے زمانے کے بعد جو ملک کے دور دور کے حصون ہین محدود تھا مصیبت زدہ رعیت کو اپنے پاؤن کے بل پر کھڑے کرنے کے لئے بہ عمدہ ترکیب ہے کہ ان ٹیکسون ہین تخفیف زیادہ تر کی جائے جو عام ہین بہ نسبت خاص ٹیکسون کے ؟ ہم ان سوالون کے جواب ہین صداقت کے ساتھ کوئی اقرار نہین کرسکتے ۔ گو تین سال سے برابر توفیر ہوتی ہی

مگر پھر بھی ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ سالانہ توفیرون کا زمانہ ہمارے لئے قطعی یقینی آگیا ہے
اب تک بہت سی مصیبتین باقی ہین اور انڈیا کے حصون مین ایسی حالتین ہین کہ وہ
قحط کی حد سے لگی کھڑی ہین۔ ہم سب متفکر ہین کہ آیندہ سون سون (برسات) کیا
دکھائے۔ از روے تحقیقات ہم کو یقین ہوا ہے کہ اگر ہم نے نقصان اُٹھایا بھی اور
ٹیکسون کے لگانے مین تخفیف بھی کی تو بھی ان مصیبت زدون کے گھرون مین
اپنی خیرات نہین پہنچا سکینگے جنکو براہ راست ہماری خیرات کے پہنچانے کی اشد
ضرورت ہے یہ روپیہ کی قربانی ان جماعتون اور آدمیون کے لئے صرف مین
آئیگی جو اس تمتع سے اپنے تئین مبارکباد دینگے اور ہم بھی انکے دینے سے خوش
ہونگے مگر وہ اصلی حاجت مند نہین ہین۔ ٹیکس لگانے کے باب مین جو آنرابل
مسٹر گوکھلا کے خیالات ہین مین ان مین کوئی حصہ نہین لیتا مین یقین نہین کرتا
کہ رعایا کو کل ٹیکسون کا بوجھ ظالمانہ پیسے ڈالتا ہے اگر یہہ معزز ممبر یورپ مین ممالک
مین اپنی سکونت کے مقام کو بدلے تو مجھے توقع ہے کہ وہ بہت جلد مشکل (خزانہ عامہ
اور آمدنی کے متعلق) خیالات بدلکر واپس آئیگا۔ ایسی صورت مین کہ ٹیکسین کل جمہور پر
اثر کرتی ہون تو زیادہ تر تحقیق امر یہ ہے کہ اگر ان میں تخفیف بڑے پیمانے کی ہو
تو اسکا فائدہ کبھی اسکے خرچ کرنے والون پر نہین پہنچے گا۔ مسٹر ای لا صاحب نے
اپنے جواب مین وہ اعداد بیان کئے کہ جتنے نمک کی ٹیکس کی اصلی تخفیف کے
معنی معلوم ہوتے ہین مجھے تعجب ہے کہ اگر آدھے بولنے والون اور لکھنے والون نے جو
بڑی تیزی سے اسکی سفارش کرتے ہین یہ حساب کیا ہوگا کہ اسکا مول کیا ہوگا اور یہ تامل کیا
ہوگا کہ ایا اس سال مین ہم اپنے روپیہ کا نقصان اُٹھا سکتے ہین۔ یہ سوال گنجائش کا زیادہ تر
بہ نسبت رجحان کے ہے جب یہ زیان لاکھون روپیون کا نہین بلکہ کرورون روپیون کا
ہے تو گورنمنٹ کے نکتہ چین اپنی فیاضی کو اس مین دکھائین گے کیونکہ انکے ذمے جوابدہی
نہین ہے لیکن گورنمنٹ جسکے ذمے جوابدہی ہے وہ مآل اندیش ہوگی کہ ہماری اس
کام کا انجام کیا ہوگا۔

ہم نے کوئی فیصلہ بغیر اسکے نہین کیا کہ تمام لوکل انتظامات کے اعلے حاکمون سے صلاح و مشورہ نہین لیا انہین سے بغیر کسی استثنا کے سب ٹیکسون کی تخفیف پر رلیف کو ترجیح دیتے تھے ہم جس بات پر جمے ہوئے تھے وہ یہہ تھی کہ ہم رلیف جو دینگے وہ محتاج کو دینگے۔ برٹش انڈیا کی محتاجون مین کاشتکارون کے زیادہ تر محتاج ہونے مین کوئی چون وچرا نہین کرتا۔ بمبئی۔ پنجاب وممالک متحدہ۔ سنٹرل پروونس اور ممالک متوسط) اور اجمیر کے برٹش اضلاع مین آخر دو سالون مین قحط نے کاشتکارون کا دم ناک مین کر رکھا ہے ہم نے تحقیق کیا ہے کہ ان اضلاع مین زر مالگزاری کی بقایا کچھ تھوڑی سی کم دو کرور روپیہ سے ہے اسواسطے ہمنے ایک قلم کے ڈوبے مین کل باقیات کو معاف کر دیا اگرچہ یہ رقم تین چار سال مین وصول کی جاتی مگر اسکا بڑا حصہ نہین وصول ہوتا اس لئے بہتر یہ معلوم ہوا کہ کسی شبہ کو جگہہ نہین دینی چاہئے اور اس کل قرض پر قلم پھیر دینی چاہئے اور اسکا معاوضہ لوکل گورنمنٹون کو دیدینا چاہئے۔ اس فیصلہ مین کسی نے کچھ مناقشہ نہین کیا جو کچھ ہم نے کیا اور ہم کرینگے اسمین یہ دعوی مین نہین کرتا ہون کہ بجٹ تونگر الدار کا ہی مگر ہان زور سے یہ دعوی کرتا ہون کہ وہ غریب اور کسان کا بجٹ ہی اسلئے مجھے اور میرے مصاحبون کو بڑی خوشی ہوئی ہے کہ ہم اس قابل ہین کہ اپنی ہمدردی ان جماعتون کے ساتھ عمل کرین ۔۔ آنریبل مسٹر بوس کے جو رعایا کے نفع رسانی کے بڑے حامی ہین ۔ اس کہنے سے مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ رعایا اس عطیہ عظمے کے پانے سے بڑی ممنون منت ہوئی ٭

اب دوسری بات انتظام کے کل کے چلنے کی ہے کہ وہ تیز رفتار ہو۔ چند سال کی مزاحمتون سی ہر جگہہ ایندھن دینے والون کے پاس ایندھن کی کمی تھی کہ وہ انجنون کی بھٹیون کو نہین بھر سکتے تھے اسلئے انجنین نیم رفتار ہو گئین تھین۔ اس سبب سے نظم ونسق کی ہر فرع مین تعلیم مین پولس مین پبلک ورکس مین حفظان صحت مین نقص آگیا تھا آخر کو بہ تدریج خراب ہونا موثر و کارگر ہونے کے حق مین زہر ہوتا ہے اسلئے کہ کل خود زنگ آلود ہو جاتی ہے اور وہ اپنی زیادہ سے زیادہ قابلیت کے موافق کام نہین کرتی اور انجنیر بھی اپنے کام مین بے پروا ہو جاتے ہین۔ ہم کو جو توفیر حاصل ہوئی تھی اس مین سے اول ہم نے یہہ کام کیا کہ بمبئی۔

مدراس سنٹرل پروونس - پنجاب کو چالیس لاکھ روپیہ گرینٹ ان ایڈ کا دیا جہان کامون
مین بڑی خطرناک تاخیر ہو رہی تھی - یہ خرچ ایسا نہین ہے کہ دوبارہ پھر کیا جائے - پروونشل
انتظام کی ظرف و تیز رفتاری کو اصلی ہمواری پر بحال کریگا - ہمارا دوسرا مطلب یہہ تھا کہ ان
پروونسون کو عموماً ایسا مصالحہ دین کہ ان مین تازہ چستی و چالاکی آجائے جسکو ہم
چاہتے تھے کہ وہ پیدا ہو جائے اس مقصد کے لئے سال حال کی توفیر مین سے ان کو
نوے لاکھ روپیہ دیا کہ اس مین سے تعلیم مین چالیس لاکھ روپیہ خرچ کرین زیادہ تر اس
خرچ کا ایسا حصہ ہے کہ وہ دوبارہ نہین کرنا پڑیگا - ہم تعلیم کے باب مین بہت بڑی خرچ کی
ضرورت رکھتے ہین - تدابیر جو بالفعل ہمارے ہاتھ تلے ہین یا جنکو عنقریب اختیار کرنے کو ہین
کہ سارے انڈیا مین تعلیم کی ہر کوشش کی فرع کو وسیع کرین جسکے سبب سے خرچ کی ایسی
ضرورتین ہونگین کہ آئندہ سال مین خرچ کم نہین ہو سکے گا - باقی پچاس لاکھ روپیہ پبلک ورکس
اور حفظان صحت کے لئے دیا ہے ان دونو مین سب جگہ ترقی مسدود ہو گئی ہے -
پروونشل صیغون مین جو کمی تھی اسکو پورا کیا ہے ان پچاس لاکھ مین سے تیس لاکھ ایسے
تخمینہ کئے گئے ہین کہ وہ دوبارہ کرنے پڑینگے - لفٹنٹ گورنر بنگال نے جو اس باب مین
گورنمنٹ کی پولیسی کی دانائی اور فیاضی کی آزادانہ شہادت دی اس سے مجھے
بڑی خوشی ہوئی گورنمنٹ انڈیا کے لئے یہ بالکل نیا احساس ہے کہ اسکی یہ تعریف
کی جاتی ہے کہ وہ ایک بڑی بالغ اور مفلس بچون کے کنبے کی شوقین مان بنی -
مین امید کرتا ہون کہ یہ تجربہ زود زوال نہین ہوگا لوکل گورنمنٹین ہماری اس فیاضی کی
ممنون ہو کر اسکی تقسیم مین نہایت توجہ و حسن کفایت کو کام مین لائینگین -
آخر یہ ہے کہ ہم نے آبپاشی کے کمیشن کی رپورٹ کا انتظار نہین کیا اور چھوٹے چھوٹے
کامون کنوؤن کنڈون و تالابون کے لئے پچیس لاکھ روپیہ دیدیا یہ علاوہ اس
روپیہ کے ہے جو بڑے بڑے کامون کے لئے دیا گیا ہے جو ایک کرور روپیہ سالانہ
جب سے دیا جاتا ہے کہ مین انڈیا مین آیا ہون -
اول دو سالون مین باوجود آمدنی کی توفیر کے جو ٹیکسون مین تخفیف نہین ہوئی اسکی

وجوہ اوپر بیان ہوئین؀

## پانچوان بجٹ سپیچ مورخہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۳ع

انھون نے فرمایا کہ جب سے مین انڈیا مین آیا ہون مین نے اپنے مقاصد دلی مین اور اپنے کامون مین جنکا ذکر مین نے کیا ہے سب سے اعلےٰ مقام پر اس مقصد و کام کو رکھا ہی کہ رعیت کے کندھون پر جو بوجھ ہین انکو ہلکا کرون مین نے اول بجٹ سنہ ۱۸۹۹ع مین ٹیکس لگانے کی معافی کی مسئلہ پر مباحثہ کیا تھا اور ثابت کیا تھا کہ ہنوز اسکا وقت نہین آیا اسوقت ہم قحط کی آفتون کے طوفان مین گھرے ہوئے تھے جس سے ایک عام کہرام مچ رہا تھا اس مین ہم نے معافی ٹیکس کے خیالات کو ملتوی کردیا تھا تیسری بجٹ مین اسکا ذکر بڑی ہوشیاری سے مین نے کیا لیکن ابھی جنگل مین پھنسے ہوئے تھے اس سے باہر کشادہ میدان مین نہین آئے تھے مین نے نہ اس مین گرم جوش ہونے کی جرأت کی نہ پیشین گو ہونے کی - پارسال ہمارے پاس بڑی توفیر تھی مین نے بجٹ مین بیان کیا کہ یہہ توفیر کسطرح مختلف طور سے خرچ ہونی چاہئے ہم نے یہہ فیصلہ کیا کہ یہہ اصلی بخشش رعیت کی ان جماعتون کو دینی چاہیے جو قحط و بائی بڑی ملکد کوب مین آئی ہین ہم نے زرمالگزاری کی باقیات کو جو دو کرور روپیہ کے قریب تھین معاف کردیا اب آخر اس حال کے پانچوین سال کے بجٹ مین اس کام مین قدم بڑھانے کے قابل ہوئے جو ہمارے دلون مین اس حال کے بجٹ مین ہے یہہ سپیچ سب سپیچون سے جواب تک مین نے دئے ہین زیادہ مسرت ناک ہے کہ اس مین ٹیکس لگانے مین اول دفعہ بیس سال کے بعد سنجیدہ تخفیف بیان کی جاتی ہے اس ملک مین ٹیکس لگانے مین مین نے کبھی یقین نہین کیا کہ کسی معیار پر یا کل معیارون پر جو اکثر اتفاقاً استعمال کی جاتی ہین اس ملک کی ٹیکسین لی جائین تو وہ بہت ہون یا گران ہون مین کل پر نظر کرکے یقین کرتا ہون کہ جب تک برے موسمون مین زرمالگزاری اراضی مین معاف کرنے اور ملتوی کرنے کی فیاضانہ پولیسی جاری رہیگی تو رعایا پر بہت ہلکا دباؤ پڑیگا - کیا ٹیکس لگانی چاہیے اسکے لئے فقط ایک پیمانہ رعایا کی اصلی حالت یا بالاضافت رضامندی کا نہ ہونا چاہیے اس کے

برخلاف بھی کوئی بینک دلیل ہونی چاہئے کہ ہر ایک شخص جب تک نچوڑا جائے کہ اس سے رطوبت بغیر قابل سماعت ہائے ہائے کے نکلے۔ عادل اور فیاض دل گورنمنٹ رعایا سے جو محصولات لیتی ہے اور نظم و نسق کے معقول اندازہ کے بڑھانے کے لئے رعایا پر محصولات کے تقاضے کرتی ہے وہ ان دونوں باتون کے درمیان تناسب واجب کے معیار کے استعمال مین کبھی کوتاہی نہین کرتی۔ جب یہ دریافت ہوگیا کہ سالون کا سلسلہ جسمین مصیبت کے سال بھی داخل ہین ایسا چلا جاتا ہے کہ ملک کی آمدنیان ایسی ہوتی ہین کہ وہ انتظام کی ضرورتون کا خرچ اٹھانے کے بعد بھی توفیر وافر پیدا کرتی ہین اور فیاضانہ عزم کے معانی سمجھاتی ہین تو مین نے یہہ خیال کیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ رعایا سے ٹیکس کم لیا جائے۔ یہی خیالات میرے اور میرے مشیرون کے رلیف دینے کے لئے رہنما ہوئے جسکا وعدہ مدت سے ہو رہا ہے اور رعایا صبر سے اسکے انتظار مین بیٹھی ہوئی ہے اس سبب سے اور بھی زیادہ رلیف (معافی ٹیکس) دینے کے تقاضے مین اضافہ ہوا سر ہنری لا صاحب کو مین دو باتون کی مبارکباد دیتا ہون اول انہون نے یہہ نتائج پیدا کئے ہین دوم انہون نے اسکو اعتدال کے ساتھ بیان کیا ہے انہون نے اپنے حساب کے نقشون مین بتلایا ہی کہ ہم نے یہہ کوشش کی ہے کہ اپنی داد و دہش کو لوگون کے گھرون مین اس طرح پہونچائین کہ متوسطین کو انکم ٹیکس معاف کردین جسکے لئے وہ ہمیشہ داد فریاد کیا کرتے ہین اور لاکھون غریب کاشتکارون کو نمک کے محصول کو معاف کردین اس طرح کل ملک کی آمدنی مین سے ۱۲۰ لاکھ روپیہ کی قربانی ہوگی اس کے بعد کسی شخص کو اس کہنے کی جرات نہین ہوگی کہ ترقی پذیر ملک کی تونگری و ثروت سے ہم نے رعیت کو اس کے واجب الادا حصہ دینے سے انکار کردیا یا گورنمنٹ نے اپنی خودغرضی کے سبب سے اس توفیر کو ہضم کرلیا یا قومی ریاضت کے ثمرات کو احمقانہ فضول خرچ کردیا۔ کچھ یہہ خوف ظاہر کیا گیا ہے کہ پہلے اس سے کہ نمک کے محصول کے فوائد انکے خرچ کرنے والون تک پہنچے وہ ریزے ریزے ہو جائینگے لیکن اگر ہم اس نتیجہ کا امتحان کرین جو ۱۸۸۸ء مین تخفیف کرنے سے اور ۱۸۸۸ء مین پھر اسکے دوبارہ لگنے سے آخر کو پیدا ہوا تھا تو ہم کو یہ اچھی دلیل اس خیال کرنے کے لئے

معلوم ہوتی ہے کہ آٹھ آنے من کی تخفیف چھن چھنا کر نیچے رعیت تک پہنچتی ہے اور دونو
ضروریات کی قیمت مین اور نمک کے خرچ کی کمی و بیشی مین منعکس ہوتی ہے - البتہ اب
ٹیکس لگانے مین تخفیف ہونے کے ساتھ یہ وعدہ نہین ہوتا کہ پھر وہ کبھی زیادہ نہین
لگے گا - انگلنڈ مین قومی آمدنی کی بڑی جمع پونجی انکم ٹیکس ہے وہ فائی نینس کی
حالت کے موافق گھٹتا بڑھتا رہتا ہے اور ہر یک مہذب گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ ان
وسائل کو اپنے اختیار مین رکھے جو ضرورت کو خواہ وہ لڑائی کے سبب سے پیدا
ہو یا کسی اور سبب سے رفع دفع کرین - رعایا کی غایت درخواست یہ ہو سکتی ہے
کہ جو ٹیکسین موقوف ہوئی ہین وہ پھر کبھی ہلکی بھی نہین لگائی جائین فائی نینشل ضرورت
کے سبب سے ٹیکس کا دوبارہ لگنا قرین انصاف ہو وہ تمنا سب اس آسودہ حالی کے ہو
جو ابدہ اصلی رلیف کی تھی مجھے امید ہے کہ نمک کے محصول کا کم ہونا بالاستقلال اسکے
خرچ کو بڑھاتا جائیگا اور بہ تدریج گورنمنٹ کو اپنی آمدنی کے بحال کرنے کا صلہ ملجائیگا
اور رعایا ممنون منت ہوگی - ایک بات جسکا جاننا آونرابل ممبرون کے لئے بڑی دلچسپی
رکھتا ہے یہہ ہے کہ جب سے کل انڈیا مین سب جگہہ نمک کے محصولات مساوی ہوئے
تو کوئی زمانہ سوا ان چھ سالون کے جو ۱۸۸۲؁ و ۱۸۸۸؁ کے درمیان گذرا ہے ایسا
نہین ہوا کہ اس مین انڈیا کے اندر کسی مقام مین محصول نمک کی شرح ایسی کم ہوئی ہو
جیسی کہ اب ہم نے کی ہے - جب آخر صدی کے وسط مین انڈیا کی عنان سلطنت
بادشاہ کے ہاتھ مین آئی ہے شمالی ہند و بنگال مین نمک کے محصول کی شرح
دو روپیہ آٹھ آنے فی من سے سوا زمانہ مذکور کے کم نہین ہوئی - مین خیال کرتا
ہون کہ یہ واقعتین بڑی وقعت رکھتی ہین جنکا میلان یہ ہے کہ ہمارے زمانہ حال کی
داد و دہش کی اصلی و مستغنی صفت کو دکھلائین اور گورنمنٹ کے اس راز کو بتلائین
کہ جب وہ زیادہ خرچ کرنے کے لئے آبادی کی غریب جماعتون سے زیادہ ٹیکسین
مانگتی ہے تو وہ قومی مخازن کی چارون طرف کی ترقیون سے انکو اول فائدہ پہنچاتی
ہے - مین امید کرتا ہون کہ خزانہ سے لوگون کی دستگیری کرنے کی جو ہماری تدابیر مین

وہ نیک ثمرہ پیدا کرینگین - مجھے توقع ہے کہ ان سے پبلک کو اپنی عزت مین اور ملک کو آیندہ
کی بہبودی کی امید مین کچھ زیادہ اعتبار پیدا ہوگا - سال بسال جو اس میز کے گرد واقعتین اور
اعداد کے نقشے رکھے جاتے ہین انکا میلان بغیر کسی مخالفت کے اس بات کے ثابت کرنیکا
ہے کہ انڈیا کی حسن کفایت مندیکی سدح اور روپئے کا مخزن امانت مین رکھا ہے جسکو وبا اور قحط
جنکے پیچھے خرچ لگا ہوا تھا اپنا تابع نہین کر سکے - ہم نے دکھلادیا کہ بالاستقلال ملکی آمدنیان
بڑھتی ہین اور وسیع اور روزافزون توفیرات ہوتی ہین ہم ان معیارون مین جو اصلی
آسودگی ملکی بتلاتے ہین سب سے آگے بڑھے ہوئے ہین ہم وقتاً فوقتاً اس قابل
بھی ہوتے ہین کہ ایسے وسیع وصلی بخششین کرین جیسے کہ سالگذشتہ مین کین تھین لیکن یہان
ہمیشہ ایسے اہل خیال کا ایک مدرسہ رہتا ہے جو اس بات کے یقین کرنے سے انکار کرتا
ہے اہل مدرسہ کا پولی ٹکل اعتقاد انڈیا کے کاشتکارون کے افلاس کا اور ملک کے
تنزل کا اور آخر کار اسکی تباہی کا ہے جو زیادہ تر خود رائی پر بہ نسبت فہم وفراست و واقعیتون
اور عقلی شہادت کے مبنی ہے ہمیشہ یہ جماعت معترضین اپنی آخری دلیل یہ پیش کرتی ہے کہ آپ جو
اعداد پیش کرتے ہین وہ ہمارے دل پر اپنا نقش نہین جماتے ہم آپ کی توفیرات پر یقین
نہین کرتے - کبھی کبھی جو آپ بخششین کرتے ہین انکا بھی ہم یقین نہین کرتے جب تک ان
ٹیکسون کی تخفیف سے مستقل خلاصی نہین دین گے ہم گورنمنٹ کی ہمدردی وغمخواری کو اپنے
ساتھ یا ملک کی مرفہ الحالی کو نہین پائینگے - یہ یقینی اور آخری معیار ملک کی حالت کا اور اس کے
حاکمون کی مدبری کا ہے" میرا اولی میلان یہہ ہے کہ مین ان معترضین کے اعتراض کے الفاظ کو
مانون اور انکو بلا کر سمجھاؤن کہ اب تو ہم نے تمہارے معیار کو مان لیا اور تمہاری مالیخولیا کو
دور کر دیا اور کچھ زیادہ فیاضی کی اور آیندہ کے لئے بھی اس مین کم از کم شک وشبہ کی جگہہ ہے
مین ایک لمحہ بھی نہین چاہتا کہ لوگ یہہ خیال کرین کہ ہم نے جو ٹیکسون مین ۱۵ لاکھ پونڈ سالانہ
کی تخفیف کر دی ہے اسکے سبب سے انڈیا مین افلاس نہین رہا - اسے دور رہو - انڈیا مین
جو لوگون پاس ہونا چاہئے اس سے زیادہ موجود ہے - کوئی شخص انصاف کے یا اپنے اطمینان
خاطر کے موافق غور کرے کہ انڈیا کے پاس کیا ہونا چاہئے تو اسکو معلوم ہوگا کہ اس سے زیادہ

اس پاس موجود ہے آبادی کی افزائش انکی زندگی بسر کرنے کی عادت کسی قدر اسکی روایات اور رجحان یہہ سب ایسے ہین کہ انکی موجودہ حالت کا ہونا گزیر اور لاعلاج ہے لیکن مین اس بات کو یقین نہین کرتا ہون کہ رعیت روز بروز زیادہ مفلس ہوتی جاتی ہے بلکہ اسکے برعکس یقین کرتا ہون کہ وہ یقینی بہتر ہوتی جاتی ہے مگر آہستہ آہستہ اور معمولی حالات مین اسکی یہہ ترقی یقینی جاری رہیگی- میرے خیال کے موافق یہہ کام جب ہوگا کہ جو لوگ اس مسئلہ سے تعلق رکھتے ہین خواہ وہ منتظم ہون یا معترض نکتہ چین ہون خوشی وخرمی کے ساتھ ملکراس کام کو کرین نہ اسطرح کہ وہ یقین کرین جو کچھ ہورہا ہے اسکا مآل براہی ہے- جب ہم تھوڑا آگے بڑھینگے تو مین سڑک پر جو میل کے پتھر لگے ہوئے ہین ان کے سر پر گلاب کے پھول چڑہاؤن گا- بجائے اسکے کہ انکو آنسوؤن سے تر کرون-

چھٹے بجٹ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۴ء اسپیچ

انہون نے فرمایا کہ اب میرے اختیار مین ہے کہ اورون کو بتلاؤن کہ بلاواسطہ ایسی نمایان ترقیان ہوئی ہین کہ سال کا بجٹ پہلے سب بجٹون پر فوقیت لے گیا ہے- ۱۸۹۹ء مین ہماری ملکی آمدنیان ......۶۸۵ پونڈ تھین اور ۱۹۰۴ء مین ......۸۳ پونڈ ہوگئی ہین باوجودیکہ انڈیا کے حصون مین دوسال قحط رہا اور وبا پھیلی رہی ہر آمدنی کی فرع کو دیکھو تو اس مین ترقی نظر آئیگی سال حال مین آمدنی کی جس مد مین کمی ہوئی ہے وہ نمک کی محصول اور انکم ٹیکس کی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ایک سال گذرا کہ ان دونو مین تخفیف کی گئی تھی متواتر پانچ سال سے بحساب اوسط تیس لاکھ پونڈ کی توفیر ہوتی ہے نمک کے محصول اور انکم ٹیکس کی تخفیف کے سبب سے ......۴ پونڈ کی کمی ہوئی ہے لیکن اس کمی سے میری رائے مین رعیت کا وہ حق ادا ہوا جو ہمارے ذمے واجب الادا تھا اور مینے ان تخفیفون کو اسی ترتیب وانتظام سے کیا کہ جہان تک ممکن تھا کہ ان ہی جماعتون کو نفع پہنچائین جو اسکی نہایت ہی مستحق تھین اگر ہمارے مخازن کا وسیع ہونا جاری رہا تو مین یہ پسند کرتا ہون کہ کوئی دن آگے آئے کہ ہم اور آگے بڑھین- شائد یہ بہت بڑی خوش نصیبی ایک وائسرائے کی ہوگی کہ وہ اپنے عہد مین دو بڑی تخفیفین ٹیکس لگانے مین کرے لیکن اگر مین ایسا خوش نصیب

نہ ہوا تو مین امید کرونگا کہ مین اپنے قائم مقام کو اس موقع کی وصیت کر جاؤنگا (یہ وصیت
لارڈ کرزن نے خود اپنے تئین کی تھی) کیونکہ وہ اپنے بعد پھر خود ہی آئے)

ساتوان بجٹ اسپیچ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۵ء

انہون نے فرمایا کہ توفیرات تو توفیرات ہی رہتی ہین لیکن جس صورت سے وہ خرچ ہوتی
ہین وہ ایک نہین رہتی۔ اسواسطے مین اس نکتہ چین کے ساتھ اتفاق نہین کرسکتا
جسنے کل لکھا ہے؟ یہ ہمارے ملک کی بدنصیبی ہے کہ اُسکی آمدنیون مین سے کسی نہ کسی طرح سے
سال بسال جب سے کہ لارڈ کرزن کا عہد حکومت شروع ہوا ہے توفیرات ہوتی ہین،،
مین تعجب کرتا اگر یہ نکتہ چین متواتر سالانہ کمیون کو ترجیح دینا چاہتا تو ایسی صورت مین
وہ وائسرائے کو کیا کہتا اسکو ہر آدمی خیال کرسکتا ہے۔ میری رائے مین ان توفیرات کا صرف
کرنے کی بڑی جوابدہی نہایت معین طور پر وائسرائے پر ہی اسکی خاص خدمات مین یہ سب سے
اول ہے کہ وہ فائینینس منسٹر (وزیر خزانہ) اور اپنے مشیرون سے صلاح مشورہ
کرنے کہ خوش نصیبی سے بخششین کرنا جو انکے ہاتھ مین آیا ہے وہ اسپر خیال کرین کہ وہ کسطرح
انصاف سے مساوات کے ساتھ تقسیم ہوسکتا ہے۔ مجھے اسے زیادہ خوش کن
فرض ادا کرنے کے لئے آخر چھ سالون مین کوئی نہین ملا جس طرح سے ہم نے وہ ادا کیا
اسکے کہنے مین یہ کوئی بیہودہ شیخی بگھارنا نہین ہے کہ ہم نے اسکو اصول معینہ کے موافق
یا جو ہمکو فلسفیانہ طریقہ معلوم ہوا اسکے مطابق ادا کیا۔ میرا خیال ہمیشہ یہ رہا ہے کہ چونکہ
اس ملک کی بڑی آمدنی رعایا سے حاصل ہوتی ہے تو اس آمدنی مین اگر کوئی توفیر ہو
تو وہ اسطرح خرچ کی جائے کہ یہ توفیر رعایا کے ہاتھ مین جائے۔ یہ رعیت جسکا مین نے
ذکر کیا وہ کون ہے؟ یہ رعیت وہ ہے جو لاکھون غریب و صابر آدمی ہین جو کنوؤن
اور کھیتون مین محنت کرتے ہین۔ وہ بجٹون سے بہت ہی کم واقف ہین لیکن انکو یہ ضرور
علم ہے کہ گذارہ کے لایق سامان اور تنگ دستی کے درمیان بہت ہی تنگ حاشیہ ہی
ان ہی کے لئے میرا دل نکلا پڑتا ہے وہی ہماری اصلی حسن کفایت مندی کی اقبال مندی
کی کمر تھامتے مین وہ سالانہ ہمکو ۲۰۰ لاکھ پونڈ سالانہ مالیہ اراضی دیتے ہین جو ہماری کل آمدنی کا

تقریباً چوتھائی حصہ ہے۔

ان ہی کے ساتھی ہین اہل حرفہ چھوٹے چھوٹے تجارت پیشہ اور مکانداراد نے ملازم اور پیشہ ور اور ادر جنکی آمدنی قلیل ہے ان سب کی تعداد کاشتکارون کی تعداد سے بہت کم ہے لیکن وہ آبادی کے مختلف بڑے فرقے ہین اور بالاضافت مفلس ہین۔ جب گورنمنٹ بخشش کرے تو اس مین وہ سب حصہ لینے کے مستحق ہین او نزا بل مبر شکل سے جلنتے ہین کہ سال بسال ہم نے ان تمام جماعتون کے دعوون پر فکر کے ساتھ خیال کیا ہے اور یہ کوشش کی ہے کہ انکے درمیان جو ہماری بخشش ہو وہ انہین متناسب تقسیم ہو اسکی کافی توضیح حال کے بجٹ مین موجود ہے وہ کونسی ٹیکس ہے جو سب جماعتون سے خواہ کیسی ادنے ہون مس کرتی ہے؟ وہ ٹیکس نمک کی محصول کی ہے اسواسطے ہم نے اسکو اتنا کم کردیا ہے کہ جیسے وہ غدر کے بعد سے کم از کم ہوئی تھی یقینی ہم اس مقام سے آگے بڑھ گئے تھے کہ جسمین متوسطین اس تخفیف کو ہضم کرتے تھے اور اب وہ چھن چھنا کر سوسائٹی کے نہایت مفلس طبقے تک پہنچیگی اب ہم دس لاکھ پچیس ہزار پونڈ سالانہ کی تخفیف اُس دس لاکھ پونڈ سالانہ کی تخفیف پر اور اضافہ کرتے ہین جو ہم دو سال پہلے کر چکے۔ یہ معافی بیس لاکھ پچیس ہزار پونڈ سالانہ کی ایسی ہے کہ وہ یہان کی آبادی کثیر مین بھی حقیر نہین سمجھی جائیگی۔ اگر ہم یہ سوال کرین وہ انتظامی ضروریات کیا ہین جو انڈیا کے ادنےٰ درجہ کی رعایا پر زیادہ تر اثر کرتی ہین تو اس کے جواب مین کیا یہ فوراً نہین کہا جائیگا؟ کہ وہ ضرورتین یہ ہین کہ پولس زیادہ نیک اچھی تنخواہ پانے والا نہایت کارگزار و موثر ہو تعلیم ایسی ہو جسسے دنیا مین دہات و شہرون مین اعلےٰ مواقع اپنے مرتفع کرنے کے ملین۔ زمانہ حال کے سائنس اور انکشافات کا استعمال اس بڑی بزرگ انڈسٹری (محنت پروازی) مین ہو جو بر بکثرت رعیت کی زندگی کا مدار ہو یعنی تمام مقامی ضرورتون کے لئے زرعی اشیا دخوراک کی آمد و رفت۔ حفظان صحت۔ تندرستی وغیرہا جن سے مراد ہماری اس فرق سے ہے جو آسودگی و محتاجی کی صحت و علالت کے مابین اور جو خوشی خرمی و فلاکت زندگی کے درمیان ان لاکھون آدمیون کے لئے ہوتی ہے جو ہمارے ہم شہری ہین۔ اگر اس نیک وقت مین ان کامون کے لیئے اور دس لاکھ پونڈ سالانہ ہے

زیادہ حوالہ کردیا جائے تو پھر کیا توفیرات پران کاموں کے چلانے کے لئے اس طریقہ پر جسطرح ہم نے انکو خرچ کیا ہے کوئی نعن طعن کریگا! مین دلیری سے کہتا ہون کہ اور صورتین بھی رلیف کی ایسی ہین جنکو اور آدمی ترجیح دیتے ہین ۔ پہلے سالون مین ہم نے جن بعض جماعتون کو فائدہ پہنچایا تھا انکو اب چھوڑدیا ہے مین عموماً یہ کہتا ہون کہ اپنے عہد حکومت کے ختم ہونے پر انڈیا کے ٹیکسون کے میدان کی پیمائش کرنے سے میرے دل نے اسکا یہ نقشہ کھینچا ہے کہ اگرچہ اور ٹیکسین ایسی ہین جنکو ہم تخفیف کرنا چاہتے ہین اور ہندوستان کی جماعتین اور زیادہ تخفیف کی خواستگار رہین لیکن کوئی ٹیکس ایسی نہین ہے کہ جسکو انصافاً ہم یہہ کہہ سکین کہ وہ رعیت پر بارگران یا جوروجفا ہے کہ وہ معقول طرح سے اسکو ادا نہین کرسکتی یا کسی تجارت پیشہ حرفہ کی وہ کوچین کاٹتی ہے ۔ مین خیال کرتا ہون کہ دنیا مین بڑے ترقی یافتہ ملکون مین بہت ہی تھوڑے ایسے ملک ہونگے جنکے حسابات کے نقشے ایسی صدقت کے ساتھ بیان کئے جاتے ہون جیسے کہ یہان کے ۔ شاید جیسا مین نے یہ بیان کیا ہے کہ سال حال مین خزانہ کی ترقی اپنی معراج پر پہنچی ہے ایسا ہی مین نے یہ ذکر کیا ہے کہ توفیر جو رعیت کی محنت سے پیدا ہوئی ہے وہ کیونکر رعیت کو واپس دیدی جائے ۔ مجھے یہ موقع ملا ہے کہ کونسل کو مین تبلاؤن کہ ٹیکس دینے والون کو آسایش و آرام پہنچانے کی پوری تدبیر کیا ہے جو گورنمنٹ نے اسوقت سے اختیار کی ہے کہ اسکو خوش نصیبی سے اول سال بجٹ ۱۸۹۹ء سے توفیرات حاصل ہونے کا آغاز ہوا ہے ایک سال کی بخشش دوسرے سال مین نظر سے غائب ہوجاتی ہے اور اسکی میزانین جب تک نہین معلوم ہوتین کہ وہ معہ اعداد مین ہمارے سامنے پیش نہ ہون اس لئے ہم نے جو فیاضیان کین ہین انکو تقسیم کرکے ان کے عنوان تبا تا ہون اور پھر ان عنوانون کے نیچے انکو بیان کرتا ہون اور رلیف کی ان تدابیر کو بیان کرتا ہون جو گورنمنٹ کے معمولی خرچون سے علاوہ حاصل شدہ توفیرات سے خرچ کرنے کی اختیار کی گئی ہین ۔

سات سالون مین جس مین یہہ فنانشل سال بھی جسکی تیاریان ہم کررہے ہین داخل ہی ٹیکسون کی تخفیفات جو کی گئی ہین انکا کل مجموعہ پونے آٹھ کرور روپیہ ہے ۔ اراضی کی

جمع مالگزاری مین اور قحط سے متعلق قرض کے سود بیاج مین تین ۳ کرور روپیہ
معافی مین صرف ہوئے ہین - تعلیم کے معمولی خرچون کے بڑھانے مین علاوہ
معمولی امپیریل اور پروونشل گرینٹون کے دو کرور روپیہ سے کچھ زائد عطا کیا
گیا ہے - رعایا کی مقامی صلاح و فلاح مین جیسے کہ سڑکین - پل - آبرسانی -
اسپتال و دوائی خانے - حفظان صحت مین ۴½ کرور روپیہ دیا گیا ہے اور چھوٹی چھوٹی
گرینٹین (عطیات) خاص مقاصد کے لئے سوا دو کرور روپیہ دئے گئے ہین جیسے کہ
خاص شہر کلکتہ کی خون آلود نجاست اور حصون کی درستی اور صلاح مین پچاس لاکھ
روپیہ خرچ ہونے کو ہے اس تجویز عظیم کو سیکریٹری آف سٹیٹ نے بھی منظور کر لیا ہے
کل خرچون کا مجموعہ جسکا ایک حصہ بار بار نہین خرچ ہوگا مگر اسکا بڑا حصہ سال بسال
خرچ اس سبب سے ہوگا کہ میرے عہد مین رعایا پر ٹیکس لگانے مین تخفیف کیا
گیا ہے اور اور فیاضیان یہ سب مل ملاکر ساڑھے اونیس کرور روپیہ سے
کچھ زیادہ ہونگین مین نے یہ اعداد آنرابل ممبرون کے سامنے اس لئے بیان
کئے ہین کہ وہ فائیننس کے اُن حالات سے آگاہ ہو جائین جو بعض اوقات
بیان کئے جاتے ہین اگرچہ صدا اس کمرہ مین نہین اُٹھتی - مین خوش ہوا کہ یہ اعداد
اپنا حال آپ ہی بیان کرین لیکن ایک مشہور فقرہ ہے جو ۱۸۵۹ء مین کومنس
ہوس مین ایک سپیچ مین کہا گیا تھا جسکی نقل مین کرتا ہون کہان وہ بُری گورنمنٹ ہے
جسکے خزانہ کا انتظام اچھا ہو؟ کہان وہ اصل مین اچھی گورنمنٹ ہے جسکے خزانہ کا انتظام
بُرا ہو؟ آخر کار مین رعایا کی حالت کا اور گورنمنٹ کی لیاقت کا کیا کوئی اور معیار اس سے
بہتر ہے؟ (یہ سپیچ براہ راست گورنمنٹ انڈیا کی نسبت جان برائٹ صاحب نے دیا تھا)

## انڈیا کا افلاس اور لارڈ کرزن

اس بات کے تسلیم کرنے مین کوئی شبہ نہین کہ انڈیا مفلس ہے اسکے افلاس پر ہندوستانی
روتے ہین اور انگریز بھی اسکو مانتے ہین - اس بات کا فیصلہ کرنا کہ انڈیا مین انگریزی

عملداری افلاس بڑھاتی جاتی ہے یا تمول بڑا مشکل سوال ہے شائد اب تک وہ خاطر خواہ حل بھی نہین ہوا۔ انگریز کہتے ہین کہ ہماری عملداری سے انڈیا کا تمول روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے ہندوستانی کہتے ہین کہ ہم اس عملداری سے روز بروز مفلس ہوتے جاتے ہین طرفین کی دلیل ایسی قوی ہین کہ ایک دوسرے کو ہٹنے نہین دے سکتین۔ برابر کی جوڑ ہین ہین نے اس مضمون کو بہت تفصیل وبسط سے برٹش انڈیا کی تاریخ مین لکھا ہے یہان اسکا خلاصہ لکھتا ہون یہ اعتراض افلاس کا لارڈ کرزن کے عہد حکومت پر نہین ہے بلکہ وہ برٹش گورنمنٹ پر ابتدا سے چلا آتا ہے افلاس کی دلائل یہ بیان کی جاتی ہین کہ اگر برٹش گورنمنٹ کا دعوی یہ مان بھی لیا جائے کہ وہ انڈیا سے ٹیکسین اتنی زیادہ نہین لیتین جتنی کہ ہندو راجا اور مسلمان بادشاہ لیتے تھے تو بھی اس کے خلاف یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ ہندو راجا اور مسلمان بادشاہ جو یہان کی رعایا سے لیتے تھے وہ پھر رعایا ہی کو دیدیتے ایک ہاتھ سے لیتے دوسرے ہاتھ سے دیتے برٹش گورنمنٹ کی طرح رعایا سے ٹیکسین لیکر کسی دوسرے ملک مین تو نہین بھیجدیتے تھے۔ اگر مرہٹے لوٹ مار کرتے تھے تو وہ لوٹ کے مال کو یہین کے آدمیون کو تقسیم کر دیتے تھے اگر شاہان اودھ مسخرون بھانڈون قوالون گویون اور اراذل کو امیر کبیر بناتے تھے تو یہ امیر کبیر اپنی سرکارین بناتے تھے جسمین ہزارون آدمی ہر قسم کے اسی ملک کے ملازم ہوتے تھے۔ اب اس کے برخلاف طرح طرح سے انڈیا کی دولت انگلنڈ کو کھنچی چلی جاتی ہے جسکی تفصیل کرنسی کے عنوان مین ہوم چارجز کے ذکر مین لکھی اور انگلستان سے جو سرمایہ یہان آنکر ریلون اور چاء وقہوہ ونیل وکامون کے اندر لگتا ہے اسکے سبب سے اور تجارت کے ذریعہ سے جو روپیہ انگلستان کو جاتا ہے۔ یہان کی صنعت وحرفت کو انگلستان کی صنعت وحرفت نے برباد کر دیا۔ انگلستان نے زمین کی اوپر کی اور اندر کی دونون دولتونکو لوٹ لیا۔ عجب عجب طرح سے یہ بیان کیا جاتا ہے کہ پہلے انگلستان کو السی اور سرسون کا تیل جاتا تھا اسکی بھوسی یہان رہتی تھی جسکی کھلی مویشی کو کھلائی جاتی تھی جسکے سبب سے وہ دود ھ بہت دیتی تھی یا کھیتون مین ڈالی جاتی تھی جس سے پیداوار خوب ہوتی بس

بجائے تیل کے سرسون اور السی کے جانے سے زمین کی قوت نمو غارت ہونے لگین پہلے جانورونکی ہڈیان کھیتون مین دبادی جاتی تھین گو انکا کھات بنا کر ڈالنا نہین..... آتا تھا مگر اس کے دبانے ہی سے کھیتون مین خوب اناج پیدا ہوتا تھا - اب یہ ہڈیان ریل کی گاڑیون مین لدکر بندرگاہون مین جاتی ہین اور وہان سے سمندر پار یورپ کے ملکون مین چلی جاتی ہین یہ بھی زمین کی قوت نمو کی ایک لٹس ہے - نیروجی دادا بھائی اور ڈگبی صاحب نے جو اپنی کتابون مین انڈیا کے افلاس کا حال بیان کیا ہے اگر وہ سچ ہوتا تو انڈیا اب تک کبھی کا غارت ہوگیا ہوتا - ڈگبی صاحب نے لکھا ہے کہ انڈیا مین دو ہندوستان ہین ایک برٹش جس مین تجارت کی گرم بازاری اور ریل پر آدمیون کی ریل پیل اور اور طرح کی چہل پہل رہتی ہے دوسرا ہندوستان ہندوستانیونکا ہے کہ جس مین انکے لئے نہ پیٹ کو روٹی ہے نہ تن کو کپڑا ہے دو فرقے ہین **اوپ ٹی مسٹ** اور **پستی مسٹ** ہین اول فرقہ کا یہ قول ہے کہ دنیا مین ہر چیز خواہ نیک ہو یا بد اسکا انتظام بھلائی کے لئے ہوا ہے پس اوپ ٹی مسٹ تمام واقعات کے انتظام کو بھلائی کے لئے یقین کرتا ہے. پستی مسٹ اس کے برخلاف ہے کہ ہر موجود چیز کو بدتری کے لئے یقین کرتا ہے ایسے ہی برٹش گورنمنٹ کے معتقدان کے دو فریق ہین ایک گورنمنٹ کی ہر چیز کو خواہ وہ اچھی ہو یا بری اسکے انتظام کو بھلائی کی لئے جانتا ہے اور دوسرا اسکے برخلاف گورنمنٹ کی ہر چیز کو خواہ کیسی ہی اچھی ہو برائی کے لئے یقین کرتا ہے - ہم بجٹ بابت سنہ ۱۹۰۱ء سے بعض فقرات لارڈ کرزن کے نقل کرتے ہین جس سے اصل حال انڈیا کے تمول اور افلاس کا معلوم ہوگا - انہون نے فرمایا کہ ایک اسکول ہے جسکے طلبہ ہمیشہ دنیا مین یہ اعلان دیتے رہتے ہین کہ انڈیا کے کاشتکار کا غمناک افلاس زیادہ ہوتا جاتا ہے اور اسکے حال کی تصویر ایسی کھینچتے ہین کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ افلاس کے مارے تباہی کے کنارہ پر آن پہنچا ہے - اگر اس حال کے بیان مین سچ ہوتا تو مین کسی جھوٹے غرور کے سبب سے اسکے ماننے سے باز نہ رہتا بلکہ مین اس کے علاج کرنے کے درپے حتی المقدور ہوتا - جہان مین جاتا ہون وہان کوشش

کرتا ہون کہ اس مسئلہ افلاس کی تہ تک پہنچون مین یقینی اپنی عیب نما نکتہ جینیون کے مقدمہ کے قبول کرنے مین اس سبب سے ناکامیاب نہین ہوتا کہ مین اُسکا مطالعہ خوشی سے نہین کرتا۔ آخر اکتوبر مین شملہ پر مین نے قحط کے باب مین جو سپیچ دیا تھا اس مین کاشتکار کی آمدنی کو جھٹ پٹ سرسری فرض کر لیا تھا۔ ۱۸۸۰ء مین قحط کے کمیشن نے جو اعداد جمع کئے تھے اُن سے مین نے اپنا یہ فرض استنباط کیا تھا۔ اسوقت انڈیا کے کاشتکارون کی آمدنی کا تخمینہ ۳۵۰ کرور روپیہ کیا گیا تھا شملہ مین مین نے اسکو ۳۵۰ اور ۴۰۰ کرور روپے کے درمیان بیان کیا اس میرے بیان کی سند پر بعض مقامات پر مقدمہ مرتب ہوا کہ برسون سے کاشتکارون کی دولت کی حالت ایک ہی چلی جاتی ہے حالانکہ آبادی کی افزائش ذقندین مار رہی ہے اور اس سے آگے اور پہلی غلطی کی برابر دوسری غلطی یہ ہوئی کہ یہ بات مان لی گئی کہ اس اثنار مین غیر کاشتکارون کے گروہ کی بھی آمدنی نہین زیادہ ہوئی۔ لوگون نے یہ بیان کیا کہ مین اس حیرت انگیز بیان کا سرپرست بنا کہ ۱۸۸۲ء مین ہر شخص کی آمدنی ۲۷ روپیہ سالانہ سے گھٹ کر معمولی سالون مین ۲۲ روپیہ ہو گئی اور ۱۹۰۰ء مین ۱۷½ روپیہ سالانہ بس اسکا نتیجہ یہ نکالا گیا کہ نیرو اپنی سارنگی بجاتا ہے اور روم جل رہا ہے اسکے بعد مین نے اس بات مین بڑی تدقیق اور چھان بین سے تحقیقات کرائی۔ مین خیال کرتا ہون کہ بعض تمہیدی مقدمات ہین جنکو ہر شخص کو چاہئے کہ قبول کرے۔ ہر ملک پر جسکی معاش مثل انڈیا کے بڑی وسعت کے ساتھ زراعت پر منحصر ہو ایسا وقت آتا ہے اور وہ انڈیا پر بھی آنا چاہئے کہ زراعت کی آمدنی فی کس دو وجہ سے بڑھنی موقوف ہو جاتی ہے۔ اول وجہ یہ ہے کہ آبادی بڑھتی جاتی ہے دوم نو توڑ زمینون کا رقبہ جو کاشت کے لئے بکارآمد ہو اسکا یکسان قدم سے آگے بڑھنا موقوف ہو جاتا ہے اور اس سبب سے خالی ہو جاتا ہے کہ اس مین ہمیشہ لیا جاتا ہے جب اس نکتون پر رسائی ہو تو پھر گورنمنٹ پر حملہ کرنا نہین چاہئے اسلئے کہ گورنمنٹ کی قوانین نیچر سے لڑنے کی قابلیت نہین رکھتے۔ دانشمند گورنمنٹ جو کچھ کوشش کر سکتی ہے وہ یہ ہے کہ غیر کاشتکارون کی آمدنی کے مخازن بڑھانے کی تدابیر کرے اس وجہ سے

مین سبار کباد دیتا ہون جو آج مین نے بیان کیا ہے کہ سرمایہ لگایا جاتا ہے اور محنت
مزدوری کام مین آتی ہے ریل کی سڑکون پر نہرون پر فیکٹریون مین ورک شوپس مین
ملز مین کوئلہ کی کانون مین اور دھاتی کامون مین چاء مین شکر مین نیل کی کاشت
مین محنت مزدوری کے لئے یہ سب نئے کام ہین اور انکے سبب سے اہل زراعت
کی آبادی کے سر پر سے اتنا سارا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے کہ وہ ملک مین روپے کو لاتے ہین
اور اس مین اسکا دورہ یہان سے وہان اور وہان سے یہان کراتے ہین یہ بات ان
باتون سے ظاہر ہے کہ دونو اسباب اور مسافرونکی ریلوے ٹریفک سے ڈاکخانہ کی
اور ٹیلیگراف کی آمدنیون سے بنج بیپار کاروبار کے مئی اور مدرون سے بیرونی درآمد
مال سے اور سیم وزر بیش قیمت دھاتون کے تعجب خیز خرچون سے جو اس ملک مین
ہوتے ہین - یہ علامات ملک کی آبادی کے تنزل اور افلاس کی نہین ہین - ہے
اب مین زراعت کی طرف متوجہ ہوتا ہون جسکی بابت بڑی واویلا داد فریاد ہو رہی
۱۸۹۸ء کے قحط کمیشن نے جو اعداد جمع کئے ہین اور انڈیا کی زراعتی پیداوار کا
تخمینہ کیا ہے اس کے موافق مین بیان کرتا ہون کہ مین نے شملہ ہسپیچ مین اس سبب سے
کہ مین یہ چاہتا تھا کہ جانب ناموں اختیار کرون تخمینہ کم لگایا تھا کہ مین نے یہہ
کہا تھا کہ اہل زراعت کی کل آمدنی ۳۵۰ یا ۴۰۰ کرور کے درمیان ہے لیکن کل
آمدنی کا مجموعہ ۴۵۰ کرور روپیہ ہے ۱۸۸۰ء کے حسابات سے ثابت ہوتا تھا کہ
اوسط زراعتی آمدنی کا فی کس ۱۸ روپیہ سالانہ ہے اب اگر زمانہ حال کی مردم شماری
کے اعداد کے موافق اس رقبہ کا حساب کرون جسپر پہلے حساب کیا گیا تھا جسمین
۲۲۳۰۰۰۰۰۰ آدمی رہتے ہین تو مجھے دریافت ہوتا ہے کہ حقیقت مین زراعتی
آمدنی زیادہ ہو گئی ہے باوجودیکہ آبادی بڑھ گئی ہے اور قومی آمدنی کا وہ حصہ
جو زراعت سے پیدا ہوتا ہے اپنے استقراری میلان سے آگے بڑھتا ہے
فی کس آمدنی ۲۰ روپیہ ہے یعنی ۱۸۸۰ء کی آمدنی سے دو روپیہ زیادہ ہو گئی ہے۔ اگر
مین یہ تسلیم کرون اور کیون نہ تسلیم کرون کہ غیر زراعتی آمدنی جسکو مین خیال کرتا ہون کہ

اسکا تخمینہ کم کیا گیا ہے وہ اس سبب سے زیادہ ہوگئی ہے کہ فی کس ۳۰ روپیہ
ہوگئی ہے جو ۱۸۸۰ء مین ۲۷ روپیہ تھی ۔
مین یہہ نہین کہتا کہ جو معلومات مین بیان کرتا ہون وہ ایسی ہین کہ ان مین کلام کرنے
کی گنجائش نہین ہے انمین قیاسی عنصر وہی موجود ہے جو ۱۸۸۰ء کے اعداد مین تھا دونو
مین نامحقق ہونا بعینہ ایک ہی سا ہے اگر ایک اعداد کی فردین دلیل مین کام مین آسکتی ہین
تو دوسری فردین اعداد کی بھی کام مین آسکتی ہین ۔ مین یہ دعوی نہین کرتا کہ یہ مسلمات
بڑے روشن اور خوش کن نتائج بیان کرتے ہین ہم کو حال کی مردم شماری خوش اسلیے
نہین کرتی کہ جسقدر ہم نے پہلے سے سوچا تھا کہ وہ زیادہ ہوگی اتنی وہ زیادہ نہین ہوئی
اس آبادی کے نہ بڑھنے کا سبب یقینی یہ ہے کہ انڈیا بلاؤن مین مبتلا ہوا جسکے سبب
ہماری کسر کا اسقدر بنسبت کم ہوگیا ۔ لیکن کم از کم یہ اعداد ثابت کرتے ہین کہ فی الحال حرکت
آگے بڑھنے کی ہے پیچھے ہٹنے کی نہین کہ ملک مین روپیہ زیادہ ہے کم نہین ہے اور
غریب آدمیون مین زندگی بسر کرنے کا معیار اوپر اونچا ہوتا جاتا ہے نیچے نہین گرتا
سب سے زیادہ یہ باتین وہ ظاہر کرتے ہین کہ ہمارے عیب نماؤن کو کم از کم
یہ چاہیے کہ پہلے وہ اپنی راے کو اس سے پہلے ملتوی کرین کہ وہ اپنی بڑی گرم
بیانی سے یہ کہین کہ گورنمنٹ انڈیا قاصر رہی اور اسنے ہندوستانیون کے افلاس کو
بڑا گہرا کردیا ان حسابات مین ایک اور بات ہے جو بڑی مستحکم بنا پر قائم ہے کہ
۱۸۸۰ء مین انڈیا مین ۱۹۴۰۰۰۰۰۰ ایکڑ زمین مزروعہ تھی اب ۱۷۰۰۰۰۰۰
ایکڑ زمین مزروعہ ہے اس مزروعہ زمین پر اس نسبت سے اضافہ ہوا ہے جس
نسبت سے آبادی بڑھی ہے ۔ بس اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ فی کس اہل زراعت کی
آمدنی مین کچھ کمی نہین ہوئی ۔ ۱۸۸۰ء اور ۱۸۹۸ء کے درمیان پیداوار کے مقدارون
کی زیادتی سے افزائش کے نتیجے پیدا ہوئے ۔ شائد پہلے تخمینے بہت کمی کے ساتھ
کئے گئے تھے مین یہ نہین کہہ سکتا کہ یہ واقعیت ہی کہ ۱۸۸۰ء کے اعداد بتلاتے ہین کہ پیداوار اناج کا
۴۸۰ پونڈ تھا بعض صورتون مین اسکا سبب زراعت کی ترقی ہوگی شائد زیادہ

آبپاشی کی توسیع کے سبب سے یہ حالتین جیسی چل رہی ہین قابل اطمینان ہین اسلئے کہ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ مسئلہ زراعت ہنوز زود افزا آبادی کے لئے بہتر نہین ہوا لیکن اسسے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ امر کیسا اندیشناک ہے کہ انڈیا مین آیندہ آبادی کی افزائش جاری رہیگی جسکا مدار زراعت پر ہے اور یہہ کسقدر امر عظیم ہے کہ آبپاشی کے مضمون کو بروے کار ظاہر کرین کیونکہ وہی زراعتی پیداوار کی افزائش کا جزو اعظم ہے

## ایک نیا آرمی ڈپارٹمنٹ (سپاہ کا ایک نیا محکمہ)

انڈیا مین لارڈ کرزن کو اپنے تجربہ سے ملیٹری نظام پر پورا اعتماد اور بھروسا ہوگیا تھا جسکے وہ خود منتظم تھے اس نظام مین کونسل کے معمولی ملیٹری ممبر کے ماتحت ملیٹری ڈپارٹمنٹ تھا۔ یہ ملیٹری ممبر کونسل مین ہمیشہ فوجی افسر ہوتا تھا لیکن وہ اپنے اس عہدہ کی اثناء مدت مین کسی سپاہ کا کمانڈر نہین ہوتا تھا۔ اس عہدہ پر بڑے نامی گرامی افسر سپاہ مامور ہوتے تھے جیسے کہ سر جارج چسنی سر ہنری برکین بری۔ یہ ملیٹری ممبر گورنمنٹ کے ہیڈ کوارٹرس مین سال مین ان دنون مین کہ کونسل کا اجلاس ہوتا تھا اپنے عہدہ پر موجود رہتا تھا اور وہ سپاہ کے معاملات مین وائسرے کا قانونی مشیر ہوتا تھا۔ اس عہدہ پر کسی افسر کے مقرر کرنے کا سکرٹری آف سٹیٹ کو اختیار تھا اور یہ عام قاعدہ تھا کہ کونسل کا معمولی ممبر کمانڈر انچیف کو سکرٹری آف سٹیٹ مقرر کرتا۔ کل سپاہ کا کمانڈر انچیف سب سے اعلے افسر ہوتا تھا اسکے ذمے سپاہ کی ترقی کی اور ڈسپلن کی اور نقل و حرکت کی جوابدہی ہوتی تھی لڑائی کی حالت مین میدان جنگ مین حکم اسکے اختیار مین ہوتا تھا اور صلح کے زمانہ مین وہ اپنے فرائض کے ادا کرنے کے سبب سے کچھ ضرور نہ تھا کہ وہ کونسل کے اجلاس مین باقاعدہ موجود ہوتا۔

کمانڈر انچیف اور کونسل کے ملیٹری ممبر کے درمیان تعلقات کی وسعت ان دونو مزاجون پر موقوف تھی جہانتک ممکن ہوتا وہ آپس مین جھگڑنے سے اجتناب کرتے تھے لیکن کبھی کبھی انمین آپس مین غلط فہمیان ہوتین اور رایون کا اختلاف پیدا ہوتا

شملہ مین دونون یہ افسران اعلےٰ قریب قریب رہتے تھے مگر معاملات کے باب مین آپس مین خط و کتابت ہوتی تھی۔ جب کمانڈر انچیف کوئی درخواست کرتا تو وہ وائسرائے مع کونسل کے روبرو ملٹیری ممبر پیش کرتا۔

## لارڈ کچنر اور لارڈ کرزن

لارڈ کچنر نے وزیر ہند کی فرمائش سے ہندوستان کے فوجی انتظام کے متعلق مفصل رائے لکھی تھی جس مین ۱۹۰۲ء مین انہون نے نہایت زور کے ساتھ ضابطہ مذکور کی نسبت اسکے نقص بیان کئے اور یہہ رائے دی تھی کہ فوجی محکمہ کی جو بالفعل صورت ہے وہ بالکل توڑ دی جائے اور آئندہ اسکا انتظام صرف ایک ہی شخص کے سپرد کیا جائے۔ انہون نے کہا کہ موجودہ صورت مین کچھ انتظام کمانڈر انچیف کے ہاتھ مین ہے اور کچھ ملٹیری ممبر (فوجی مشیر) کے اور اس سبب سے ہمیشہ کاروبار مین بہت سی خرابیان اور بے جا تساہل یا غیر ضروری تاخیر ہوتی ہین جو نہایت مضرت پہنچاتی ہین اس لئے انہون نے رائے دی کہ یا تو عہدہ کمانڈر انچیف یا ملٹیری ممبر کا عہدہ موقوف ہو ان دونون عہدون مین سے ایک کی تخفیف ہو اور سب فوجی کام ایک ہی عہدہ دار کے سپرد ہو وہی ملٹیری ممبر ہو اور وہی بلحاظ منصب کے کمانڈر انچیف ہو۔ کمانڈر انچیف کے عہدہ کا تخفیف کرنا زیادہ مناسب ہے تاکہ آئندہ کے لئے معقول بندوبست ہو جائے اور یہ دور از کار اور پوشیدہ طریقہ بین المذبذبین مسدود کیا جائے۔ اسپر ملٹیری ممبر (مشیر فوجی) نے لارڈ کچنر کے ہر اعتراض کا جواب دیا اور کہا کہ جو کچھ خرابیان لارڈ کچنر نے بتلائی ہین وہ ہمارے اصول کے خراب ہونے کی دلیل نہین ہین بلکہ اسکے عملدرآمد کے طریقے سہج ہین۔ انہون نے یہ بھی کہا کہ اگر سرکار اس طریقہ کو بدلیگی تو مین ضرور استعفا دیدونگا۔ اس بحث کے بعد یہہ معاملہ بحضور وائسرائے باجلاس کونسل پیش ہوا اس مین ملٹیری ممبر کی رائے سے اتفاق ہوا اور لارڈ کرزن نے بھی انہین کی تائید کی۔ غرض لارڈ کچنر ہار گئے

لیکن آخر کار سکرٹری آف سٹیٹ پاس سب کاغذات فیصلہ کے لیے بھیجے پڑی
مین لارڈ کچنر کی رائے سے بڑے زور کے ساتھ مخالفت کی دلائل مندرج
کین اور لکھا کہ یہ تجاویز نہایت خطرناک ہین اور ان پر عملدرآمد نہین ہو سکتا
لارڈ کرزن نے اسی پر اکتفا نہین کی کہ کاغذات پر حسب ضابطہ دستخط کرکے روانہ
کردیتے بلکہ انہون نے ایک مفصل اور مدلل رائے لکھی جسمین انہون نے لارڈ کچنر کی
رائے کی خامی اور غلطی پر بہت زور سے بحث کی انہون نے کہا کہ میری رائے
مین طریقہ موجودہ نہایت آسانی اور عمدگی سے چلایا جا سکتا ہے اور یہی طریقہ
یا کوئی اور طریقہ جو ایسی ہی صورت کا ہو انڈیا کی حالت کے لیے نہایت ہی
ضروری اور مناسب ہے - اس مین ہم تمام ضروری اصلاحین کر سکتے ہین کہ
اسکی صورت نہ بدلے اور نقص رفع ہو جائین لیکن لارڈ کچنر نے جو تحریر پیش کی ہے
وہ کسی طرح مناسب نہین ہے وہ چاہتے ہین کہ موجودہ عمارت بالکل منہدم ہو جائے
اور ہم از سر نو ایک نئی عمارت کی بنیاد رکھین مین ہرگز رائے نہین دے سکتا کہ
ہم انکی تجاویز کو مانین اور اپنے مستعمل اور مستحکم طریقہ کو کالعدم کردین کیونکہ جو تجاویز انہون نے
پیش کی ہین وہ انڈیا کی حالت سے مناسبت نہین رکھتین اور ہمیشہ صلح کی
حالت اور جنگ مین دونو حالتون مین مضر ثابت ہونگین لارڈ کرزن نے اپنی سرکاری
تحریر مین بھی لکھا کہ بحیثیت وائسرای اپنے اور اپنے تابعین کے سر پر ایسا بار گران نہین
رکھنا چاہتا جسکو وہ برداشت نہ کر سکین - یہ تجویز جو لارڈ کچنر نے پیش کی ہے بیشک وائسرائے
کی ذمہ واریون کو زیادہ بڑھادیگی ۲ مخالف رہا کریگا اور کمزور طبیعت کا وائسرائے ہمیشہ
کمانڈر انچیف سے دبے گا - ہر صیغہ مین فوجی غلبہ رہے گا اور سلطنت کے خزانے فوجی
حکام کے ہاتھ مین رہینگے یہ کیفیت تو روزمرہ کی ہے - لیکن لڑائی کے دنون مین بہت
زیادہ اور خوفناک خطرات پیش آئین گے - لارڈ کچنر نے یہ تجویز بدانست خود سلطنت کی
سہولت کے لیے پیش کی ہے اور انہون نے یہان تک اسپر زور دیا ہے کہ اگر
انکی تجویز نہ قبول کی جائیگی تو وہ میدان جنگ مین ہرگز قدم نہ رکھین گے - میرا منشا برگز

۲ اور یہ اسلئے نامناسب ہے جب کرزن جیسا وائسرائے ... ضعیف ... [illegible]

یہ نہین ہے کہ ہم خطرہ جنگ سے بے خبر رہین یا اس طرف توجہ نہ کرین بے شک
ہمین اپنے مخالف سے لڑنے کے لئے ہر طرح پر تیار رہنا چاہئے لیکن مجھے یہ خیال
ضرور ہے کہ اگر لارڈ کچنر کو صرف فوجی حفاظت ہی کا خیال ہے اور اسکی تکمیل کے لئے
وہ یہ تبدیلیان چاہتے ہین تو مجھے سلطنت کے اور تمام امور اور مصالح ملکی کا خیال بھی
گھیرے ہوئے ہے مین ان سب کو پیش نظر رکھکر ہرگز ان تجاویز کو پسند نہین کر سکتا
کیونکہ بحیثیت مجموعی وائسرائے مع کونسل ہر طرح پر سلطنت کی بھلائی یا برائی کا فتح و
شکست کا ذمہ وار ہے اور کمانڈر انچیف کو فی الجملہ اس سے کچھ سروکار نہین پس ایسی
صورت مین اگر وہ ناقص تجاویز منظور کی جائین جو وائسرائے مع کونسل کی رائے
کے خلاف ہین تو ہر طرح پر وہ سب بری الذمہ رہین گے - مین ہرگز تصور نہین
کر سکتا کہ لارڈ کچنر نے جو فوجی حفاظت کی تجویز پیش کی ہے وہ کسی طرح پر ہمارے
یوروپین مخالف کے خلاف سودمند ہو اور کام دے سکے اب وزیر ہند نے
جو رائے اپنی قائم کی وہ وائسرائے مع کونسل اور تمام گذشتہ وائسراؤن کی رائے
کے بالکل برخلاف تھی اور لارڈ کچنر کی رائے کے موافق تھی اور اسی لئے کسی طرح پر
قابل قبول نہین تھی - وائسرائے مع کونسل کو یہ تجویز کیسے پسند ہوگی اسکا یہ نتیجہ ہے کہ
ملیٹری ممبر نے استعفا دیدیا ایسے ہی اور بھی نتائج پیدا ہونگے - چنانچہ لارڈ کرزن نے
پہلے ہی صاف صاف کہدیا ہے کہ ایسی تجویز کی قبولیت کی صورت مین حالت
جنگ مین ہم کسی طرح پر سلطنت ہند کی کامیابی کے ذمہ وار نہونگے -

اخبارون مین کئی مہینون تک لارڈ کرزن اور لارڈ کچنر کی رائون کی مخالفت کے خوب
چرچے رہے کبھی یہ مشہور ہوا کہ لارڈ کچنر استعفا دیتے ہین کبھی یہ مشہور ہوا کہ لارڈ
کرزن استعفا دیتے ہین کبھی یہ مشہور ہوا کہ لارڈ کرزن نے وزیر ہند اور لارڈ کچنر کی تجاویز
کو تسلیم کر لیا ہے کچھ تھوڑی سی اصلاحات اور ترمیمات پیش کی ہین جو زیر بحث ہین -
خلاصہ اوپر کے بیان کا یہہ ہے کہ لارڈ کرزن مع کونسل کے نزدیک تو لارڈ کچنر کے
سکیم کا میلان یہ تھا کہ فوجی حکومت بالکل کمانڈر انچیف کے ہاتھ مین ہو اور سول پورا

یعنی اختیارات کو جواب تک برتری و فضیلت حاصل تھی ایسی الٹ پلٹ ہو جائے کہ وہ آزادانہ رائے فوجی صلاح و مشورہ مین نہ دے سکے۔ سکرٹری اوف سٹیٹ نے انکی ترمیم کی کہ کونسل کا ایک ملیٹری ممبر قائم رکھا جو گورنمنٹ کا مشیر اعظم ہو اور اس کا نام ممبر سپلائی ہو اور ایک نیا محکمہ سپلائی (افواج کی رسد کی بہم رسانی اور باربرداری کا سامان مہیا کرنے کا) قائم کیا۔

## لارڈ کرزن کا استعفا

لارڈ کرزن نے ۱۷- جولائی ۱۹۰۵ء کو سکرٹری آف سٹیٹ کو لکھا کہ مین باتفاق رائے لارڈ کچنر میجر جنرل سر ایڈمنڈ بیرو کو ممبر سپلای (فوجی ذخائر کی بہم رسانی) منتخب کرتا ہون کیونکہ وہ فوجی تجربہ رکھتے ہین۔ جدید فوجی انتظام کچھ ایسا پیچیدہ ہے کہ میری دانست مین جنرل بیرو سے بہتر کوئی اور شخص ایسی سمجھ کا نہ مل سکے گا اور اس کے چلانے مین کامیاب نہ ہوگا۔ اب ضرور جنرل ممدوح سے ملاقات کرین اگر آپ کسی اور افسر کو انگلستان سے چن کر بھیجینگے تو پھر تمام مشکلات تازہ ہو جائینگین جنکو مین خیال کرتا ہون کہ ختم ہو چکی ہین سکرٹری آف سٹیٹ نے یکم اگست کو یہ جواب دیا کہ مین نے جنرل بیرو سے ملاقات کی ہم سب جنرل ممدوح کی لیاقت اور کاردانی کے معترف ہین۔ لیکن سب کا اتفاق ہے کہ انکو اس عہدہ کے لئے منظور نہین کر سکتے ہم خود ممبر سپلائی منتخب کر کے بذریعہ تار اطلاع دین گے۔

اسکا جواب لارڈ کرزن نے ۲- اگست کو یہ دیا کہ آپ کے تار سے میری ساری امیدین منقطع ہوگئین آپ اپنی مرضی سے میرا مشیر مقرر کرنا چاہتے ہین آپ اپنی رائے بدل ڈالئے تاکہ مین سلطنت کی ذمہ واریون کا بدستور ذمہ وار رہون۔

۴- اگست سکرٹری آف سٹیٹ نے لکھا کہ مین نے پھر ممبر سپلائی کے تقرر کا مسئلہ وزرا کے سامنے پیش کیا جو نیا محکمہ ہم نے قائم کیا ہے اسکے ہین ذمہ دار ہین یہہ موجودہ فوجی انتظام سے مختلف ہے اور ہم کسی ایسے افسر کی تعیناتی کو پسند نہین کرتے جو ان نئی قسم کی خدمت کو بکشادہ دلی بجا نہ لا سکے۔ اگرچہ ممبرون کونسل کا انتخاب

محض میرے ہاتھ ہے مین نے پچھلے کئی موقعون پر حسب ضرورت آپ کی رائے کو ترجیح دی اور میرا منشا یہہ بھی نہین ہے کہ مین دیدہ و دانستہ ایسے شخص کا انتخاب کرون جو آپ کو ناگوار ہو مگر مین مصلحت سلطنت کے منشاء کے خلاف نہین کرسکتا۔ ہمارے فوجی مشیرون کی یہ رائے ہے کہ ہم ایسا شخص مقرر کرین جو صنعت و حرفت کا تجربہ بھی رکھتا ہو اور فوجی کارخانون کی نگہداشت اچھی طرح کرسکے۔ اب لارڈ کچنر سے مشورہ کیجئے کہ اُن کی رائے مین کون شخص اس عہدہ کے لائق ہے اور انکی رائے سے مجھے مطلع کیجئے ہم آپ دونون کی سفارشون پر غور کرین گے۔

۵۔ اگست کو لارڈ کرزن نے جواب مین لکھا کہ آپ کے تار سے معلوم ہوا کہ آپ نے جنرل بیرو کے تقرر کی بابت میری درخواست کو منظور نہین کیا اور آپ نے مجھ سے استدعا کی کہ مین لارڈ کچنر سے دریافت کرکے آپ کو اطلاع دون کہ وہ کس افسر کی سفارش کرتے ہین۔ لارڈ کچنر یہہ کہتے ہین کہ کمانڈر انچیف کا یہ فرض نہین ہے کہ وہ وائسرائے کی کونسل کے لئے ممبر منتخب کیا کرے اور اب آپ لکھتے ہین کہ ان عہدہ دارون کا تقرر آپ ہی کے ہاتھ مین ہے مین نے آپ کے تار کے مضمون پر خوب غور کیا مگر مین اپنی پہلی رائے پر قائم ہون یقین کیجئے کہ میرا منشا ہرگز باہمی مخالفت بڑھانے کا نہین ہے مین ہرگز ایسی برداشت نہین کرسکتا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ شاہی وزارۃ مین مجھ پر وہ اعتماد اور اعتبار باقی نہین رہا جسکے سہارے سے مین عمدہ خدمات بجالاسکون اور اب وزراء پھر سے نئے دستور العمل کے معنی اور تاویلات مین مجھ سے متغائر ہین جنسکو ۱۴ جولائی کو انہون نے باتفاق مان لیا تھا و صرف اسی صورت مین مین نے عہدہ وائسرائے پر اپنے قیام کو منظور کرلیا تھا لیکن اسوقت آپ نے بخلاف قرار داد جنرل بیرو کے تقرر کو منظور نہین کیا جنمین تمام قابلیتین موجود ہین اور ان کو آپ کی تجویز کے موافق کارخانجات صنعت و حرفت سے بھی واقفیت ہے اسلئے اب بھی وہی حالت ہے جو ماہ جون مین تھی جب مین نے استعفا دیا تھا المختصر مین نئے فوجی دستور العمل کو ایسی حالت میں رواج دے سکتا ہون کہ آپ میری ہر طرح مدد کرین اور جن افسرون کو مین منتخب کرون مجھے

دین اور اگر یہ منظور نہ ہو تو ضرور آپ اور وائسرائے کو تمہدکر کے بھیجدین میری اس معروض کو آپ وزارۃ کے سامنے پیش کردین اور اگر وہ اسکو قبول نہ کرسکین تو میرا استعفا ہنر ملک مین پیش کردین۔

۸۔ اگست کو سکرٹری آف سٹیٹ نے لکھا۔ وزارۃ کو آپ کا تار پڑھ کر سخت تاسف ہوا انکی دلی خواہش ہے کہ آپ کی مراد کے موافق کارروائی ہوجائے لیکن کسی کی سمجھ مین یہ نہین آتا کہ آپ کو کیا مشکلات پیش آئی ہین۔ آپ پھر اپنے استعفے پر غور کیجئے آپ ہم پر الزام لگاتے ہین کہ ہم نے جنرل بیرو کے تقرر کو منظور نہین کیا۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہی کہ ممبران کونسل کے تقرر کی سفارش کرنا صرف سکرٹری آف سٹیٹ کا کام ہے اگر صرف وائسرای کی راے کی پابندی کی جائے اور کسی کی سفارش ضرور مان لی جائے تو ایسی حالت مین قواعد نظام کی کچھ بھی وقعت نہ رہے گی اور یہ غایت درجہ کی قانون شکنی ہوگی۔ مزید برآن ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ جنرل بیرو خود اس عہدہ کو پسند نہین کرینگے۔ سکرٹری آف سٹیٹ نے آپ سے بڑھ کر کسی اور وائسرای کی راے کو اس بارہ مین نہین مانا اور ہمیشہ آپ کے ساتھ ممبرون کے تقرر کے باب مین خاص طور کا سلوک رہا ہے جس سے آپ کو بھی انکار نہ ہوگا۔ کمانڈر انچیف کو بے شک وائسراے کی کونسل کے ممبر مقرر کرنے سے کوئی تعلق نہین ہے لیکن اگر ہم نے وائسراے یا کمانڈر انچیف سے کسی ممبر کے منتخب کرنے کا مشورہ طلب کیا ہو تو کوئی جرم نہین ہے۔ اب سکرٹری آف سٹیٹ خود ایسے ممبر کی سفارش کرینگے جو وہ تمام خدمات بجالا سکے گا جو نئے قوانین کی رو سے اسکے ذمے ہین اور ایسا شخص بآسانی دستیاب ہو سکے گا۔

۱۰۔ اگست لارڈ کرزن نے لکھا کہ ممبران کونسل کے منتخب کرنے کے بارہ مین جو آئین اور نظام وزیر اعظم نے بیان کئے ہین ان سب کو تسلیم کرتا ہون لیکن اسکا انکار نہین کیا جا سکتا کہ وائسراے بھی وزارۃ کا مستند مشیر ہے اور ہندوستان کے معاملات مین ہر قسم کی راے دینے کا مجاز ہے اور اس حیثیت سے اپنی کونسل کے ممبرون کے انتخاب مین اسے ضرور راے دی جانی چاہئے اور اسی لحاظ سے مین نے جنرل بیرو کی سفارش کی تھی اور جب مین نے

ان سے اس بات کا تذکرہ کیا کہ مین انکے تقرر کی سفارش کرنا چاہتا ہون تو انہون نے
بخوشی خاطر منظور کیا تھا گو ان خدمات کے مشکل ہونے کے سبب سے انکا دل ڈرتا رہا
ہو۔ اگر اب بھی آپ کو میرے ساتھ موافقت کی گنجائش نہ ہو تو مین مجبور ہون مجھے اس بار سے
سبک دوش کیجیے کیونکہ مین ہرگز ان خدمات کو بدین صورت انجام دینے کے قابل نہیں ہون

۱۱- اگست کو سکرٹری آف سٹیٹ نے اسکے جواب مین لکھا - بڑی خوشی کی
بات ہے کہ آپ نے بااحسن اس نظامی نکتہ کو سمجھ لیا۔ ہم وائسرائے کی رائے پر
ہمیشہ غور اور توجہ کرنے کے لئے حاضر ہین لیکن اگر وائسرائے اپنی رائے کے پیش کرنے
ہوئے یہ کہے کہ اگر سکرٹری آف سٹیٹ انکو تسلیم نہ کرینگے تو مین استعفا دیدون گا
اسکے یہ معنی ہونگے کہ وائسرائے اپنی رائے کو زبردستی منظور کرانا چاہتا ہے اور سکرٹری
آف سٹیٹ کے حقوق نظامی مین مخل ہوتا ہے۔ صرف بپاس خاطر آپ کی سہولت کی
ہم نے آپ سے درخواست کی تھی کہ آپ اور کمانڈر انچیف جنرل بیرو کے سوا
اپنے واقف کارون کی سفارش کرین کیونکہ جنرل موصوف کو جلسہ وزرا مقرر کرنا
نہین چاہتا۔ ہم ایسے افسر کو اس عہدہ پر تعینات کرنا چاہتے ہین جو ان تمام کامون سے
واقف ہو جو اس نئے عہدہ کے لئے تجویز کئے گئے ہین اور جو عین لڑائی کے وقت
جنگ مین طلب نہ کیا جائے اور ایسے افسر کا میسر آنا کچھ مشکل بات نہین ہے اب میری
تجویز مورخہ ۳۱ مئی پر عمل کیجیے۔ ہم ہر طرح اسکے کاربند رہین گے۔ ہمین آپ سے اتفاق
ہے اور ہم بھی اس معاملہ کو طول دینا نہین چاہتے ہمین اعتماد ہے کہ آپ ہماری تجاویز پر
کامل طور سے عمل کرینگے۔

۱۲ اگست کو لارڈ کرزن نے اسکے جواب مین لکھا کہ آپ کا تار پڑھکر مجھے سخت رنج ہوا۔ میرا
کسی خاص افسر کو منتخب کرنے سے ہرگز کسی نظامی آئین سے چشم پوشی مقصود نہ تھی۔ خیال یہ تھا
کہ مجھے ایسا شخص مل جائے جسکی مدد سے مین سرکاری کام کامیابی کے ساتھ کرسکون۔
بہرحال یہ کوئی بات اہم نہ تھی لیکن جو امور ضروری مین نے مفصل دریافت کئے اور جن کی بابت
برابر لکھتا رہا ہون اور جو صلاحین مین نے پوچھی ہین انکا مجھے کچھ جواب نہین ملتا نہ مین

اس سے یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ میری اور شاہی وزارت کی رائے آپس مین بالکل موافقت نہیں ہے اور اسلئے ایسی حالت مین اپنا کار منصبی بالامانت ادا نہین کرسکتا۔ بس آپ میرا استعفا وزیراعظم کو ویدیجئے زیادہ توقف کی ضرورت نہین جسقدر جلد ممکن ہو بندوبست کیجئے اور جو خط و کتابت بذریعہ تار اس عرصہ مین ہوئی اسکو مشتہر کردیجئے تاکہ عوام کو استعفے کے مفصل اسباب معلوم ہوجائین

۱۶- اگست کو وزیراعظم نے جواباً لکھا کہ آپ کے استعفے کی خبر بادشاہ کی حضور مین بھیجدے۔

۱۹- تاریخ سکرٹری آف سیٹٹ نے لکھا کہ آپ کے استعفے کی خبر پڑھکر بہت افسوس ہوا۔ اب کوئی صورت آپ کے راضی کرنے کی نہین رہی۔

جب یہ استعفا منظور ہوگیا اور لارڈ منٹو کا تقرر ہوگیا تو یہ استعفا بھی ایک مضمون اخبارنویسون کو رائے زنی کے لئے مل گیا۔ کسی اخبارنویس نے لکھا کہ لارڈ کرزن نے یہ ایک سخت غلطی کی کہ ایک خفیف بات پر ذرا سے بگاڑ کرلیا اور استعفا دیدیا۔ غرض ان اخبارون کی رائون کے لکھنے کے لئے تو ایک دفتر چاہئے مگر لارڈ کرزن نے جو خود اپنے استعفے کی وجہ بیان کین ہین اسکو ہم لکھتے ہین۔ بمبئی کے بائی کلا کلب کے ڈنر مین جو ان کو روانگی کے وقت دیا گیا تھا بیان کیا مجھے ضرور ہے کہ مین چند لفظ اپنے استعفے کے باب مین کہون کہ کن سببون سے مین نے استعفا دیدیا۔ انگلنڈ مین بعض مقامات مین یہ خیال کیا گیا ہے کہ شخصی مخالفت کے سبب سے استعفا دیدیا اسکی بنیاد شخصی تھی لیکن جو شخص اس معاملہ کی واقعیتون سے تھوڑا سا بھی واقف ہوگا اور مجھے بھی کچھ جانتا ہوگا وہ ہرگز یہ غلطی نہین کریگا۔ انڈیا کی وائسرای کا عہدہ ایسا نہین ہے کہ کوئی شخص جو اسکے لئے مناسب و موزون ہو وہ اسکو بغیر دلائل متین کے چھوڑ دے۔ تم کو یاد ہوگا کہ ایام طفلی مین میرا وہ خواب تھا میری جوانی کی اولوالعزمی کا منتہا تھا مین اسکو سیٹٹ کے لئے اپنا فرض عظیم سمجھتا تھا تم کو یاد ہے کہ پھر اس عہدہ پر دوبارہ آنے کی عزت حاصل ہوئی جس کے سبب سے مجھے یہ موقع ملا کہ ان کامون کو پورا کردون جنکے لئے مین نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ صرف کیا تھا اب تم ہی انصاف کرو کہ مین غالباً اس عہدہ سے غافلانہ بے سوچے سمجھے استعفا دیدیتا۔ نہین کوئی شخص اس کمرہ مین ایسا نہین ہے جو یہ جانتا ہو کہ مین نے ایک بڑے اصول کے موافق

استعفا دیا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ دو بڑے اصول کے سبب سے اوّل یہ کہ ابتک بغیر کسی چون وچرا کے تمام منتظم سٹیٹس کے انتظام مین سول حکومت کی ملیٹری حکومت ..... محکوم ہوتی ہے اور یہ آسکا محکوم ہونا کسی طرح منقطع نہین ہو سکتا دوم انڈیا کی ضرورتون واحتیاجون مین حق کا ادا کرنا اور اُن کی حکومت کا سزاوار پاس ولحاظ کرنا۔ جس مین یہ کوئی شیخی کی بات نہین کہتا کہ صرف ان دو اصولون کی پابندی کے سبب سے مین نے استعفا دیا۔" لوگ جو چاہین اُنکے استعفے کا سبب جانین اصل سبب یہ تھا کہ لارڈ کرزن کو اپنی خود اعتمادی کا وہ زعم تھا کہ انڈیا کے سارے اہم کام وہ خود اپنی راے سے کرنا چاہتے اور وزارۃ انگلنڈ اور سکرٹری آف سیٹٹ کے ہاتھ مین پتلی بننا وہ اپنی شان سے بعید جانتے فقط اس بات پر کہ کرنیل بیرو صاحب کو وہ ممبر سپلائی مقرر کرنا چاہتے تھے جب یہ انکی درخواست نامنظور ہوئی تو انہون نے استعفا دیدیا کہ اگر کرنیل بیرو ممبر سپلائی نہین تو لارڈ کرزن وائسراے نہین۔ اب اسپر انگلنڈ مین اور انڈیا مین لوگ اپنی مخالف ومتضاد راے زنیان کرتے ہین +

## لارڈ کرزن کی حکومت ہفت سالہ کا ریویو

ہمنے لارڈ کرزن کے عہد حکومت کے حالات از ابتدا تا انتہا لکھے ہین۔ اب انکا خلاصہ بطور ریویو کے لکھتے ہین +

دنیا مین جیسا ہمارا ملک حیرت افزا ہے ایسا ہی اسکی فرمان روائی کا عہدہ گورنر جنرل اور وائسراے کا حیرتناک ہے کہ پانچ سات ہزار میل سے ایک اجنبی شخص یہان آتا ہے اور جو ہم مین سے نہین ہوتا مگر ہمارے اوپر چند سال فرمانروای کر کے چلا جاتا ہے اور عدل وانصاف رحم کرم رعیت پروری اور دادگستری کے کارہاے نمایان ایسے کر جاتا ہے کہ مورخ جسکی قلم کبھی غلطی نہین کرتی انکی تصویر تاریخ مین ایسی بناتا ہے کہ سارے اچھے رنگ دکھائی دیتے ہین مگر ایسا مورخ بھی جسکا قلم سدا ٹیڑھا چلتا ہے انکی تصویر تاریخ مین ایسی کھینچتا ہے کہ اسکے سارے رنگ میلے وپھیکے معلوم ہوتے ہین۔ ان دونو تصویرون کو برابر رکھ کے دیکھنے مین پہلے زیادہ خوشنما اور دوسری بھدی بدنما نظر آتی ہے۔ مین نے لارڈ کرزن کے کارہاے نمایان کی

دونو تصویرون کی نقل اُتاری ہے - پہلی تصویر ہمیشہ باقی رہیگی دوسری تصویر جلد مٹ جائیگی

## لارڈ کرزن کا تقرر

لارڈ کرزن گورنر جنرل و ائسرائے کے عہدہ پر مامور ہو کر انڈیا مین دسمبر ۱۸۹۹ء کو آئے اور اپنے عہدہ کی مدت پنج سالہ کو پورا کر کے ولایت چلے گئے اور دوبارہ مقرر ہو کر دسمبر ۱۹۰۴ء مین یہان اپنے عہدہ پر آئے اور اگست ۱۹۰۵ء کو استعفا دیدیا اور نوامبر ۱۹۰۵ء کو یہان سے اپنے وطن کو تشریف فرما ہوئے +

## لارڈ کرزن کے تعلقات اپنی کونسل کے ممبرون اور لوکل گورنمنٹون کے ساتھ

وائسرائے کی کونسل کے چھ ممبر ہوتے ہین لارڈ کرزن نے ان مین ایک ممبر اور بڑھایا ان کے عہد حکومت مین کچھ کم بیس ممبر شیر کار رہے - لوکل گورنمنٹون کی تعداد دس ہے - ان کے عہد مین تیس کے قریب لفٹنٹ گورنر اور چیف کمشنر رہے - انہون نے سب کے ساتھ ایسی دانائی اور فرزانگی کے ساتھ دوستانہ برتاؤ رکھا کہ وہ عہد شیر کی طرح آپس مین ملے جلے رہے اور سب ملکر بالاشتراک کام کرتے رہے - بڑی بڑی تحقیقاتین تعلیم و قحط و آبپاشی و پولس کے باب مین ہوئین انہین جو کام کیئے گئے وہ باتفاق رائے کونسل مین طے ہوئے صرف تین معاملات مین ایسا اختلاف رائے ہوا کہ انکی نوبت فیصلہ کے لیئے ولایت مین پہنچی -

لارڈ کرزن کی یہہ رائے تھی کہ ہم شملہ اور کلکتہ سے کل ملک مین حکمرانی نہین کرتے بلکہ اس مین اضلاع کے سول سروس کے افسر حکمرانی ہمارے ساتھ بالاشتراک کرتے ہین کسی ضلع کی رعایا ناراض نہین ہوتی جب تک حاکم ضلع نالائق نہ ہو کسی ہندوستانی ریاست کا نوجوان رئیس خراب خستہ نہین ہوتا کہ ریاست کا پولیٹکل ایجنٹ برا نہ ہو - کوئی رجمنٹ بری نہین ہوتی جب تک اسکا کمانڈنگ افسر نالائق نہ ہو - غرض یہان ہندوستان مین حکمرانی کی لیاقت حکام مین ہونی چاہیئے اسلیئے انگلستان سے چیدہ چیدہ آدمی آنے چاہئین تاکہ وہ اپنی نیکی اور موثر کام کرنے سے اپنے گرد کے افسرون کو بھی نیک کارکن و کاردان بنادین +

## لارڈ کرزن کا اپنے فرائض کا ادا کرنا

وائسرائے فقط کل گورنمنٹ کا فرمانروا وکارفرما نہین ہوتا ہے بلکہ وہ بڑی محنت و جانفشانی کی فورین ڈپارٹمنٹ کا بھی افسر اعلےٰ ہوتا ہے سارے کام اسکے اسکی ذات سے متعلق ہوتے ہین اس محکمہ کے کام کرنے کے تین صیغے ہوتے ہین جنکے اصول اور علم علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین اول یہ کہ انڈیا کی کل ہندوستانی ریاستون سے جو تعلقات ہین انکا منضبط رکھنا۔

دوم سرحدی پروونسون کا نظم ونسق کرنا اور سرحدی قومون کے ساتھ معاملات کرنا۔

سوم برطانیہ اعظم کے انڈیا کے سبب سے کلیتہً یا کثرۃ جو کل تعلقات ایشیا کی سلطنتون سے پیدا ہوئے ہین ان کے باب مین بادشاہی گورنمنٹ کے فورین اوفس کو صلاح ومشورہ دینا۔ اس محکمہ کی جوابدہی تو بالکل وائسرائے کے ذمے ہوتی ہے مگر اور محکمون کی بھی جوابدہی اسکے ذمے کچھ کم نہین ہوتی۔ وہ لیجسلیٹو کونسل کا پریسیڈنٹ ہوتا ہے وہ گورنمنٹ کی پولیسی کی اپنی اسپیچون سے حمایت کرتا ہے اسکو فائینِنس پولیسی زراعتی پولیسی۔ قحط کی پولیسی۔ پلیگ (طاعون) پولیسی۔ ریلوے پولیسی۔ تعلیم کی پولیسی۔ انڈسٹریل پولیسی رکھنی پڑتی ہین ملک مین جو پژمردہ خاطر یا آزردہ دل ہوتا ہے وہ اسکو شکار کرتا ہے۔ ہر یک پبلک ملازم جو اپنی تنخواہ کا اضافہ یا ایلوائینس یا پنشن چاہتا ہے وہ اسکی طرف چشمہ انصاف سمجھکر رجوع کرتا ہے اور جو شخص یہ خیال کرتا ہے مین مستحق کسی اعزاز کے سمجھے جانے کا ہون وہ اسکو چشمہ عزت سمجھ کر رجوع کرتا ہے جب وہ مدرہ مین جاتا ہے تو اسکو مقامی ضرورتون کی تفتیش کرنی پڑتی ہے جو لوگ ہمیشہ وہان رہتے ہین انکی فضول درخواستون سے اسطرح انکار کرنا پڑتا ہے کہ وہ شکستہ خاطر نہون بلکہ پہلے کی نسبت زیادہ خوش ہو جائین جب وہ سوداگرون سے ملتا ہے تو اسکو چاء شکر ونیل جیوٹ روئی نمک تیل کے حالات سے واقف ہونا چاہئے اور اسکو کسٹمس وشپنگ (جہاز رانی) بتلانا چاہئے۔ اسکو جنوبی افریقہ اور آسام کی قلیون کے حال پر آگاہ ہونا چاہئے۔

میونی سپلٹیون اور اسکے درمیان تعلق کی لڑی پانی کی نکاسی اور بہم رسانی ہوتی ہے اُسے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ معاہدہ کو قائم رکھے کرنسی کو مستقل رکھے۔ تیسرے درجہ کی

گاڑیون کے مسافرون کو خاطرخواہ آرام پہنچائے۔ گھڑدوڑ کی میٹنگ کا مربی بنے۔ پولس کو
نیک بنائے۔ وہ ہر پروونس کے لفٹننٹون سے خط وکتابت کرے یہ اسکا فرض ہے
کہ وہ ہر مقامی انتظام سے مس کرے اگر وہ ہر بری چیز کی اصلاح نہین کرتا تو یہ کہا جاتا ہی
کہ وہ اپنا کام بہت کم کرتا ہے اور جب وہ کسی چیز کی بالکل اصلاح کرتا ہے تو کہا جاتا ہی
کہ وہ کام اپنی حد سے زیادہ کرتا ہے یہ تمام فرائض گورنر جنرل وائسرائے کے بیان کئے گئے۔

جنسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہایت محنت کا عہدہ ہے اور اس سے بڑا کوئی عہدہ دنیا مین
نہین ہوسکتا۔ ان فرائض کو جس خوش اسلوبی سے لارڈ کرزن نے ادا کیا انکا مفصل
حال کرزن نامہ مین پڑہئے جنسے معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے اپنی ہر پولیسی مین ان چار اصولونکو
اختیار کیا تھا جو ہر پولیسی مین ہونے چاہئین اول یہ کہ سلطنت کے ہر محکمہ کے لئے اور نظم ونسق کی
ہر فرع کے لئے کوئی پولیسی چاہئے یہ نہ ہو کہ کوئی پولیسی نہ ہو۔ پولیسی کے معنی یہ ہون گہ اس کی
ہر بات تجربہ وعقل کے مقدمات مسلمہ پر مبنی ہو اور ایسی صاف وسلیس زبان مین بیان کی جائے
کہ انکو وہ افسر اچھی طرح سمجھین جو اسکو کام مین لاتے ہین اور وہ لوگ سمجھین جنکے لئے وہ کام مین
لائی جاتی ہے۔

فورین معاملات مین انکی پولیسی کو دیکھو۔ گورنمنٹ انڈیا کو ہم مشکل سے یہ کہہ سکتے ہین
کہ وہ کوئی اپنی پولیسی رکھ سکتی ہے اسلئے اسکے لئے مزور ہے کہ وہ برٹش ایمپائر کے ماتحت ہو لیکن
اس مین وہ اپنے خیالات کو بیان کرسکتی ہے۔ خاص ممالک مین جو انڈیا کی سرحد سے ملے ہوئی
ہین جنکے معاملات کا طے کرنا گورنمنٹ ہند کے ہاتھ مین ہے مثلاً تبت ہے جسکے ساتھ
گورنمنٹ انڈیا ایک ایسی محدود پولیسی رکھتی تھی کہ شائد وہ پوری طرح سے سمجھ مین بھی نہین آتی
تھی اس سبب سے کہ وہ مشتہر مراسلات مین پوری طرح سے بیان نہین کی گئی تھین۔ اور بھی
علے ہذا القیاس افغانستان کا حال تھا۔ ان دونو ملکون مین لارڈ کرزن نے مشن بھیجکر معاملات کو
آئینہ کی طرح صاف کیا۔

ایران مین جو لارڈ لینسڈون کی پولیسی خلیج فارس کے باب مین تھی اسپر عمل کرکے مسقط وبحرین
قویت مین اور کل خلیج فارس مین لارڈ کرزن نے اپنے مقاصد حاصل کئے بوشہر وخیرگاہ کے

درباروں کی پیچیدگیوں کو پڑھو تو اسکا حال دریافت ہو جائیگا۔ یہی حال مکران اور سیستان کا ہے اور انہوں نے انڈیا کے گرد عدن کی سرحد مقرر کرائی اور سکم اور بھوٹان کے ساتھ دوستانہ تعلقات کو استوار کیا اور آخر میں چین برما کی سرحد کو عملاً مقرر کیا۔

اب سرحدی قوموں کے ساتھ وہ کام کئے کہ اب گورنمنٹ انڈیا اور مقامی افسر اور اقوام سرحدی جاننے لگیں کہ برٹش گورنمنٹ کے یہہ مقاصد ہیں کہ کہانتک انتظام اور آمدورفت رکھیں اور اقوام کے خطوں میں اپنا رعب داب اور دباؤ اپنی سپاہ سے نہ رکھیں بلکہ خود ان قوموں ہی سے۔ یہہ بات انہوں نے فقط اس بات سے حاصل کی کہ برٹش گورنمنٹ کا اعتماد اور اعتبار اقوام سرحدی میں پیدا کیا۔ جو اب خیبر اور قرم اور کل بلوچستان کی سرحد زیرین میں ایسا ہی ہے جیسا بمبئی کے کلب میں*

سرحد پر جہاں دنگہ اور فساد رہتا تھا لارڈ کرزن نے برٹش گورنمنٹ کا اعتماد پیدا کر کے اور قومی ملیشیا اور جنگی سرحدی پولس اور سڑکیں اور ریل کی سڑکیں بنا کے ایسا انتظام کر دیا ہے کہ وہاں برسوں سے امن امان رہتا ہے قوموں کا زور جو برٹش گورنمنٹ کے خلاف کام کرتا تھا اب وہ اسکی امداد میں قوت بازو بن گیا ہے۔ پنجاب سے قطع برید کر کے شمالی و مغربی سرحدی پراونس ایک نیا بنایا جسکی نسبت برائیوں کے پیغمبروں نے دہائی مچائی کہ یہ پنجاب گورنمنٹ پر ایسا زخم لگا ہے کہ کبھی بھر کر اچھا نہیں ہوگا اس سے فورین اوفس پر ایسا بوجھ پڑیگا کہ وہ بس جائیگا شیخی باز افسروں کو سرحد پر لن ترانیاں مارنے کا موقع ملے گا وہ آگے بڑھنے کی جنگی پولیسی ہوگی (یعنی جسقدر ملک کی فتح ہو سکے فتح کیا جائے) جسکے سبب سے ہم کو بار بار لشکر کشی کرنی پڑیگی اب یہ سب پیشین گوئیاں جھوٹ ہو گئیں۔ سرحد پر امن امان ہو گیا سرکاری خط و کتابت میں جو تاخیر ہوتی تھی اب اس میں تعجیل ہو گئی جو معاملات مہینوں میں فیصل ہوتے تھے وہ اب دنوں میں طے ہوتے ہیں۔ اس نئے پراونس نے سرحد کی پولیسی کی وہ عقدہ کشائی کی کہ سات برس میں ایک دفعہ بھی لشکر کشی کرنی نہیں پڑی ۱۸۹۴ء سے ۱۸۹۹ء تک میں سرحدی لڑائیوں میں ۴۵ لاکھ پونڈ خرچ کرنے پڑے تھے اب آخر سات سالوں میں دولاکھ اٹھائیس ہزار پونڈ محسودی حصار بندی میں صرف ہوئے جنمیں نصف خرچ امن کے کاموں میں خرچ ہوا

سات برس مین انہون نے ملیٹری پولیسی ایسی اختیار کی کہ جو کام فنڈس کے نہ ہونے کے
سبب سے نہین ہوتے تھے وہ اب آمدنی کی توفیرات سے ہونے لگے ۔ جنوبی افریقہ
اور چین اور سمالی لینڈ مین ہندوستان سے سپاہین بھیجین گئین ۔ سپاہ کو نئے ہتھیار
دیے گئے سوارون پیدلون میدانی توپخانون کا نیا انتظام سر سے پاؤن تک کیا
گیا ٹرنس پورٹیشن کا انتظام جدید کیا گیا ۔ اب یہان ہندوستانی سپاہ کے لئے باروت
اور رائفلس اور توپون کے بھرتے اور توپین بننے لگے ۔ پانچ سو برٹش افسر سپاہ مین زیادہ
کئے گئے اور ۳۵۰ اور افسرون کے بڑھانے کی تجویز کی گئی ہندوستانی سپاہ کا رزرو فوج چند
کیا گیا اسکا انتظام بڑی ہمدردی کے ساتھ کیا گیا ۔

## اندرونی انتظامات کی پولیسی

کسی انتظام اندرونی کی پولیسی کو لارڈ کرزن نے نہین اختیار کیا جب تک اس انتظام کے تجربہ کارون
اور کارروائون نے صلاح مشورہ نہین دیا ۔ پلیگ کی پولیسی جب اختیار کی گئی کہ اسکے کمیشن کی
رپورٹ آگئی ۔ قحط کی رپورٹ کے آنے کے بعد اسکا کوڈ مرتب کیا گیا جو آیندہ قحط مین بڑا کام
دیگا ۔ کل انڈیا کی آبپاشی کا پروگریم جسمین تین کرور پونڈ بیس برس مین خرچ ہونگے اسکے کمیشن کے
رپورٹ آنے پر مرتب ہوا ۔ یونی ورسٹی کی سکیم جب قائم ہوئی کہ تعلیم کے اعلے درجہ کے تجربہ کارون نے
اسپر اتفاق راے کیا ۔ جب تک اس کی کوئی اصلاح نہین کی کہ اسکی کمیشن نے خوب اچھی طرح
اسکی موشگافی اور چھان بین نہین کی ۔ انگلنڈ کے آزمودہ کارون اور کاروائون سے
مشورہ لیکر ریلوے بورڈ قائم کیا غرض جہانتک ممکن تھا لارڈ کرزن نے اول ان پاس جو اطلاعین
تھین انکی تحقیقاتین کین پبلک کے قائم مقامون سے راے لین اور معلوم واقعیتون سے استفادہ
کیا پھر کوئی اصلاح کی دوم ایک گروہ کارروان اور تجربہ کار مقرر کیا کہ وہ ملک کے گرد دورہ کرکے
شہادتین لے سوم پھر انکی رپورٹون کی بڑی غور سے عیب وصواب بینی کی لوکل گورنمنٹون سے
صلاح و مشورہ لیا اور پبلک اوپنین پر خیال کیا چہارم اصلاح کو پورا کیا ۔ لوگون نے ہنسی
اڑائی کہ کمیشن ہر بات کے لئے بیٹھے مگر انھون نے ایسے انڈے دئے جنکے بچے کبھی نہین نکلے ۔ کوئی

کمیشن نہین بیٹھا جسکی رپورٹ آنے پر لارڈ کرزن نے فوراً اگٹ اور قانون نہین پاس کیا۔
جمعبندی اور تحصیل مالگزاری اور رعایا کے امداد زر کے رزولیوشن و قوانین پاس کئے جو
پہلے انڈیا مین نہ تھے وہ ایک فرمان شاہی کاشتکارون کے لئے ہوگا۔
دوسرا اصول لارڈ کرزن کا یہہ تھا کہ مختلف اقوام اور مذاہب مین جنسے انڈیا بھرا پڑا ہے ہر قسم کے
آدمیون کی ضرورتون پر علم حاصل کرتے تھے اور انکی رفع کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اول والیان ملک
اور رؤسا عظام کے حال پر توجہ کی کہ اکثر انکی ریاستون مین خود دورہ کرکے انکے حال پر علم حاصل کیا
انکے انتظام کو دیکھا۔ بھاول پور مین جاکر نواب کو اور الور مین جاکر راجہ کو مسند نشین کیا گوالیار اور جے پور
مین رئیسون کی دعوت کو قبول کیا اور نہین اپنی سپیچون مین والیان ملک کو ایسی نصائح فرمائین
کہ جنکا اثر ان کے دل پر ہوا۔ انڈیا مین جو چار کمار کالج تھے انکا جدید انتظام کیا اور انکی تعلیم کے کورس کو
ایسا بدلا کہ جس سے انکی اولاد مین حکمرانی کی لیاقت حاصل ہو۔ علاوہ اس علمی تعلیم کے سپہ گری کی تعلیم
کے واسطے کیڈٹ گور بنایا کہ انہین سپہ سالاری کی لیاقت حاصل ہو مفلس رئیسون کو قحط مین روپیہ قرض
دیا انکی رعایا کے ساتھ بھی وہ نیک سلوک کیا جو اپنے رعایا کے ساتھ کیا تھا غرض سب طرح سے ان والیان ملک
اور رؤسا عظام مین انکی حکومت کو اپنی ریاستون مین زیادہ استوار کیا ان سب باتون کا بیان مفصل
کرزن نامہ مین پڑھو۔ یہہ امرا کے ساتھ سلوک تھا۔ اب غربا کے ساتھ جو سلوک کیا اسکو نیچے پڑھو۔

## لارڈ کرزن کا کاشتکارون کے ساتھ سلوک

ہندوستان مین سب سے زیادہ مفلس اور غریب کرورن آدمیون کی جماعت کاشتکارون کی ہے جو
نہایت صابر حلیم خاموش اور جفاکش ہے جو یہہ نہین جانتے کہ پولیٹکس کیا ہوتا ہے وہ ناخواندہ
ہے وہ اخبارون کو نہین پڑھ سکتے کہ گورنمنٹ پر کیا نکتہ چینیان ہو رہی ہین۔ وہی ملک کی
استخوان اور نہا ہین اسکی پیشانی کی عرق فشانی سے سارا ملک پلتا ہے وہی کل ملک کی چوتھائی
آمدنی کو پیدا کرتی ہین۔ ان بیکس بیچارے مفلسون پر جو ہمارے ساتھ رہتے ہین کمتر آدمی
نظر التفات سے انکو دیکھتے ہین مگر لارڈ کرزن نے انکے حال پر یہہ عنایت کی کہ دو دفعہ نمک کا
محصول گھٹایا جسکے سبب سے محاصل ملکی مین ۲۵ لاکھ پونڈ سالانہ کی کمی ہوئی انکی اراضی کی جمعبندی
مین تخفیف اور زر مالگزاری کی تحصیل مین ترقی تسہیل کی انکے واسطے زراعتی بنک جاری کئے

جسکے سبب سے مہاجنون کے سود کا بوجھ انکے سر پر سے ہلکا کیا گیا۔ انکے واسطے قانون انتقال اراضی اور رہبت رزولیوشن پاس ہوئے کہ زمین پر اصل مالک قابض رہین اور وہ اپنی زمین کی ملکیت سے محروم نہ ہون۔ انکی اولاد کے واسطے تعلیم کا انتظام کیا۔ غرض انکی رفاہ و فلاح کے واسطے وہ انتظام کیا گیا جو پہلے نہ تھا۔

## تعلیم یافتہ گروہ کے ساتھ لارڈ کرزن کا سلوک

تعلیم یافتہ گروہ کے ساتھ لارڈ کرزن کا سلوک ایسا نہ تھا کہ وہ اسکو پسند نہ آتا انھون نے اسکو ملازمت دینے مین بخل نہین کیا ملازمت کے صیغے مین جو اسکا حال پہلے تھا وہ انکے عہد مین بھی رہا۔ مگر پولیٹکل معاملات مین جنکے اندر دخیل ہونے کی اسکو تمناء دلی تھی کوئی عطیہ نہین عطا کیا انکی راے مین اس عطیہ کا دینا ہندوستان کے حق مین زہر تھا اسلئے تعلیم یافتہ گروہ انکا دشمن ہوگیا انکی ہر انتظام کی خواہ وہ کیسا ہی نیک ہو خاک اڑانے لگا۔ لارڈ کرزن نے ان کی تحریرون اور تقریرون کو یاوہ گوئی سمجھکر پروا نہین کی اور نہ کوئی معذرت کی۔ انہون نے صرف اسپر توجہ کی کہ وہ جمہور کے ملازم و خدمت گزار ہین انہین بڑی جماعت لے سوا اس تعلیم یافتہ گروہ کے انکو اپنا دوست جانا انکا آخر اصول یہ تھا کہ وہ پیش بینی اور دور اندیشی کرتے تھے وہ فقط اس بات کی نظر نہین کرتے تھے کہ بالفعل کیا ضرورت ہے اسکو رفع کیجئے بلکہ وہ آیندہ کے لئے فکر کیا کرتے تھے انکے نزدیک انگلش مین کی بڑی خطا یہ تھی کہ وہ کافی طور پر آگے نہین دیکھتے تھے وہ آج کی فکر و تردد مین ایسے لگے رہتے ہین کہ کل کے لئے بے فکر ہو جاتے ہین اور جانتے ہین کہ کل اپنی فکر آپ کریگا لیکن وہ صرف کل ہی کی نہین بلکہ اب سے آیندہ بیس یا پچاس یا سو برس کی فکر کرتے تھے لارڈ کرزن ہر وقت آیندہ ہی کی فکر مین رہتے تھے انہون نے جتنے کام کئے وہ ایسے نہ تھے کہ ان مین صرف امروزہ کامیابی ہو بلکہ وہ زمانہ آیندہ مین اپنی نیک نتیجے دکھائینگے اسکے خلاف جو غل و شور مچ رہے ہین وہ بالکل موقوف ہو جائینگے اور سب انکی کامون پر ایمان لائین گے کہ وہ سرتاسر ہندوستان کی بھلائی کے لئے ہین۔

## لارڈ کرزن کو اپنے کامونکا صلہ ملنا

نیک وائسراے کو جو اپنی کامونکا صلہ ملا کرتا ہی تین یہ باتین ہوتی ہین اول آکی خدمات پر اعتماد دوم حکم انون اور ہر سربرآوردہ گروہ کی ممبرونکی امداد سوم رعایا کی احسان مندی۔ سو لارڈ کرزن نے یہ صلہ پورا پایا۔ جتنے والیان ملک اور روساء عظام تھے وہ سب جانتے ہین کہ اس قائم مقام بادشاہ نے انکے ساتھ دوستی کی

انکی آزادی مین کبھی مداخلت نہین کی انکی کوششون مین امداد کی جن عہدہ دارون و افسرون نے انکے ماتحت کام کیا ہے وہ اقرار کرتے ہین کہ انکی تمنا ردلی یہ تھی کہ عدل پروری اور نکوکاری کرین۔ رعیت مین کرورون آدمی ایسے ہین جو یہ جانتے ہین کہ والسرائے یہ چاہتا تھا کہ وہ اپنی آنکھون سے دیکھے کہ ہم کیا کر رہے ہین اور کیا انکے لئے کیا گیا ہے۔ انہون نے انکے ساتھ ہمدردی کی۔ جب انھون نے استعفا دیا تو کوئی گروہ سربرآوردہ نہ تھا کہ جسنے ان کی جدائی کا افسوس ظاہر نہ کیا ہو۔ بعد انکے چلے جانے کے انکے سٹیچیو کے لئے چندہ دیا جو وہان قائم ہوگا جہان اور بڑے بڑے گورنر جنرلون کی سٹیٹیو قائم ہے۔

بس لارڈ کرزن کو اپنے نیک کامون کا پورا صلہ ل گیا

# فہرست مضامین کرزن نامہ

# صحت نامہ کرزن نامہ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۱۰ | کرزنی | کرزنسی | ۸۳ | ۹ | سمجھا | سمجھتا |
| ۱ | ۱۴ | سی | کسی | ۸۶ | ۱۴ | سبب | نسبت |
| ۱ | ۱۸ | اعراضات | اعتراضات | ۹۶ | ۱ | رقیبیون | رقیبون |
| ۴ | ۱۱ | دیا | دیا گیا | ۱۰۳ | ۲۰ | نیز | تیز |
| ۱۱ | ۳ | سٹیٹ | + | ۱۱۰ | ۲ | گے | کے |
| ۱۷ | ۷ | ہندوستان | ہندوستانیون | ۱۱۳ | ۳ | کرتے | کرنے |
| | | | | ۱۱۷ | ۳ | کھولا | کھولہ |
| ۱۹ | ۲ | اسنے | اپنے | ۱۲۴ | ۲ | جبقدر جلد | جبقدر جلد جائینگی پہچائین گی |
| ۲۱ | ۴ | بیک | بنک | ۱۲۵ | ۱ | یر | پر |
| ۴۰ | ۲۰ | قدرتی | قدرتی ہو | ۱۳۱ | ۱ | تبایا | بنایا |
| ۴۲ | ۶ | وفاداری | وفاداری کے | ۱۳۸ | ۱۶ | رادل | ردل |
| ۴۳ | ۸ | اسکوہ | اسکودہ | ۱۴۵ | ۴ | پمفلٹ | پیمفلٹ |
| ۴۶ | ۶ | ساٹھ | ساتھ | ۱۴۵ | ۱۹ | بنیان | بیان |
| ۴۹ | ۲۰ | لے | کے | ۱۴۵ | ۲۳ | کہ اگر | کہ جب |
| ۵۰ | ۱۶ | پتساور | پشاور | ۱۴۶ | ۳ | اسے | اپنے |
| ۵۲ | ۱۴ | اسران | ایران | ۱۴۹ | ۲۳ | بنانا | بتانا |
| ۷۷ | ۲۳ | اسلئے ان | + | ۱۵۳ | ۲۲ | راے | برائی |
| ۸۳ | ۳ | طارق | طاق | ۱۵۷ | ۱۳ | ہر برے | بڑے بڑے |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۶۰ | ۲۳ | سننساہٹ | سنسناہٹ پیدا ہو |
| ۱۶۴ | ۲ | دہن | ذہن |
| ۱۷۰ | ۱۴ | سٹیٹ | سینٹ |
| ۱۷۵ | ۱۶ | خر | آخر |
| ۱۷۶ | ۱۵ | اسے | اپنے |
| ۱۷۷ | ۱۵ | لائے | لائے یا |
| ۱۸۰ | ۱۲ | ۷۰۰۰ | ۷۰۰۰۳ پونڈ |
| ۱۸۳ | ۹ | مین | مین نے |
| ۱۸۳ | ۹ | جاتے | جانے |
| ۱۸۷ | ۵ | کاجون | کابجون |
| ۱۹۱ | ۱۲ | دکری | ڈگری |
| ۱۹۲ | ۱۸ | کرتے | کرنے |
| ۱۹۷ | ۲۰ | جینے | جیتے |
| ۲۰۴ | ۱ | پرووژنل | پروویژنل |
| ۲۱۲ | ۲ | ارتکاب و | ارتکاب |
| ۲۱۶ | ۲ | اب | ایسا |
| ۲۱۶ | ۲۲ | سکتے | کرسکتے |
| ۲۳۲ | ۱۳ | یعین | یقین |
| ۲۳۷ | ۹ | مین | ہین |
| ۲۳۷ | ۲۳ | جہان | یہان |
| ۲۵۰ | ۱۵ | یونی ورسٹی | یونی ورسٹی |
| ۲۵۳ | ۲۱ | ہمکو | تمکو |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۲۵۴ | ۱۰ | بھرتی | پھرتی |
| ۲۵۶ | ۲۲ | بُرا | بُرا |
| ۲۵۸ | ۴ | ڈرنر ٹلی | ڈنرایٹیلی |
| ۲۶۱ | ۴ | سچ | سچ |
| ۲۶۴ | ۱۶ | باتین | مابین |
| ۲۶۵ | ۱۰ | حود | خود |
| ۲۶۹ | ۳ | کو | کے |
| ۲۷۳ | | لیکر | پھینکر |
| ۲۷۷ | ۱۲ | مشکوک | مسکوک |
| ۲۸۹ | ۷ | ابلوانس | ایلوانس |
| ۲۹۰ | ۱۶ | یکٹو | یکیو |
| ۲۹۵ | ۱۹ | کھانہ | کھانہ |
| ۲۹۸ | ۲۳ | کے | کو |
| ۳۰۰ | ۲ | ح | - |
| ۳۰۴ | ۴ | بکڑنے | بڑنے |
| ۳۱۴ | ۱۹ | اور | سے |
| ۳۲۷ | ۱ | لوگون | لوگون کی |
| ۳۳۰ | ۴ | مورح | مورخ |
| ۳۳۰ | ۱۲ | درڈس | وارڈس |
| ۳۳۱ | ۱ | آپ | اب |
| ۳۳۸ | ۴ | ہوتی | ہوتی ہے |
| ۳۳۹ | ۱۳ | جینے | + |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳۳۹ | ۲۲ | وہ | یادہ | ۳۹۹ | ۱۱ | پر | پار |
| " | " | کرانے | گرفتار کراتے | ۴۰۴ | ۸ | ہندوستان | افغانستان |
| ۳۴۳ | ۷ | جاتے ہیں | جاتے | ۴۲۲ | ۹ | بحث | بجٹ |
| ۳۴۶ | ۲۰ | ارتکاب | ارتکاب کے روکنے اور انکے | ۴۲۷ | ۱۲ | کرنے | کرے |
| ۳۴۸ | ۳ | وائسرائے | وائسرائے نے | ۴۳۲ | ۱۳ | پستی | پیتی |
| ۳۵۷ | ۲۳ | رہے | رہی | ۴۳۳ | ۶ | تخمنہ | تخمینہ |
| ۳۵۹ | ۱۶ | صرف | + | ۴۴۰ | ۸ | ایڈفنڈ | ایڈمنڈ |
| " | حاشیہ | سہ | صرف | ۴۴۱ | ۵ | اجھی | اچھی |
| ۳۶۳ | ۲۳ | ساتھ | ساتھ خیرخواہی | ۴۵۱ | ۱۱ | گورزز | کورزز |
| ۳۶۴ | ۳ | باچیوشی | تاچیوشی | | | | |
| ۳۶۶ | ۸ | اب | اب سے | | | | |
| ۳۶۸ | ۱۹ | دونوں | دنوں | | | | |
| ۳۷۱ | ۷ | کوز | کورز | | | | |
| ۳۷۸ | ۴ | سے | ہے | | | | |
| ۳۷۸ | ۱۲ | کے سنگٹن | کن سنگٹن | | | | |
| ۳۷۹ | ۱۹ | پرسل | برسل | | | | |
| ۳۸۰ | ۱ | دیکھنے میں | دیکھتے ہیں | | | | |
| ۳۸۸ | ۱۰ | بھی | تھی | | | | |
| ۳۹۸ | ۴ | کا | کو | | | | |